قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (ابراہیم ۳۱)

مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا



تحفۂ نماز

مرتبہ: صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

فہرست مضامین

پیش لفظ

مسلمان سوسائٹی میں نماز کی اہمیت محتاج بیان نہیں، جسے قرآن حکیم میں سینکڑوں بار ذکر کیا گیا ہو۔ جو ارکان اسلام میں انتہائی اہم رکن ہو۔ جو دین کا ستون ہو، جسے رسول عربی شہ لولاک مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اور جان کی راحت قرار دیا ہو جو حضور کو شب معراج تحفے کی صورت میں عطا ہوا ہو۔ اسکی اہمیت کا انکار کرنے کی کون جرأت کر سکتا ہے لیکن اس کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے، ارشاد باری تعالیٰ کی تعمیل اور حضور کی سنت پر عمل کرنے کے لیئے یہ ضروری ہے کہ نماز کے متعلق ضروری مسائل سے آگاہی موجود ہو تاکہ نماز کی شیرینی اور حلاوت سے لذت آشنا ہونا ممکن ہو۔

اس ضمن میں یہ گذارش ضروری ہے کہ نماز کے فلسفے، اسکی حکمت اس کے شرعی مسائل پہ بڑی مفصل کتابیں اور دقیق بحثیں موجود ہیں۔ زیر نظر کتاب ایک عام مسلمان اور ان آئمہ مساجد کیلئے لکھی گئی ہے جو بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے کسی وجہ سے قاصر رہے ہوں تاکہ نماز کے ضروری مسائل اور مختلف گوشے ان کے سامنے آجائیں اور وہ ان سے بھرپور استفادہ کر سکیں۔

اس کتاب کو مزید مؤثر اور مفید بنانے کے لئے جمعہ عیدین اور نکاح کے خطبے بھی اسمیں شامل کر دیے گئے ہیں۔ نیز حج و زیارت کی دعائیں اور روزمرہ معمولات کی دعائیں بھی شامل

کر دی گئی ہیں تاکہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کا ذریعہ اور وسیلہ بن سکیں۔

یہ تالیف حسب ذیل کتابوں سے مستفاد ہے جو حضرات نماز سے متعلق تفصیل سے مطالعہ فرمانا چاہیں اُن سے براہ راست استفادہ کر سکتے ہیں

۱ : کتاب جواہر البخاری

۲ : ترمذی۔ باب قیام شہر رمضان

۳ : شرح نقایہ ملا علی قادری

۴ : حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم شاہ ولی اللہ صاحبؒ

۵ : درمختار فی ردالمحتار

۶ : کتاب وظائف

۷ : نماز حنفی

۸ : شامی جلد اوّل طبع مصر

۹ : مسلم جلد اوّل

۱۰ : موطا امام محمد

۱۱ : ہدایہ باب الصلوٰۃ

آخر میں اُن سب احباب کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس سلسلے میں پرخلوص تعاون فرمایا ہے بالخصوص ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی جناب محمد اشرف قدسی اور جناب محمد رفیق بھٹی صاحب جناب صوفی غلام سرور صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اس سلسلے میں بیش قیمت مشورے دیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ان سب کو سعادت دارین عطا فرمائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس ناچیز کوشش کو قبول فرمائے اور عامۃ المسلمین کے لئے اسے خیر و برکت کے حصول کا باعث بنائے۔ آمین

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ لاثانی

میاں جمیل احمد شرقپوری

نماز کی اہمیت

قرآن حکیم میں یہ حکم کہیں نہیں کہ نماز پڑھا کرو بلکہ جب بھی فرمایا تو یہی کہ نماز قائم کرو. نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو تمام حقوق ظاہری اور باطنی کے ساتھ ادا کرو. نماز کے ظاہری حقوق تو یہ ہیں کہ سنت نبوی کے مطابق تمام ارکان بجالائے جائیں اور باطنی حقوق یہ ہیں کہ تو خضوع و خشوع میں ڈوبا ہوا ہو اور احسان کی کیفیت طاری ہو یعنی تو محسوس کر رہا ہو کہ کانك تراه گویا تو اپنے معبود حقیقی کو دیکھ رہا ہے ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ فانه یراك کہ تیرا رب تو تجھے دیکھ رہا ہے اس ذوق و شوق سے ادا کی ہوئی نماز ہی وہ نماز ہے جسے دین کا ستون اور مومن کی معراج فرمایا گیا"(۱)

اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں، قرآن حکیم میں اس کا حکم سو دفعہ کے قریب ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دین کا ستون فرمایا ہے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ" جو نماز پابندی سے ادا کرے قیامت کے دن یہ اس کے لئے نور ہو گی اس کے ایمان کی واضح دلیل ہو گی اور اس کی نجات کا باعث ہو گی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی تو اس کے پاس نہ نور ہو گا نہ اپنے ایمان کی دلیل اور نہ بخشش کا کوئی وسیلہ اور اس کا حشر قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا" اے اللہ! ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار کر اور اپنی عبادت اور اپنے محبوب کی اطاعت کی توفیق عطا فرما. آمین بجاہ حبیبك الکریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام"(۲)

۱:۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری: ضیاء القرآن جلد اول ص ۳۱

۲:۔ ایضاً، ص ۱۶۵

نماز کی اہمیت ۔ ارشادات باری تعالیٰ کی روشنی میں

۱۔ نماز ۔ متقین کی اہم صفت : ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔

(البقرۃ ۲،۱) ترجمہ :۔ یہ وہ ذی شان کتاب ہے جس میں ذرا شک نہیں ۔ اس میں متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انھیں رزق عطا فرمایا ۔ اس سے خرچ کرتے ہیں ۔

۲۔ اقامت نماز کا حکم

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (البقرۃ : ۱۱۰)

ترجمہ : اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو اور تم اپنے لئے نیکیوں میں سے جو کچھ آگے بھیجو گے اس کا ثمر اللہ کے ہاں ضرور پاؤ گے ۔ بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کر رہے ہو اُسے خوب دیکھ رہا ہے

۳۔ ساری نمازیں پابندی سے ادا کرو

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (البقرۃ ۲۳۸)

ترجمہ :۔ سب نمازوں کی پابندی کرو بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور عاجزی کرتے ہوئے کھڑے رہا کرو ۔

۴۔ نماز اپنے اوقات پہ ادا کرو

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء ۱۰۳)

ترجمہ : پس نماز کو قائم کرو ۔ بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے اپنے مقرر وقت پر فرض کی گئی ہے

۵۔ نماز کے اوقات : اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق الیل و قرآن الفجر۔ ان قرآن الفجر کان مشھودا (بنی اسرائیل ۷۸)

ترجمہ :۔ نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے کے بعد رات کے تاریک ہونے تک نیز ادا کیجئے نماز فجر تلاوت قرآن کے ساتھ۔ بے شک نماز فجر کا مشاہدہ کیا جاتا ہے (یعنی دن اور رات کے فرشتے اس وقت یکجا ہوتے ہیں)

۶۔ نماز کے بعد ذکر الٰہی کا حکم : فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیامًا و قعودًا و علی جنوبکم۔ (النسا : ۱۰۳)

ترجمہ : جب تم نماز کو ادا کر چکو تو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

۷۔ نماز تہجد : ومن الیل فتھجد بہٖ نافلۃً لک عسی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا۔ (بنی اسرائیل : ۷۹)

ترجمہ :۔ اور رات کے آخری حصے میں اٹھو اور نماز تہجد ادا کرو (تلاوت قرآن کے ساتھ) یہ نماز زائد ہے آپ کے لئے یقینًا اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔

نماز کی اہمیت (احادیث کی روشنی میں)

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتُمْ لَوْاَنَّ نَھْرًا بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم لوگوں میں کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ

فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ كَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔	غسل کرتا ہو تو کیا ان کے بدن پر کچھ میل باقی رہ جائے گا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا ایسی حالت میں اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی نہ رہیگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس یہی کیفیت ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)
(۲) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ،	حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک روز سردی کے موسم میں جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے (یعنی پت جھڑ کا موسم تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں (اور انھیں ہلایا) تو ان شاخوں سے پتے گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابوذر! حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا جب مسلمان بندہ خالص اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں۔ جیسے کہ یہ پتے

عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ۔

درخت سے جھڑ رہے ہیں (احمد)

(۳) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر کی نماز کو گیا۔ وہ ایمان کا جھنڈا لے کر گیا۔ اور جو صبح سویرے بازار کی طرف گیا (بغیر نماز پڑھے) تو وہ شیطان کا جھنڈا لے کر گیا۔ (ابن ماجہ)

(۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جو شخص نماز کی پابندی کریگا تو نماز اس کے لئے نور کا سبب ہوگی، کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن بخشش کا ذریعہ بنے گی۔ اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے نہ تو نور کا سبب ہوگی نہ کمال ایمان کی دلیل ہوگی اور نہ بخشش کا ذریعہ اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ہمراہ ہوگا۔

(احمد۔ دارمی۔ بیہقی)

(۵) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا کہ اے علی! تین کاموں میں دیر نہ کرنا۔ ایک تو نماز ادا کرنے میں جب وقت ہو جائے، دوسرے جنازہ میں جب کہ وہ تیار ہو جائے، تیسرے بیوہ کے نکاح میں جب کہ اس کا کفو مل جائے (ترمذی)

(۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ جب سورج پیلا پڑ جاتا ہے اور شیطان کی دونوں سینگوں کے بیچ میں آ جاتا ہے تو کھڑا ہو کر چار چونچ مار لیتا ہے۔ نہیں ذکر کرتا اس (تنگ وقت) میں اللہ تعالیٰ کا مگر بہت تھوڑا (مسلم)

(۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ

نے فرمایا کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے سوتے کی جگہیں علیحدہ کرو (ابو داؤد)

ضروری انتباہ (۱) آہستہ قرآن پڑھنے میں اتنا ضروری ہے کہ خود سنے اگر حروف کی تصحیح کی مگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا تو نماز نہ ہوئی (بہار شریعت جلد سوم ص۲۷) اور فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص۶۵ میں ہے۔ ان صحح الحروف بلسانہ ولم یسمع نفسہ لایجوزوبہ اخذ عامۃ المشایخ ھکذا فی المحیط وھو المختار ھکذا فی السراجیۃ وھو الصحیح ھکذا فی النقایۃ۔

(۲) سجدہ میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ لگنا واجب، تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی (بہار شریعت جلد سوم ص۲۷۹ فتاویٰ رضویہ جلد اوّل ص۵۵ اور اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص۳۹۴ میں ہے کہ اگر ہر دو پائے بردارد نماز فاسد ست واگر یک پائے بردارد مکروہ است اور در مختار مع رد المحتار جلد اوّل ص۳۱۳ میں ہے ووضع اصبع واحدۃ منھما شرط اور اسی کتاب میں ص۳۵۱ پر ہے فیہ یفترض وضع اصابع القدوم ولو واحدۃ نحو القبلۃ والالم تجز والناس عنہ غافلون۔ اور کنز الدقائق میں ہے ووجہ الاصابع رجلیہ نحو القبلۃ اسی کے تحت بحر الرائق جلد اوّل ص۳۲۱ میں ہے۔ نص صاحب الھدایۃ فی التجنیس علی انہ ان لم یوجہ الاصابع نحوھا فانہ مکروہ۔

۔ اکثر عورتیں اپنی نادانی سے فرض واجب سب نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ مردوں کی طرح عورتوں پر بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا فرض ہے۔ اگر کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہیں لیکن خادمہ یا لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑی ہو سکتی ہیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہوکر پڑھیں۔ یہاں تک کہ اگر کچھ دیر ہی کے لئے کھڑی ہو سکتی ہیں اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑی ہوکر اللہ اکبر کہہ لیں تو فرض ہے کہ کھڑی ہوکر اتنا کہہ لیں پھر بیٹھ جائیں (بہار شریعت جلد سوم ص۷۷ بحوالہ غنیہ) اور فتاوی رضویہ جلد سوم ص۵۲ میں تنویر الابصار و درمختار سے ہے۔ ان قدر علی بعض القیام ولو متکئا علی عصا او حائطا قام لزوما بقدر ما یقدر ولو قدر اٰیۃ او تکبیرۃ علی المذھب۔

آجکل عموماً مرد بھی ذرا سی تکلیف پر بیٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ دیر تک کھڑے ہوکر ادھر اُدھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی اس لئے کہ قیام کے بارے میں عورت مرد کا حکم ایک ہے۔

تراویح

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل اور اعتقاد صحیح کے ساتھ رمضان میں قیام کرے یعنی تراویح پڑھے تو اس کے پہلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں (مسلم)

(۲) عَنْ سَائِبِ بْنِ یَزِیْدَ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ كُنَّا نَقُوْمُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّالْوِتْرِ	نے فرمایا کہ ہم صحابۂ کرام حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیس ۲۰ رکعت تراویح اور وتر پڑھتے تھے (بیہقی)

اس حدیث کے بارے میں مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم صـ۱۷۵ میں ہے۔ قال النووی فی الخلاصۃ اسنادہ صحیح یعنی امام نووی نے خلاصہ میں فرمایا کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہے

(۳) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً	حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لوگ تیئس ۲۳ رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس ۲۰ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) (امام مالک)

بیس رکعت پر صحابہ کا اجماع ہے

ملک العلما حضرت علامہ علاء الدین ابوبکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

کہ روی ان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی شہر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بھم فی کل لیلۃ عشرین رکعۃ ولم ینکر علیہ احد فیکون اجماعًا منھم علی ذلک ۔ یعنی مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رمضان کے مہینہ میں صحابہ کرام کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پر جمع فرمایا تو وہ روزانہ صحابہ کرام کو بیس ۲۰ رکعت پڑھاتے تھے اور ان میں سے کسی نے مخالفت نہیں کی تو بیس ۲۰ رکعت پر صحابہ کا اجماع ہو گیا (بدائع الصنائع جلد اوّل صـ۲۸۸)

اور عمدۃ القاری شرح بخاری جلد پنجم صـ۳۵۵ میں ہے قال ابن عبد البر وھو قول جمھور

العلماء وبہ قال الکوفیون والشافعی واکثر الفقہاء وھو الصحیح عن ابی بن کعب من غیر خلاف من الصحابۃ۔ یعنی علامہ ابن عبد البر نے فرمایا کہ (بیس رکعت تراویح) جمہور علماء کا قول ہے، علمائے کوفہ، امام شافعی اور اکثر فقہا یہی فرماتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ ابی بن کعب سے منقول ہے اس میں صحابہ کا اختلاف نہیں۔ اور علامہ ابن حجر نے فرمایا اجماع الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ۔ یعنی صحابۂ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح ۲۰ بیس رکعت ہے۔ اور مراقی الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے وھی عشرون رکعۃ باجماع الصحابۃ یعنی تراویح ۲۰ بیس رکعت ہے اس لئے کہ اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور مولانا عبد الحیٔ صاحب فرنگی محلی عمدۃ الرعایۃ حاشیہ شرح وقایہ جلد اوّل ص۱۷۵ میں لکھتے ہیں ثبت اھتمام الصحابۃ علی عشرین فی عھد عمر وعثمان وعلی فمن بعدھم اخرجہ مالک وابن سعد والبیہقی وغیرھم یعنی حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی صحابہ کرام کا بیس رکعت تراویح پر اہتمام ثابت ہے اس مضمون کی حدیث کی امام مالک، ابن سعد، اور امام بیہقی وغیرہم نے تخریج کی ہے اور ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری تحریر فرماتے ہیں اجمع الصحابۃ علی ان التراویح عشرون رکعۃ۔ یعنی صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ تراویح بیس رکعت ہے (مرقاۃ جلد دوم ص۱۷۵)

بیس رکعت جمہور کا قول ہے اور اسی پر عمل ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ اکثر اھل العلم علی ما روی علی وعمر وغیرھما من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشرین رکعۃ وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک والشافعی وقال الشافعی ھکذا ادرکت ببلدنا

مکۃ یصلون عشرین رکعۃ - یعنی اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے جو حضرت علی حضرت فاروق اعظم اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیس رکعت تراویح منقول ہے۔ اور سفیان ثوری، ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بھی یہی فرماتے ہیں (کہ تراویح بیس رکعت ہے) اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے شہر مکہ شریف میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھتے ہوئے پایا ہے (ترمذی۔ باب قیام شہر رمضان ص۹۹) اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح نقایہ میں تحریر فرماتے ہیں فصار اجماعاً لما روی البیہقی باسناد صحیح کانوا یقیمون علی عہد عمر بعشرین رکعۃ وعلی عہد عثمان وعلی۔ یعنی بیس رکعت تراویح پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اس لئے کہ امام بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس زمانوں میں صحابہ کرام اور تابعین عظام بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور طحطاوی علی مراقی الفلاح ص۲۲۴ میں ہے۔ ثبت العشرون بمواظبۃ الخلفاء الراشدین ماعدا الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دیگر خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مداومت سے بیس رکعت تراویح ثابت ہے اور علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں وھی عشرون رکعۃ ھو قول الجمہور وعلیہ عمل الناس شرقاً وغرباً۔ یعنی تراویح بیس رکعت ہے یہی جمہور علماء کا قول ہے اور مشرق و مغرب ساری دنیا کے مسلمانوں کا اسی پر عمل ہے (شامی جلد اوّل مصری ص۴۹۵) اور شیخ زین الدین ابن نجیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

ھو قول الجمہور لما فی المؤطا عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرین رکعۃ وعلیہ عمل الناس شرقاً وغرباً۔

یعنی بیس رکعت تراویح جمہور علماء کا قول ہے اس لئے کہ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام تئیس رکعت پڑھتے تھے (یعنی بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر) اور اسی پر ساری دنیا کے مسلمانوں کا عمل ہے (بحر الرائق جلد دوم ص۶۶) اور عنایہ شرح ہدایہ میں ہے۔ کان الناس یصلونھا فرادیٰ الیٰ زمن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال عمر انی اریٰ ان اجمع الناس علی امام واحد فجمعھم علی ابی بن کعب فصلی بھم خمس ترویحات عشرین رکعۃ۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شروع زمانہ خلافت تک صحابہ کرام تراویح الگ الگ پڑھتے تھے بعدہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک امام پر صحابہ کرام کو جمع کرنا بہتر سمجھتا ہوں پھر انھوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر صحابہ کرام کو جمع فرمایا۔ حضرت اُبی نے لوگوں کو پانچ ترویحہ بیس رکعت پڑھائی۔ اور کفایہ میں ہے۔ کانت جملتھا عشرین رکعۃ وھذا عندنا وعند الشافعی۔ یعنی تراویح کل بیس رکعت ہے اور یہ ہمارا مسلک ہے اور یہی مسلک امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے اور بدائع الصنائع جلد اول ص۲۸۸ میں ہے۔ اما قدرھا فعشرون رکعۃ فی عشر تسلیمات فی خمس ترویحات کل تسلیمتین ترویحۃ وھذا قول عامۃ العلماء یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔ پانچ ترویحہ دس سلام کے ساتھ ہر دو سلام ایک ترویحہ ہے اور یہی عام علماء کا قول ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ وھی عشرون رکعۃ یعنی تراویح بیس رکعت ہے (احیاء العلوم جلد اول ص۲۰۱) اور شرح وقایہ جلد اول ص۱۷۵ میں ہے۔ سُنن التراویح عشرون رکعۃ۔ یعنی تراویح بیس رکعت مسنون ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص۱۰۸ میں ہے۔ وھی خمس ترویحات کل ترویحۃ اربع رکعات بتسلیمتین کذا فی السراجیہ۔ یعنی تراویح پانچ ترویحہ ہے، ہر ترویحہ

چار رکعت کا دو سلام کے ساتھ، ایسا ہی سراجیہ میں ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ عددہ عشرون رکعۃ یعنی تراویح کی تعداد بیس رکعت ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم ص۱۸)

بیس رکعت تراویح کی حکمت

بیس رکعت تراویح کی حکمت، یہ ہے کہ رات اور دن میں کل بیس رکعت فرض وواجب ہیں، سترہ رکعت فرض اور تین رکعت وتر اور رمضان میں بیس رکعت تراویح مقرر کی گئیں تاکہ فرض و واجب کے مدارج اور بڑھ جائیں اور ان کی خوب تکمیل ہو جائے جیسا کہ بحرالرائق جلد دوم ص۶۷ پر ہے۔ ذکر العلامۃ الحلبی ان الحکمۃ فی کونہا عشرین ان السنن شرعت مکملات للواجبات وھی عشرون بالوتر فکان التراویح کذلک لتقع المساوات بین المکمِل والمکمَّل۔ یعنی علامہ حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر فرمایا کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ واجب اور فرض جو دن رات میں کل بیس رکعت ہیں انھیں کی تکمیل کے لئے سنتیں شروع ہوئی ہیں تو تراویح بھی بیس رکعت ہوئی تاکہ مکمل کرنے والی تراویح اور جن کی تکمیل ہو گی یعنی فرض وواجب دونوں برابر ہو جائیں اور مراقی الفلاح کے قول وھی عشرون رکعۃ کے تحت علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ الحکمۃ فی تقدیرھا بھذا العدد مساواۃ المکمل وھی السنن للمکمَّل وھی الفرائض الاعتقادیۃ والعملیۃ یعنی بیس رکعت تراویح مقرر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مکمل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض وواجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائیں اور درمختار مع شامی جلد اوّل ص۴۹۵ میں ہے وھی عشرون رکعۃ حکمتہ مساوات المکمِل والمکمَّل۔ یعنی تراویح بیس رکعت ہے

اور بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ مکمّل مکمَّل کے برابر ہو۔ اور درمختار کی اسی عبارت کے تحت شامی میں بہر سے منقول ہے ۔ لا یخفیٰ ان السرواتب وان کملت ایضاً الاان ھذا الشھر لمزید کمالہ زید فیہ ھذا المکمل فتکمل۔ یعنی واضح ہو کہ فرائض اگرچہ پہلے سے بھی مکمل ہیں لیکن ماہ رمضان میں اس کے کمال کی زیادتی کے سبب یہ مکمّل یعنی بیس رکعت تراویح بڑھا دی گئی تو وہ خوب کامل ہو گئے۔

تسبیح تراویح سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ۞ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاۤءِ وَالْجَبَرُوْتِ ۞ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰۤئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط

قرأة خلف الامام

(۱) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَاقِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام کے ساتھ قرأت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ امام کے ساتھ کسی بھی نماز میں قرأت جائز نہیں خواہ سری ہو یا جہری (مسلم جلد اوّل ص۲۱۵)

(۲) عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں سیدھی کرو پھر تم میں کوئی امامت کرے تو جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تم چپ رہو۔ (مسلم)

۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت مقتدی ہی کی تلاوت ہے (موطا امام محمد ۹۹)

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنِيْعٍ فَابْنُ الْهُمَامِ هٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ۔

حضرت محمد بن منیع اور امام ابن الہمام نے فرمایا کہ یہ اسناد مسلم اور بخاری کی شرط پر صحیح ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ كَفَتْهُ قِرَاءَتُهٗ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی تلاوت اس کے لئے کافی ہے (موطا امام محمد ص۹۶)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا کہ امام صرف اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے تو جب وہ تلاوت کرے تو تم خاموش رہو (طحاوی ص۱۰۶)

مسلم شریف جلد اوّل ص۱۷۴ میں ہے فقال لہ ابوبکر فحدیث ابی ھریرۃ فقال ھو صحیح یعنی واذا قرأ فانصتوا۔ یعنی ابوبکر نے سلیمان سے پوچھا کہ ابوہریرہ کی حدیث کیسی ہے تو انھوں نے فرمایا کہ صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام تلاوت کرے تو تم خاموش رہو۔

انتباہ صاحب ہدایہ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے پر صحابہ کا اجماع نقل کیا ہے جیسا کہ ہدایہ جلد اوّل ص۸۲ میں ہے۔ لایقرأ المؤتم خلف الامام وعلیہ اجماع الصحابۃ۔

یعنی مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے اور اسی پر صحابہ کا اجماع ہے اور عنایہ میں اسی کے تحت ہے۔ المراد بہ اجماع اکثر الصحابۃ فانہ روی عن ثمانین نفرا من الکبار الصحابۃ منع المقتدی عن القرأۃ خلف الامام وقال الشعبی ادرکت سبعین بدریا کلھم یمنعون المقتدی عن القرأۃ خلف الامام وقیل المراد بہ اجماع مجتھدی الصحابۃ وکبارھم وقد روی عن عبد اللہ بن زید بن اسلم عن ابیہ قال کان عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینھون عن القرأۃ خلف الامام اشد النھی ابوبکر الصدیق وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب وعبد الرحمٰن بن عوف وسعد بن وقاص وعبد اللہ بن مسعود وزید بن ثابت وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔

یعنی ہدایہ کے قول اجماع الصحابہ کا مطلب یہ ہے کہ اکثر صحابہ کا اجماع ہے اس لئے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے سے مقتدی کا منع کیا جانا بڑے بڑے اسّی صحابہ کرامؓ سے مروی ہے اور امام شعبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے جنگ بدر میں شریک ہونے والے ستّر صحابہ کرام سے ملاقات کی وہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے مقتدی کو منع فرماتے

تھے اور بعض لوگوں نے کہا کہ اجماع صحابہ کا مطلب مجتہدین صحابہ وکبار صحابہ کا اجماع ہے اور بے شک حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صحابہ کرام میں سے دس حضرات یعنی حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأت کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرماتے تھے اور کفایہ میں ہے منع المتقدی عن القراءۃ ماثور عن ثمانین نفرا من کبار الصحابۃ منھم المرتضیٰ والعبادلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم یعنی بڑے بڑے اسّی صحابہ کے بارے میں روایت آئی ہے کہ وہ مقتدی کو قرأت سے روکتے تھے۔ ان میں حضرت علی مرتضیٰ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود بھی ہیں اور درمختار میں ہے المؤتم لا یقرأ مطلقا فان قرأ کرہ تحریما۔ یعنی مقتدی سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت نہیں کرے گا۔ اگر اس نے قرأت کی تو مکروہ تحریمی کا مرتکب ہوگا۔

آمین بالسر

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰئِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِی وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لئے کہ جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو تم آمین کہو اس لئے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کہنے کے مطابق ہوگا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں بھی اسی کے مثل ہے۔ (مشکوٰۃ ص۷۹)

اس حدیث شریف سے دو باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں۔ اوّل یہ کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس لئے کہ اگر مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم ہوتا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں فرماتے کہ جب تم وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہو تو آمین کہو۔ معلوم ہوا کہ مقتدی صرف آمین کہے گا وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہنا امام کا کام ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آمین آہستہ کہنا چاہیے کہ فرشتے بھی آہستہ آمین کہتے ہیں اسی لئے

ہم لوگ ان کے آمین کہنے کی آواز نہیں سنتے ہیں لہذا بلند آواز سے آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کی مخالفت کرنا ہے ۔

کنز الدقائق اور بحر الرائق جلد اول ص۳۱۳ میں ہے ۔ اُمَّنَ الْاِمَامُ وَالْمَامُوْمُ سِرًّا یعنی امام اور مقتدی دونوں آہستہ آمین کہیں، اور در مختار میں ہے اُمَّنَ الْاِمَامُ کَمَا مُوْمٍ وَمُنْفَرِدٍ یعنی امام آہستہ آمین کہے جیسے کہ مقتدی اور منفرد ۔

رفع یدین

(۱) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَ بِهٖ یَقُوْلُ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِیْنَ

حضرت علقمہ نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھوں پس آپ نے نماز پڑھی اور شروع نماز میں اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن ہے اور بہت سے علمائے صحابہ اور علمائے تابعین یہی فرماتے ہیں کہ شروع نماز کے علاوہ رفع یدین نہ کیا جائے۔

(ترمذی جلد اول ص۳۵)

(۲) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِیْبًا مِّنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم جب نماز شروع فرمانے کے لئے تکبیر کہتے تو اپنے دست مبارک کو اٹھاتے یہاں تک کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر نماز تک رفع یدین نہ فرماتے۔

(طحاوی ص۱۱۰)

(۳) عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔

حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اُٹھاتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے۔

(طحاوی ص۱۱۱)

(۴) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوةِ

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء میں نماز پڑھی تو وہ صرف تکبیر اولیٰ میں رفع یدین کرتے تھے۔

(طحاوی ص۱۱۰)

ان احادیث کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت فاروق اعظم، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر اور صحابہ و تابعین اور دیگر جلیل القدر علماء رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف تکبیر تحریمہ کے لئے رفع یدین کرتے تھے پھر آخر نماز تک ایسا نہیں کرتے تھے۔ اور بعض روایتوں سے جو رکوع کے پہلے اور بعد میں رفع یدین ثابت ہے تو وہ حکم پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا جیسا کہ عینی شارح بخاری نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انه رای رجلا یرفع یدیه فی الصلوٰة عند الرکوع وعند رفع راسه من الرکوع فقال له لاتفعل فانه شئ فعله رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم ترکه۔ یعنی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو رکوع میں جاتے ہوئے اور

اور رکوع سے اُٹھتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو اس لئے کہ یہ ایسی چیز ہے کہ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے کیا تھا پھر بعد میں چھوڑ دیا۔

درود شریف

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے گا خدائے تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا (نسائی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہے (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(۳) عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْكَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِیْ کُلَّهَا قَالَ اِذًا یُکْفٰی هَمَّكَ وَیُکَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پڑھنا چاہتا ہوں اب اس کے لئے اپنے اوراد و وظائف کے اوقات میں سے کتنا وقت مقرر کروں ؟ فرمایا جتنا تم چاہو؟ عرض کیا چوتھائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی ؟ فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے میں نے عرض کیا تو سارا وقت درود ہی کے لئے مقرر کرلوں؟ فرمایا ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے امور کیلئے کافی ہو گا اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا

(ترمذی)

صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ	نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ	فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے
اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ	سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود
یُصَلِّ عَلَیَّ ۔	نہ پڑھے ۔ (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ۔

(۵) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ	حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے کہا کہ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اصل میں
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ	بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو
ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ	اور وہ مجھ پہ درود نہ پڑھے (ترمذی)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

(۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ	حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ
قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ	عنہ نے فرمایا کہ دعا آسمان وزمین کے درمیان
بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ	معلق رہتی ہے اس میں سے کچھ اوپر نہیں
مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ	چڑھتا جب تک کہ تو اپنے نبی پر درود نہ
عَلٰی نَبِیِّکَ ۔	بھیجے ۔ (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

انتباہ ۱۔ اکثر لوگ آج کل درود شریف کے بدلے صلعم، عم، ۘ، ؑ لکھتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ اور اگر معاذ اللہ استخفاف شان کا قصد ہو تو قطعاً کفر ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام اور اولیائے عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ رض لکھنا مکروہ و باعثِ محرومی ہے (فتاویٰ افریقہ، بہار شریعت)

۲۔ جن کے نام محمد، احمد، علی، حسن، حسین وغیرہ ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ان ناموں پر ۘ، ؑ بتاتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے اس لئے کہ اس جگہ تو یہ شخص مراد ہے اس پہ درود کا اشارہ کیا معنی؟

درودِ گنج عاشقاں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط

جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھے، تمام جہان سے زیادہ حضور کی عظمت دل میں جمائے، حضور کی شان گھٹانے والوں سے بیزار اور ان سے دُور رہے وہ اگر اس درود شریف کو بعد نماز مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھے تو اس کے لئے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے بعض یہاں درج کئے جاتے ہیں اس درود شریف کے پڑھنے والے پر خدا تعالیٰ تین ہزار رحمتیں نازل فرمائے گا اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔ اس کے مال میں ترقی دے گا۔ اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔ دشمنوں پر غلبہ دیگا کسی دن خواب میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ ایمان پر خاتمہ ہو گا۔ قیامت میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اس سے ایسا راضی ہو گا کہ کبھی ناراض نہ ہو گا۔

جماعت

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ثواب تنہا پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ ہے (بخاری و مسلم)

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ منافقوں پر فجر اور عشا کی نمازوں سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں۔ اگر لوگ جانتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا اجر و ثواب ہے تو گھسٹتے ہوئے چل کر ان میں شریک ہوتے (بخاری۔ مسلم)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا وہ آدھی رات تک عبادت میں کھڑا رہا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو گویا اس نے ساری رات نماز پڑھی (مسلم)

(۴) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ۔

کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز کا حکم دوں کہ اس کی اذان دی جائے پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے گھروں کو جلادوں (بخاری و مسلم)

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا مَا فِی الْبُیُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّیَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْیَانِیْ یُحَرِّقُوْنَ مَا فِی الْبُیُوْتِ بِالنَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دے دیتا کہ جو کچھ ان بے نمازیوں کے گھروں میں ہے آگ سے جلادیں (احمد)

(۶) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ثَلٰثَةٍ فِیْ قَرْیَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِیْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَعَلَیْكَ الْجَمَاعَةَ۔

حضرت ابو الدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس آبادی یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور ان میں نماز جماعت سے نہ قائم کی جائے تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ لہٰذا جماعت کو لازم جانو (احمد۔ ابوداؤد)

مسجد

(۱) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسجد بنائے گا تو خدائے تعالیٰ اس کے صلے میں جنت میں گھر بنائے گا۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تمام آبادیوں میں محبوب ترین جگہیں اس کی مسجدیں ہیں اور بدترین مقامات بازار ہیں۔ (مسلم)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لَنَا فِى التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِى الْجُلُوْسُ فِى الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارًا لِّلصَّلٰوةِ۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے تارک الدنیا ہونے کی اجازت مرحمت فرمایئے۔ حضور نے فرمایا کہ میری امت کے لئے ترک دنیا یہی ہے کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے۔ (شرح السنۃ مشکوٰۃ)

(۴) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرُبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَابُدَّ اٰكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا۔

حضرت معاویہ بن قرّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ان دو سبزیوں کے کھانے سے منع فرمایا یعنی پیاز اور لہسن سے اور فرمایا کہ انہیں کھا کر کوئی شخص ہماری مسجدوں کے قریب ہرگز نہ آئے اور فرمایا کہ اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر ان کی بو دور کر لیا کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "ہر چہ بوئے ناخوش دارد از ماکولات وغیر ماکولات دریں حکم داخل است (اشعۃ اللمعات جلد اوّل ص۳۲۸)

یعنی ہر وہ چیز کہ جس کی بُو ناپسند ہو اس حکم میں داخل ہے خواہ وہ کھانے والی چیزوں میں سے ہو یا نہ ہو۔

(۵) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کرینگے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں (بیہقی)

حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ کنایت

است از بیزاری حق ازایشاں (اشعۃ اللمعات جلد اوّل صفحہ ۳۳۹ یعنی مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ان لوگوں سے بیزار ہے۔

انتباہ ۱۔ مسجد میں کچا لہسن اور پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو اور یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں بُو ہو جیسے بیڑی، سگریٹ پی کر یا مولی کھا کر جانا نیز جس کو گندہ دہنی کی بیماری ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو جب تک بو، منقطع نہ ہو ان سب کو مسجد میں آنے کی ممانعت ہے اسی طرح مسجد میں ایسی ماچس اور دیا سلائی جلانا کہ جس کے رگڑنے سے بُو اُڑتی ہو منع ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

۲۔ مسجد میں مٹی کا تیل جلانا ممنوع ہے مگر جب کہ اس کی بُو بالکل دُور کر دی جائے (فتاویٰ رضویہ جلد سوم صفحہ ۵۹۸)

۳۔ مسجد سے متصل کوئی مکان مسجد سے بلند ہو تو حرج نہیں اس لئے کہ مسجد ان ظاہری دیواروں کا نام نہیں بلکہ اس جگہ کے محاذ میں ساتوں آسمان تک سب مسجد ہے درمختار میں ہے انہ مسجد الی عنان السماء ردالمحتار میں ہے۔ وکذا الی تحت الثری۔

۴۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے داہنا قدم اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

۵۔ مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

جمعہ

(۱) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَہَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُہْرٍ وَیَدَّہِنُ مِنْ دُہْنِہٖ اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِہٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا کُتِبَ لَہٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس قدر ممکن ہو سکے طہارت نظافت کرے اور تیل لگائے یا خوشبو ملے جو گھر میں میسر آئے پھر گھر سے نماز کے لئے نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان (اپنے بیٹھنے یا آگے گزرنے کے لئے) شگاف نہ ڈالے۔ پھر نماز پڑھے جو مقرر کر دی گئی ہے۔ پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش بیٹھا رہے تو اس کے وہ تمام گناہ جو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس نے کئے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے

(بخاری)

(۲) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ یَکْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں جو لوگ پہلے آتے ہیں ان کو پہلے اور جو

فَالْاَوَّلُ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِیْ یُھْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَھُمْ وَیَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

(بخاری مسلم)

بعد میں آتے ہیں ان کو بعد میں اور جو شخص جمعہ کی نماز کو پہلے گیا اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مکہ شریف میں قربانی کے لئے اونٹ بھیجا، پھر جو دوسرے نمبر پہ آیا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گائے بھیجی پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے دنبہ بھیجا پھر جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے مرغی بھیجی اور جو اس کے بعد آئے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے انڈا۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے اٹھتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں

(۳) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَلْیَتَصَدَّقْ بِدِیْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِنِصْفِ دِیْنَارٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر شرعی کے جمعہ کی نماز چھوڑ دی تو اسے چاہیئے کہ ایک دینار (اشرفی) صدقہ کرے اگر اتنا ممکن نہ ہو تو آدھا دینار۔ (احمد۔ ابوداؤد)

(۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ دَخَلَہَا۔

نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حاضر رہو خطبہ کے وقت اور امام سے قریب رہو اس لئے کہ آدمی جس قدر دور رہنا معمول بنالے گا۔ اسی قدر جنت میں پیچھے رہے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ضرور ہوگا۔ (ابوداؤد)

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلْیَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِہٖ ذٰلِکَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جس شخص کو مسجد میں جمعہ کے دن اُونگھ آئے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی جگہ تبدیل کردے (ترمذی)

(۶) عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاۃِ یَعْنِی الْجُمُعَۃَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی کے موسم میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے اور سخت گرمی کے دنوں میں دیر سے پڑھتے۔ (بخاری شریف)

انتباہ ۱۔ خطیب کے سامنے جو اذان ہوتی ہے مقتدیوں کو اس کا جواب ہرگز نہ دینا چاہیے یہی احوط ہے (فتاویٰ رضویہ) اور درمختار مع ردالمحتار جلد اول صہ۴۸۰ میں ہے ینبغی ان لایجیب بلسانہ اتفاقا فی الاذان بین یدی الخطیب اور ردالمحتار جلد اوّل صہ۵۸۲ میں ہے اجابۃ الاذان حینئذ مکروھۃ۔

۲۔ خطبہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھا نہ چومے یہ حکم

صرف خطبہ کے لئے ہے ورنہ عام حالات میں نام نامی سن کر انگوٹھا چومنا مستحب ہے اور درود شریف دل میں پڑھے ..... زبان کو جنبش نہ دے اس لئے کہ زبان سے سکوت فرض ہے (فتاویٰ رضویہ) اور درمختار مع ردالمحتار جلد ۵۷۵ میں ہے الصواب انہ یصلی علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسہ۔

۳۔ غیر عربی میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان کو بھی شامل کر لینا مکروہ اور سنت متوارثہ کے خلاف ہے (فتاوی رضویہ۔ بہار شریعت)

۴۔ چھوٹے دیہات میں جمعہ جائز نہیں (عامہ کتب) لیکن عوام اگر پڑھتے ہوں تو انھیں منع نہ کیا جائے (فتاویٰ رضویہ حصہ سوم)

نوٹ:۔

خطبے سے مراد وعظ وتقریر والا خطبہ نہیں بلکہ دوسری اذان کے بعد عربی کا خطبہ ہے۔

عید اور بقرعید

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَھُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْھِمَا فَقَالَ مَا ھٰذَانِ الْیَوْمَانِ قَالُوْا کُنَّا نَلْعَبُ فِیْھِمَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَکُمُ اللّٰہُ بِھِمَا خَیْرًا مِّنْھُمَا یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضور کو معلوم ہوا کہ یہاں کے لوگ سال میں دو دن کھیل کود کرتے ہیں خوشی مناتے ہیں اس پر حضور نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ ان دنوں میں ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے اندر خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان دو دنوں کو ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے ان میں سے ایک دن عید الفطر اور دوسرا دن عید الاضحیٰ ہے (ابوداؤد۔ مشکوٰۃ)

(۲) عَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّھُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَکِّرِ النَّاسَ۔

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عمرو بن حزم کو جبکہ وہ نجران میں تھے لکھا کہ بقرعید کی نماز جلد پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظ سناؤ (مشکوٰۃ)

(۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان واقامت کے پڑھی ہے ایک دو بار نہیں بلکہ کئی بار (مسلم)

(۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند کھجوریں نہ کھا لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور آپ طاق کھجوریں تناول فرماتے (بخاری)

(۵) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عید الفطر کے دن جب تک حضور علیہ الصلاۃ والسلام کچھ کھا نہ لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے اور عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ)

(۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عید کے دن دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے (بخاری)

انتباہ: ۱۔ عیدین کی نماز کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے اس لئے کہ اس میں اظہار مسرت ہے (بہار شریعت)

۲۔ عورتوں کے لئے عیدین کی نماز جائز نہیں اس لئے کہ عید گاہ میں مردوں کے ساتھ اجتماع ہوگا اور اسی لئے اب عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیا۔

غسل وکفن

(۱) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم حضور کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو غسل دے رہے تھے تو حضور نے فرمایا اسے غسل دو طاق یعنی تین یا پانچ یا سات بار، اور غسل کا سلسلہ داہنی جانب سے اور وضو کے اعضا سے شروع کریں۔ (البخاری)

میت کو غسل دینے میں کلی نہ کرائے اور نہ ناک میں پانی ڈالا جائے۔

(بہار شریعت)

(۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو چاہیئے کہ اچھا کفن دے۔ (مسلم شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ مراد بہ تحسین کفن آنست کہ تمام باشد ونظیف وسفید وبے اسراف وتبذیر، ونو وشستہ دراں برابرست اما آنچہ مسرفان کنند بریاء وتکبر حرام ومکروہ است

یعنی اچھے کفن کا مطلب یہ ہے کہ کفن پورا ہو اور صاف ستھرا و سفید ہو اور اس میں اسراف و بے جا خرچ نہ ہو۔ نیا کفن اور پرانا جو دھویا ہوا ہو دونوں کا حکم ایک ہے لیکن اسراف و فضول خرچی کرنے والے جو ریا اور تکبر سے کرتے ہیں وہ مکروہ اور اشد حرام ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۷۲)

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ عمدہ قسم کے کپڑے ہیں اور سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو کفنایا کرو۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

ضروری انتباہ ۱۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کاندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منہ دیکھ سکتا ہے" یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

(بہار شریعت جلد چہارم ص ۱۹۱)

۲۔ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کفار کا طریقہ ہے درمختار مع ردالمحتار جلد اول ص ۶۰۰ میں ہے۔ یُوْضَعُ یَدَاہُ فِیْ جَانِبَیْہِ لَا عَلٰی صَدْرِہٖ لِاَنَّہٗ مِنْ عَمَلِ الْکُفَّارِ

بعض جگہ میت کے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں کہ جیسے نماز کے قیام" میں یہ بھی منع ہے۔

۴۔ میت کا تہبند چوٹی سے قدم تک ہونا چاہیئے یعنی لفافہ سے اتنا چھوٹا جو بندش

کے لئے زیادہ تھا۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص۱۵۰ ہدایہ جلد اوّل ص۱۳۷ اور ردالمحتار جلد اوّل ص۶۰۳ میں ہے۔ اَلْاِزَارُ مِنَ الْقَرْنِ اِلَی الْقَدَمِ یعنی تہبند کی مقدار چوٹی سے قدم تک ہے۔ اسی طرح بہار شریعت میں ہے، لہٰذا بعض لوگ جو ناف سے پنڈلی تک رکھتے ہیں یہ صحیح نہیں۔

۵۔ عورت کی اوڑھنی نصف پشت سے سینہ تک ہونا چاہیئے جس کا اندازہ تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہے اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لو تک ہونا چاہیئے اور جو لوگ زندگی کی طرح اوڑھنی رکھتے ہیں یہ بے جا اور خلاف سنت ہے (بہار شریعت)

۶۔ عورت کے لئے سینہ بند چھاتی سے ناف تک ہو اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو، فتاویٰ عالمگیری میں ہے وَالْاَوْلٰی اَنْ تَکُوْنَ الْخِرْقَۃُ مِنَ الثَّدْیَیْنِ اِلَی الْفَخِذِ کَذَا فِی الْجَوْھَرَۃِ النَّیِّرَۃِ

۷۔ سینہ بند لفافہ کے اوپر ہونا چاہیئے، فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص۱۵۱ میں ہے۔ ثُمَّ الْخِرْقَۃَ بَعْدَ ذٰلِکَ تُرْبَطُ فَوْقَ الْاَکْفَانِ فَوْقَ الثَّدْیَیْنِ کَذَا فِی الْمُحِیْطِ اور فتح القدیر میں ہے۔ فِیْ شَرْحِ الْکَنْزِ فَوْقَ الْاَکْفَانِ یعنی شرح کنز الدقائق میں سینہ بند کی جگہ سب کپڑوں کے اوپر مذکور ہے لہٰذا سینہ بند کو سب کپڑوں سے پہلے لپیٹنے کا جو عام رواج ہے وہ غلط ہے۔

جنازہ

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جنازہ کے لئے جانے میں جلدی کرو اس لئے کہ اگر وہ نیک آدمی کا جنازہ ہے تو اُسے خیر کی (منزل) کی طرف جلد پہنچانا چاہیئے اور اگر بدکار کا جنازہ ہے تو بُرے کو اپنی گردنوں سے جلد اتار دینا چاہیئے (بخاری، مسلم)

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى یُصَلّٰى عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کا تقاضا سمجھ کر اور حصول ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلے یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھے اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو وہ دو قیراط ثواب لیکر واپس لوٹتا ہے جس میں سے ہر قیراط احد (پہاڑ) کے برابر ہے اور جو شخص صرف جنازہ کی نماز پڑھ کر واپس آ جائے اور دفن میں شریک نہ ہو تو وہ ایک قیراط کا ثواب لیکر واپس ہوتا ہے (بخاری، مسلم)

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چند صحابہ کرام ایک جنازہ کے قریب سے گزرے تو خیر کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر لوگوں کا دوسرے جنازہ پر گزر ہوا تو برائی کے ساتھ اس کا ذکر کیا اس پر حضور نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا جس میت کا تم لوگوں نے بھلائی کے ساتھ ذکر کیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم لوگوں نے برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی تم لوگ زمین پر خدائے تعالیٰ کے گواہ ہو۔

(بخاری۔ مسلم)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ مراد ثنائے اہل خیر و صلاح و صدق تقوی بے مدخلیت غرض نفسانی ست کہ آن علامت بودن مردست از اہل جنت والا اگر بعضے از فساق و فجار بغرضے از اغراض یکے از اہل فسق بستانید یا یکے صالحے را نکوہش کنند قطع بداں نتواں کرد۔ یعنی اہل خیر و صلاح اور صدق و تقویٰ والوں کی ایسی تعریف مراد ہے جس میں نفسانی غرض شامل نہ ہو اس لئے کہ ایسی ہی تعریف آدمی کے جنتی ہونے کی نشانی ہے ورنہ اگر بعض فاسق و فاجر کسی غرض سے کسی فاسق کی تعریف کریں یا کسی نیک

صالح آدمی کی برائی کریں تو اس کی وجہ سے (جنتی یا جہنمی ہونے کا) یقین نہیں کر سکتے (اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۶۸۲)

(۴) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مُردوں کو گالی نہ دو (بخاری شریف)

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْہِمْ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے مُردوں کی نیکیوں کا چرچا کرو اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی کرو (ابو داؤد۔ ترمذی)

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ ایں مخصوص ست مسلماناں وصالحان وآنکہ آشکار فسق نکنند وظلم نہ کنند (اشعۃ اللمعات جلد اول) یعنی یہ حکم ان نیک مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے جو علانیہ فسق وظلم نہیں کرتے ہیں۔

(۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت امام حسن بن علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب سے گزرا تو حضرت امام حسن کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے حضرت امام حسن نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام ایک

لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔

یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے؟ حضرت ابن عباس نے کہا ہاں، لیکن پھر اس کے بعد بیٹھے رہتے تھے (اور کھڑے نہ ہوتے تھے)۔ (النسائی)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں اس حدیث کے تحت ہے کہ پس حکم سابق منسوخ شد وایں نسخ در جنازہ یہود باشد یا مطلق واللہ اعلم وظاہر ثانی ست یعنی تو پہلا حکم منسوخ ہوگیا اور یہ منسوخ ہونا صرف یہودی جنازہ کے بارے میں ہے یا ہر ایک کے لئے، خدائے تعالیٰ بہتر جانتا ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ سب کے لئے ہے۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص۱۵۲ میں ہے لَا یَقُوْمُ للجنازۃ الا ان یرید ان یتبعھا۔ یعنی جنازہ کے لئے نہ کھڑا ہو لیکن اس میں شرکت کا ارادہ ہو تو کھڑا ہوسکتا ہے۔ اور طحطاوی ص۳۶۷ میں ہے فھو مکروہ کما فی القھستانی یعنی جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے جیسا کہ قہستانی میں ہے۔

دفنِ میت

(۱) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْاٰخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوْا اَيُّهُمَا جَاءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مدینہ شریف میں دو آدمی قبر کھودا کرتے تھے۔ ایک ان میں سے (حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو) لحد یعنی بغلی کھودتے تھے۔ اور دوسرے (حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو بغلی نہیں کھودتے تھے) بلکہ شق یعنی صندوقی قبر بناتے تھے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر) صحابہ نے آپس میں طے کیا کہ جو ان دونوں میں سے پہلے آئے گا وہ اپنا کام کرے گا۔ تو پہلے وہ صحابی آئے جو لحد کھودا کرتے تھے تو انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بغلی قبر تیار کی۔

(شرح السنۃ، مشکوٰۃ)

(۲) عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةَ رَجُلٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آدمی کے جنازہ میں شرکت کی تو فرمایا اے علی! مردہ

فَقَالَ یَا عَلِیُّ اِسْتَقْبِلْ بِہٖ اِسْتِقْبَالًا وَقُوْلُوْا جَمِیْعًا بِاسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَضَعُوْہُ لِجَنْبِہٖ وَلَا تَکُبُّوْہُ لِوَجْہِہٖ وَلَا تُلْقُوْہُ لِظَہْرِہٖ۔	کو قبلہ کی جانب متوجہ کرو اور سب لوگ بِاسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پڑھو۔ اور اس کو کروٹ پر رکھو۔ منہ کے بل اوندھا نہ کرو اور نہ پیٹھ کے بل چت لٹاؤ۔ (بدائع الصنائع)

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ میت کو داہنی کروٹ پر لٹایا جائے اور یہی صحیح ہے جیسا کہ بہار شریعت جلد چہارم صفحہ ۱۴۵ میں ہے، میت کو داہنی کروٹ پر لٹائیں اور فتاوی عالمگیری جلد اوّل مصری ۱۵۵ میں ہے۔ وَیُوْضَعُ فِی الْقَبْرِ عَلٰی جَنْبِہِ الْاَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ کَذَا فِی الْخُلَاصَۃِ اور درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صفحہ ۶۲۶ میں ہے وَیَنْبَغِیْ کَوْنُہٗ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ اور بحرالرائق جلد ثانی صفحہ ۱۹۴ میں ہے تَکُوْنُ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ اور بدائع الصنائع جلد اوّل صفحہ ۳۱۹ میں ہے یُوْضَعُ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ مُتَوَجِّہًا اِلَی الْقِبْلَۃِ اور مراقی الفلاح میں ہے یُوَجَّہُ اِلَی الْقِبْلَۃِ ان عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میت کو قبر میں داہنے پہلو پر لٹانا بہتر ہے۔ فتح القدیر جلد ثالث صفحہ ۹۵ پر ہے اِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الْقَبْرِ الشَّرِیْفِ الْمُکَرَّمِ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عظمت والی قبر شریف میں قبلہ رُو اپنے داہنے پہلو پر رونق افروز ہیں اور طحطاوی صفحہ ۳۶۹ میں ہے وَالْمَیِّتُ

ف یعنی خدائے تعالیٰ کے نام سے اور اس کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق تجھے قبر میں اتارتا ہوں۔

مِنْ وَّرَائِہٖ بِنَحْوِ تُرَابٍ لِئَلَّا یَنْقَلِبَ ۔ یعنی میت کو کروٹ پہ لٹانے میں اسکی پیٹھ کی جانب مٹی وغیرہ کی ٹیک لگا دی جائے تاکہ وہ پلٹ نہ جائے ۔

(۳) عَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ اَنَّہٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا ۔

حضرت سفیان تمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر شریف کو دیکھا جو اُونٹ کے کوہان کی طرح (اٹھی ہوئی) تھی۔ (بخاری)

(۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰی قَبْرِہٖ بِلَالُ ابْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَۃٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی رِجْلَیْہِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی قبر شریف پہ پانی چھڑکا گیا اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رباح تھے۔ انھوں نے مشک سے پانی چھڑکا اور سرہانے سے چھڑکنا شروع کیا اور قدموں تک چھڑکا (بیہقی۔ مشکوٰۃ)

انتباہ ۱۔ مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھ سے تین بار مٹی ڈالیں۔ پہلی بار مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ دوسری بار وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ تیسری بار وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی

(طحطاوی۔ بہار شریعت)

۲۔ شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں (بہار شریعت)

۳۔ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنا بہتر ہے۔ درمختار مع ردالمحتار جلد اوّل صـ۶۳۳ میں ہے کُتِبَ عَلٰی جَبْھَۃِ الْمَیِّتِ اَوْ عِمَامَتِہٖ اَوْ کَفَنِہٖ عَھْدُنَامَہٗ یُرْجٰی اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لِلْمَیِّتِ ۔

۴۔ پیشانی پر بسم اللہ شریف یا سینہ پر کلمہ طیبہ لکھنا بھی جائز ہے مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پہلے کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں۔ (ردالمحتار جلد اول ص۳۴۰)

۵۔ دفن کے بعد قبر کے سرہانے اذان پڑھنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔

۶۔ علما، سادات اور مشائخ کرام کی قبروں پر قبہ یا عمارت بنانا جائز ہے۔ ردالمحتار جلد اول ص۶۲۷ میں ہے۔ قِیْلَ لَا یُکْرَہُ الْبِنَاءُ اِذَا کَانَ الْمَیِّتُ مِنَ الْمَشَایِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَالسَّادَاتِ۔ نیز درمختار باب الدفن اور طحطاوی ص۳۳۰ میں ہے۔ لَا یُرْفَعُ عَلَیْہِ بِنَاءٌ وَقِیْلَ لَا بَاْسَ بِہٖ وَھُوَ الْمُخْتَارُ۔

۷۔ اولیائے کرام کی اظہار عظمت کے لئے ان کے مزارات پر چادر ڈالنا پھول رکھنا اور ان کے مزارات کے قریب چراغ روشن کرنا جائز ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

میت پر رونا

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُّعَذِّبُ بِھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اَوْ یَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ خبردار ہو کر سن لو کہ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب خدائے تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا (اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میّت پر عذاب ہوتا ہے

(بخاری۔ مسلم)

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ مَھْمَا کَانَ مِنَ الْعَیْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَۃِ وَمَا کَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو آنسو آنکھ سے ہو اور جو غم سے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اس کی رحمت کا حصہ ہے اور غم کا جو اظہار ہاتھ اور زبان

مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ

سے ہو وہ شیطان کی طرف سے ہے (مشکوۃ)

(۳) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَلٰئِکَتِہٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ؟ فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب کسی مومن بندہ کا بیٹا مرجاتا ہے تو خدائے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندہ کے بیٹے کی روح قبض کر لی تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر خدائے تعالیٰ فرمایا ہے کہ تم نے اس کے دل کے میوہ کو توڑ لیا، تو وہ عرض کرتے ہیں ہاں۔ پھر خدائے تعالیٰ فرماتا ہے (اس مصیبت پر) میرے بندہ نے کیا کہا؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (احمد۔ ترمذی)

(۴) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یُتَوَفّٰی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ جن دو مسلمان یعنی میاں بیوی کے تین بچے مرجائیں تو خدائے تعالیٰ ان دونوں کو اپنے

لَهُمَا ثَلَاثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَانِ قَالَ اَوِاثْنَانِ قَالُوْا اَوْ وَاحِدٌ قَالَ اَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ۔

فضل و رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر دو بچے انتقال کر جائیں تو حضور نے فرمایا دو کا بھی یہی اجر ہے پھر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور اگر ایک فوت ہو جائے تو حضور نے فرمایا ایک کا بھی یہی اجر ہے، پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ خام حمل جو ساقط ہو جاتا ہے اپنی ماں کو آنول کے ذریعہ جنت کی طرف کھینچے گا جب کہ ماں (اس تکلیف پر) صبر اور ثواب کی طالب ہوئی ہو (احمد۔ مشکوٰۃ)

(۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت جعفر کی شہادت کی خبر آئی تو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ ان کو وہ مصیبت پہنچی ہے جو انھیں کھانا پکانے سے باز رکھے گی۔

(ترمذی۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ)

اس حدیث کے تحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے

ہیں کہ "دریں حدیث دلیل ست بر آنکہ مستحب ست خویشاں و ہمسائیگان و دوستان را تہیئہ طعام مر اہل میت را (اشعۃ اللمعات جلد اوّل) یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کو میت کے گھر پکا ہوا کھانا لانا مستحب ہے۔

انتباہ ۱۔ نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے (بہار شریعت بحوالہ جوہرہ)

۲۔ گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر مٹی ڈالنا، ران پر ہاتھ مارنا اور سینہ کوٹنا سب جاہلیت کے کام ہیں، ناجائز اور گناہ ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص۱۵۷)

۳۔ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں (بہار شریعت)

۴۔ تعزیت مسنون ہے اور اس کا وقت موت سے تین دن تک ہے اس کے بعد مکروہ ہے اور اگر کوئی موجود نہ تھا یا علم نہ تھا تو بعد میں حرج نہیں (بہار شریعت)
(بحوالہ ردالمحتار وغیرہ)

۵۔ تعزیت میں یہ کہے کہ خدائے تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں جگہ دے اور تم کو صبر کی توفیق دے اور مصیبت پر ثواب عطا فرمائے یا اسی کے مثل دوسرے جملے کہے۔

۶۔ میت کے گھر صرف پہلے دن کھانا بھیجنا سنت ہے اس کے بعد مکروہ ہے (بہار شریعت بحوالہ عالمگیری)

۷۔ میت کے گھر والے تیسرے دن یا اس کے بعد میت کے ایصالِ ثواب کے لئے فقراء اور مساکین کو کھانا کھلائیں تو بہتر ہے۔ لیکن دوست احباب اور عام مسلمانوں کی دعوت

کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت فتاویٰ عالمگیری جلد اوّل مصری ص۱۵۷ میں ہے۔ لا یباح اتخاذ الضیافۃ عند ثلاثۃ ایام کذا فی التتارخانیۃ اور رد المحتار جلد اوّل ص۶۲۹ اور فتح القدیر جلد دوم ص۱۰۲ میں ہے۔ ویکرہ اتخاذ الضیافۃ من الطعام من اھل البیت لانہ شرع فی السرور لا فی الشرور وھی بدعۃ مستقبحۃ۔

۸۔ تیجہ وغیرہ کا کھانا اکثر میت کے ترکہ سے کیا جاتا ہے اس میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ ورثہ میں نابالغ نہ ہو ورنہ سخت حرام ہے لیکن اگر اپنے حصے سے کرے تو حرج نہیں (بہار شریعت بحوالہ خانیہ)

ایصالِ ثواب

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَّقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ ام سعد یعنی میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے! سرکار اقدس نے فرمایا پانی (بہترین صدقہ ہے تو حضور کے ارشاد کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ نے کنواں کھدوایا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے) (ابو داؤد۔ نسائی)

(۲) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی۔ میرا گمان ہے کہ انتقال کے وقت اگر اسے کچھ کہنے سننے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ ضرور دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی روح کو ثواب

تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔ پہنچے گا ؟ سرکار اقدس نے فرمایا کہ ہاں پہنچے گا

(مسلم جلد اوّل ص ۳۲۴)

علامہ نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں کہ فی ھذا الحدیث اِنَّ الصَّدَقَۃَ عنِ المَیّتِ تَنْفَعُ المَیّتَ وَیَصِلُ ثَوَابُھَا وَھُوَکَذٰلِکَ بِاِجْمَاعِ العُلَمَا (نووی شرح مسلم جلد اول ص ۳۲۴) یعنی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے۔ اسی پر علما کا اتفاق ہے۔

(ان احادیث کریمہ سے مندرجہ ذیل باتیں واضح طور پہ معلوم ہوئیں)

۱۔ میت کے ایصال ثواب کے لئے پانی بہترین صدقہ ہے کہ کنوآں وغیرہ کھدوا کر اس کا ثواب میت کو بخش دیا جائے

۲۔ میت کو کسی کار خیر کا ثواب بخشنا بہتر ہے، تفسیر عزیزی پارہ عم ص ۱۱۳ میں ہے۔ مردہ در آن حالت مانند غریقی ست کہ انتظار فریادرسی می برد و صدقات وادعیہ و فاتحہ دریں وقت بسیار بکار می آید وازیں جاست کہ طوائف بنی آدم تا یکسال وعلی الخصوص تا یک چلہ بعد موت دریں نوع امداد کوشش تمام می نمانید

۳۔ ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔

۴۔ کھانا یا شیرینی وغیرہ کو سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔ یعنی اسے اللہ تعالیٰ اس کوئیں کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما اس سے معلوم ہوا کہ کنواں ان کے سامنے تھا۔

غریب و مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی ایصال ثواب کرنا جائز ہے جیسا کہ صحابی رسول نے کیا کہ کنواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انھوں نے ایصال ثواب کیا حالانکہ لوگوں کے

پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا۔ اسی طرح اگرچہ غریب و مسکین کو کھانا دینے پر ثواب مرتب ہوگا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا بھی جائز ہے۔

۶۔ کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی مثلاً غوث پاک کا بکرا اور غازی میاں کا مرغا وغیرہ اس لئے کہ ایک جلیل القدر صحابی نے اس کوئیں کو اپنی مرحومہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک بئر اُم سعد ہی کے نام سے مشہور ہے۔

قبروں کی زیارت

(۱) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ) ان کی زیارت کرو (مسلم)

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا تو اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ ان کی زیارت کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے بیزار کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے (ابن ماجہ)

انتباہ: قبروں کی زیارت کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب سے جا کر میت کے

کے منہ کے سامنے کھڑا ہوا اور یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ پھر تین یا پانچ یا سات یا گیارہ بار درود شریف پڑھے بعدہ جس قدر ہو سکے قرآن شریف کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے مثلاً سورہ یٰسین، سورہ ملک، چاروں قل، سورہ فاتحہ الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک آیۃ الکرسی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ وغیرہ پھر آخر میں درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور افضل یہ ہے کہ ایصالِ ثواب میں سب مومنین و مومنات کو شامل کرے کہ ہر ایک کو پورا پورا ثواب ملے گا اور کسی کے اجر میں کچھ کمی نہ ہوگی (ردالمحتار)

۲۔ اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز ہے۔

(بہار شریعت بحوالہ ردالمحتار)

۳۔ اولیائے کرام کی زیارت کرنا خدائے تعالیٰ سے محبت کی دلیل ہے اور زائرین کو کافر و بدعتی کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بدعقیدگی ہے۔ تفسیر صاوی جلد اول ص۲۴۵ آیت کریمہ اِبْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کے تحت ہے کہ من الضلال المبین والخسران الظاھر تکفیر المسلمین بزیارۃ اولیاء اللّٰہ زاعمین ان زیارتھم من عبادۃ غیر اللّٰہ کلا بل ھی من جملۃ المحبۃ الی اھلہ۔ یعنی اولیاء اللہ کی زیارت کے سبب مسلمانوں کو اس خیال سے کافر کہنا کہ ان کی زیارت، عبادت غیر اللہ ہے کھلی ہوئی گمراہی اور خسارے کا سبب ہے۔ اولیاء کی زیارت، عبادت غیر اللہ سے ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ الحب فی اللّٰہ میں سے ہے۔

۴۔ منکرات شرعیہ اگر ایام عرس پائے جائیں تو ان کی وجہ سے زیارت ترک نہ کرے اس لئے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اُسے بُرا جانے اور اصلاح کی جدوجہد کرے جیسا کہ ردالمحتار جلد اول ص۶۳۱ میں ہے۔ قال ابن حجر فی فتاواہ ولا تترک لما یحصل عندھا من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک

لان القربات لا تترك بمثل ذلك بل على الانسان فعلها و انکار البدع بل وازالتها ان امکن اھ قلت ویؤید ما مر من عدم ترک اتباع الجنازۃ وان کان معھا نساء و نائحات تامل ۔

۵۔ عورتوں کو عزیزوں کی قبروں پر جانا ممنوع ہے اس لئے کہ وہ جزع فزع کریں گی

۶۔ اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ پر برکت کے لئے حاضر ہونے میں بوڑھی عورتوں کے لئے حرج نہیں۔ اور جوانوں کے لئے ناجائز ہے جیسا کہ ردالمحتار جلد اوّل ص ۶۳۱ میں ہے ۔ والتبرک بزیارۃ قبور الصالحین فلا باس اذا کن عجائز ویکرہ اذا کن شواب کحضور الجماعۃ فی المساجد ۔ اور علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی کے مثل لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حَاصِلُهٗ اَنَّ مَحَلَّ الرُّخْصَةِ لَهُنَّ اِذَا كَانَتِ الزِّيَارَةُ عَلٰى وَجْهٍ لَيْسَ فِيْهِ فِتْنَةٌ (طحطاوی ص ۳۷۶) یعنی حاصل یہ ہے کہ عورتوں کے لئے اجازت صرف اس صورت میں ہے جبکہ زیارت ایسے طریقہ پر ہو کہ اس میں کوئی فتنہ نہ ہو۔ اور حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ اسلم یہ ہے کہ عورتیں مطلقاً (یعنی جوان ہوں یا بوڑھی سب) منع کی جائیں (بہار شریعت جلد چہارم ص ۵۴۹)

۷۔ مزارات مقدسہ پر ہاتھ پھیرنا ، بوسہ دینا ، ان کے سامنے جھکنا اور زمین پر چہرہ ملنا منع ہے اس لئے کہ یہ چیزیں عادات نصاریٰ میں سے ہیں جیسا کہ اشعۃ اللمعات جلد اوّل باب زیارت القبور ص ۷۱۶ میں ہے ۔ مسح نہ کند قبر را و بوسہ ندہد آنرا و منحنی نہ شود و روئے برخاک نہ مالد کہ ایں عادت نصاریٰ ست اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری ص ۳۰۴ میں ہے وَلَا يُمْسَحُ الْقَبْرَ وَ لَا يُقَبِّلُهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَادَةِ النَّصَارٰى

یعنی منہ پر ہاتھ نہ پھیرے اور نہ اسے بوسہ دے اس لئے کہ وہ عادات نصاریٰ میں سے ہے اور فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۸ میں ہے ، مزار کو بوسہ نہ دینا چاہیئے ۔

۸۔ قبر کو سجدہ کرنا حرام ہے اور عبادت کی نیت سے ہو تو کفر ہے۔ شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر ۲۳۰ میں ہے السجدۃ حرام لغیرہ سبحانہ یعنی غیر اللہ کے لئے سجدہ حرام ہے اور فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مصری صفحہ نمبر ۲۳۱ میں جواہر الاخلاطی سے ہے قال الفقیہ ابو جعفر رحمۃ اللہ ان سجد للسلطان بنیۃ العبادۃ او لم تحضرہ النیّۃ فقد کفر یعنی فقیہ ابو جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر عبادت کی نیت سے بادشاہ کو سجدہ کیا یا کوئی نیت اس وقت نہ تھی تو کافر ہو گیا۔

پنجگانہ نماز کا بیان

پانچوں وقت کی نماز اتنی اہم چیز ہے کہ اسلام کے دوسرے ارکان جیسے روزہ حج زکوٰۃ کا حکم زمین پر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وساطت سے نازل ہوا مگر اس کے لئے وساطت گوارا نہ کی بلکہ شب معراج ساتوں آسمان اور عرش و کرسی کے اوپر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلا کر زو بروا اس کا حکم فرمایا پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے زمین پر حاضر ہو کر پانچوں نمازوں کی ادا کا طریقہ اور ان کے اوقات تعلیم کیے چونکہ یہ پانچوں نمازیں اس امت کے حق میں تمغہ امتیاز تھیں۔

مسجد میں داخل ہونا: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔
اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

مسجد سے باہر جانا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ
اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں

اذان: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے

اِلَّا اللّٰهُ ۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔
سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے آؤ۔

حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط

نماز پڑھنے کیلئے آؤ، نجات پانے کیلئے آؤ نجات پانے کے لئے آؤ۔

فجر کی اذان میں: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوةُ

نماز نیند سے اچھی ہے۔ نماز

خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اقامت میں: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

نیند سے اچھی ہے۔ تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَا اِلٰهَ

تحقیق نماز (کی جماعت) کھڑی ہوگئی اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ ط دعا بعد اذان: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

معبود نہیں۔ اے رب اے پروردگار اس پوری پکار کے

وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ

اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ

اور بلند درجہ عطا فرما۔ اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر۔ کہ اس

وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ

کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہم کو قیامت کے دن انکی شفاعت سے بہرہ مند کر

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط نیت نماز: اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ

بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تحقیق میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ
واسطے اسکے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمینوں کو یکسو ہو کر نہیں میں شریک لانے والوں میں سے

ثنا: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
اے اللہ تیری ذات پاک ہے خوبیوں والی اور تیرا نام برکت والا ہے

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط
اور تیری شان اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط
میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے۔

سورہ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞
سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے مہربان نہایت رحم والا

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞
قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۞
ہم کو سیدھا رستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞ اٰمِيْن ۞
نہ ان لوگوں کا راستہ جو (تیرے) غضب میں مبتلا ہوئے اور نہ گمراہوں کا الٰہی قبول فرما

سورۃ اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞
کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔

لَمْ یَلِدْ ۵ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۵ۙ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۵
نہ اُس نے (کسی) کو جنا) اور نہ کسی سے جنا گیا اور کوئی بھی اس کا ہمسر نہیں ہے۔

تکبیر: اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط رکوع میں ۳ بار: سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط
اللہ بہت بڑا ہے۔ ــــــ پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا

تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط تحمید: رَبَّنَا لَكَ
اللہ نے اس بندے کی (بات) سن لی جس نے اس کی تعریف کی ــــــ اے ہمارے پروردگار

الْحَمْدُ ط تکبیر: اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط سجدے میں ۳ بار: سُبْحٰنَ
تیرے لئے تمام تعریف ہے ــــــ اللہ بہت بڑا ہے ــــــ پاک ہے میرا

رَبِّیَ الْاَعْلٰی تکبیر: اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط تشہد: اَلتَّحِیَّاتُ
پروردگار بڑا عالیشان ــــــ اللہ بہت بڑا ہے ــــــ تمام زبان کی عبادتیں

لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ
اللہ کے لئے ہیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکٰتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ
رحمت اور اس کی برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

الصّٰلِحِیْنَ ۵ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط درود شریف: اَللّٰهُمَّ
دیتا ہوں کہ حضرت محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ــــــ الٰہی حضرت

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
محمد پر اور حضرت محمد کی آل پر رحمت بھیج۔ جس طرح تو نے رحمت بھیجی،

عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر، بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
الٰہی برکت دے حضرت محمدؐ کو اور حضرت محمدؐ کی آل کو جیسے برکت دی تو نے حضرت

عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
ابراہیم کو اور حضرت ابراہیم کی آل کو بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درود کے بعد کی دعا: رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ
اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے اور

ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۞ رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ
میری اولاد کو بھی اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار

لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝
مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ (عملوں کا) حساب ہونے لگے

دیگر: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا
الٰہی میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے اور صرف تو ہی گناہوں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
کو بخش سکتا ہے پس اپنی خاص بخشش کے ساتھ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما

وَارْحَمْنِيْۤ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔
بیشک تو بخشنے والا رحم والا ہے۔

دیگر: رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔
بھلائی اور بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

دونوں طرف منہ پھیر کر کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔
سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت ہو۔

دُعا بعد فرائض: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ
الٰہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے

يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ
اے ہمارے پروردگار ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور سلامتی کے گھر ہم کو داخل کر اے ہمارے پروردگار

رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط
تو برکت والا ہے۔ اور بلند ہے۔ اے صاحب عظمت اور بزرگی والے۔

نماز کے بعد: سُبْحٰنَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار
پاک ہے اللہ تعالیٰ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ۳۴ بار **دُعا بعد نماز:** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے

اِيْمَانًا مُّسْتَقِيْمًا وَّفَضْلًا دَآئِمًا وَّنَظْرًا رَّحْمَةً وَّعَقْلًا
سوال کرتا ہوں ایمان مستقیم کا اور فضل دائم کا اور نظر رحمت کا اور عقل کامل کا

كَامِلًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّقَلْبًا مُّنَوَّرًا وَّتَوْفِيْقًا اِحْسَانًا
اور علم نافع کا اور دل روشن کا اور احسان کی توفیق کا۔ اور عمدہ

وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا
صبر کا اور بڑے اجر کا اور ذکر کرنے والی زبان کا اور بدن صبر

صَابِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا

کرنے والے کا اور رزق فراخ کا اور کوشش مشکور کا اور گناہ مغفور کا

وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّدُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّلِقَآءَ اللّٰهِ نَصِيْبًا وَّجَنَّةً

اور عمل مقبول کا اور دعاء منظور کا اور دیدار اللہ کے حصے کا اور

فِرْدَوْسًا وَّنَعِيْمًا مُّقِيْمًاط وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ

جنت فردوس کا اور ہمیشہ کی نعمت کا اور خدا کی رحمت اس کی تمام

خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَط بِرَحْمَتِكَ

خلقت کے بہترین محمدؐ پر اور ان کی آل اور اصحاب پر تیری رحمت کے ساتھ

يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَط

اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

پانچوں وقت کی نماز کی اہمیت اتنی اہم چیز ہے کہ اسلام کے دوسرے ارکان جیسے روزہ حج زکوٰۃ کا حکم زمین پہ جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی وساطت سے نازل ہوا مگر اس کے لئے وساطت گوارا نہ کی بلکہ شب معراج ساتوں آسمان اور عرش وکرسی کے اُوپر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بلاکر روبرو اس کا حکم فرمایا پھر جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے زمین پر حاضر ہوکر پانچوں نمازوں کی ادا کا طریقہ اور اُن کے اوقات تعلیم کئے۔

سوال: کیا یہ پانچوں نمازیں پہلی امتوں پر بھی فرض ہوئی تھیں ؟

جواب: نہیں حدیث میں ہے، لَاخَیْرَ فِیْ دِیْنٍ لَاصَلٰوۃَ فِیْہِ اس دین میں بھلائی نہیں جس میں نماز نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر آسمانی دین میں نماز تھی۔ اسلامی تاریخ دیکھنے سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل پہ دو رکعتیں صبح اور دو رکعتیں شام کے وقت فرض ہوئی تھیں باقی امتوں کا حال خدا جانے۔ ہاں حدیث سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ یہ پانچوں نمازیں مجموعی حیثیت سے اِس اُمت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ دوسری امتوں پر پانچوں فرض نہ تھیں۔

سوال: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض چیزیں اُمت پہ فرض نہیں ہوتیں مگر نبی پہ ہوتی ہیں جیسے نماز تہجد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پہ فرض تھی ہم پہ نہیں تو کیا یہ پانچوں نمازیں انبیائے سابقین پر فرض تھیں ؟

جواب: نہیں جس طرح یہ پانچوں نمازیں اُمتوں میں اس اُمت کے ساتھ مخصوص ہیں اسی طرح انبیاء میں ہمارے آقا و مولیٰ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ خاص ہیں۔ ہاں انبیائے سابقین میں سے کسی نے فجر اور کسی نے ظہر اور کسی نے عصر اور کسی نے مغرب اور کسی نے عشاء پڑھی ہے خواہ بحیثیت فرض خواہ بحیثیت نفل چنانچہ امام رافعی

شرح مسند میں فرماتے ہیں کہ فجر سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اور ظہر حضرت داؤد علیہ السلام نے اور عصر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اور مغرب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اور عشاء حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی تھی۔

نماز کی چھ شرطیں

یہ ہیں۔ طہارت[1]، ستر عورت[2]۔ استقبال قبلہ[3]۔ وقت[4]، نیت[5]۔ تکبیر تحریمہ[6]

پہلی شرط طہارت یعنی نمازی کے بدن کا حدث اکبر و اصغر اور نجاست حقیقیہ بقدر مانع سے پاک ہونا اور اس جگہ کا جس پر نماز پڑھنا ہے نجاست حقیقیہ بقدر مانع سے پاک ہونا۔

حدث اکبر حدث اکبر ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے غسل واجب ہوتا ہے

حدث اصغر حدث اصغر ان چیزوں کو کہتے ہیں۔ جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مثلاً پاخانہ۔ پیشاب، ہوا کا خارج ہونا خون یا پیپ یا زرد پانی کہیں سے نکل کر بہا۔ اور اس بہنے میں ایسی جگہ پہنچنے کی صلاحیت تھی۔ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ تو وضو جاتا رہے گا۔ اور اگر صرف چمکا یا ابھرا اور بہا نہیں جیسے سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارا لگ جاتا ہے اور خون ابھر یا چمک جاتا ہے۔ خلال کیا یا مسواک کی یا انگلی سے دانت مانجھے یا دانت سے کوئی چیز کاٹی اس پر خون کا اثر آگیا یا ناک میں انگلی ڈالی اس پر خون کی سرخی آگئی۔ مگر وہ خون ان سب صورتوں میں بہنے کے قابل نہ تھا۔ تو وضو نہ ٹوٹے گا۔ منہ بھر قے وضو توڑ دیتی ہے۔ سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے

وضو نہیں جاتا۔ اسی طرح جھوم کر گر پڑا اور فوراً آنکھ کھُل گئی تو وضو نہ گیا۔ بے ہوشی اور جنون اور غشی ان سب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نجاست حقیقیہ بقدر مانع نجاست حقیقیہ بقدر مانع اس کو کہتے ہیں کہ اس کے بدن یا کپڑے میں لگے رہنے سے نماز ہوتی ہی نہیں اور نجاست خفیفہ میں یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے اس حصے کی چوتھائی سے زیادہ ہو جس حصے میں لگی ہے نماز صحیح ہونے کے لئے کپڑے یا بدن کو اس سے پاک کرنا ضروری ہے اور اگر نجاست غلیظہ یا خفیفہ بقدر مانع سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔

دوسری شرط ستر عورت عورت بدن کے اس حصہ کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے اور ستر کے معنی چھپانا۔ مرد کے لئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ عورت ہے اور اس کا چھپانا فرض خواہ نماز میں ہو یا بیرون نماز ناف عورت میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک مرد میں اعضائے عورت نو ہیں جن کا چھپانا فرض ہے، ان میں اگر کسی عضو کا چوتھائی حصہ اتنی دیر تک کھلا رہا جتنی دیر تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکتا ہو تو نماز جاتی رہے گی

آزاد عورتوں کے لئے باستثناء پانچ عضو کے سارا بدن عورت ہے۔ مسئلہ اتنا باریک دوپٹہ جس سے بال کی سیاہی چمکے اگر عورت نے اس کو اوڑھ کر نماز پڑھی تو نہ ہوگی۔ جب تک اس پہ کوئی چیز نہ اوڑھے جس سے بال وغیرہ کا رنگ چھپ جائے۔ مسئلہ :۔ اتنا باریک کپڑا جس سے بدن چمکتا ہو ستر کے لئے کافی نہیں اس سے نماز پڑھی تو نہ ہوئی بعض لوگ باریک ساڑھیاں اور تہبند باندھ کر نماز پڑھتے ہیں کہ ران چمکتی ہے ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور ایسا کپڑا پہننا جس سے ستر عورت نہ ہو سکے۔ علاوہ نماز کے بھی حرام ہے۔

تیسری شرط استقبال قبلہ

تیسری شرط استقبال قبلہ یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا استقبال قبلہ نام ہے کہ بعینہٖ کعبہ معظمہ کی طرف منہ ہو جیسے مکہ مکرمہ والوں کے لئے یا اس کی جہت کو منہ ہو جیسے اوروں کے لئے جہت کعبہ کو منہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ منہ کی سطح کا کوئی جزء کعبہ کی سمت میں واقع ہو۔ تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر منہ کا کوئی جزء کعبہ کے مواجہ میں ہے نماز ہو جائے گی اس کی مقدار پینتالیس درجے رکھی گئی ہے پس اگر پینتالیس درجہ سے زیادہ انحراف ہے۔ استقبال نہ پایا جائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** جو شخص استقبال قبلہ سے عاجز ہو مثلاً مریض ہے اس میں اتنی قوت نہیں کہ اُدھر رُخ بدل سکے اور وہاں کوئی اور بھی نہیں جو متوجہ کر دے تو اس صورت میں جس رُخ پہ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور اُس پہ اعادہ بھی نہیں **مسئلہ** اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے۔ نہ وہاں مسجدیں ہیں نہ چاند سورج ستارے نکلے ہوں یا نکلے ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے شخص کے لئے حکم ہے کہ تحرّی کرے (یعنی سوچے) جدھر قبلہ ہونا دل پہ جمے اُدھر ہی منہ کرے اس کے حق میں یہی قبلہ ہے۔ **مسئلہ** نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز فاسد ہو گئی۔ اور اگر بلا قصد پھر گیا اور اتنا وقفہ نہ ہوا جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے تو نماز ہو گئی۔ **مسئلہ** اگر صرف مُنہ قبلہ سے پھیرا تو اس پہ واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کرے تو نماز ہو جائے گی مگر بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

چوتھی شرط وقت ہے

فجر کی نماز کا وقت پو پھٹنے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک ہے ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا ہونے یعنی ڈیڑھ دو گھنٹہ دن رہنے تک ہے۔

عصر کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے سے پہلے تک ہے مغرب کی نماز کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق غائب ہونے تک ہے یعنی مغرب کی اذان کے بعد زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹے تک ہے۔ اور عشاء کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے فجر ہونے کے پہلے تک رہتا ہے۔

پانچویں شرط نیت ہے

نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں۔ محض جاننا نیت نہیں نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کون سی نماز پڑھتے ہو تو فوراً بلا تامل بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتلائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اور اس میں عربی زبان کی تخصیص نہیں اردو فارسی میں بھی ہو سکتی ہے۔ **مسئلہ** فرض نماز میں نیت فرض بھی ضروری ہے مطلق نماز کی نیت کافی نہیں اور فرض نماز میں یہ بھی ضروری ہے کہ اس خاص نماز مثلاً ظہر یا عصر کی نیت کرے **مسئلہ** نیت میں تعداد رکعت ضروری نہیں البتہ افضل ہے **مسئلہ** فرض قضا ہو گئے ہوں تو ان میں بہ وقت ادائیگی تعیین یوم اور تعیین نماز ضروری ہے مثلاً یوں نیت کرے فلاں دن کی فلاں نماز کی میں نے نیت کی۔ مطلقاً ظہر وغیرہ یا مطلقاً نماز قضا نیت میں ہونا کافی نہیں۔ **مسئلہ** نفل وسنت و تراویح میں مطلق نماز کی نیت کافی ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تراویح میں تراویح کی اور سنتوں میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیت کرے۔ **مسئلہ**۔ یہ نیت کہ منہ میرا قبلہ کی طرف ہے شرط نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ قبلہ سے اعراض کی نیت نہ ہو۔ **مسئلہ**۔ مقتدی کو اقتدار کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو امامت کی نیت کرنا مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں۔ یہاں تک کہ اگر امام نے یہ نیت کر لی کہ میں فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور اس شخص نے اس کی اقتدار

کی تو نماز ہو گئی، مگر ثواب جماعت نہیں پائے گا۔

نیت کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ یوں کہے نیت کی میں نے آج کی فجر کے دو رکعت فرضوں کی اللہ تعالیٰ کے واسطے منہ طرف کعبہ شریف کے۔

اگر مقتدی ہے تو اتنی نیت اور کرے کہ اس امام کے پیچھے، اسی طرح ظہر۔ عصر مغرب اور عشاء کی نمازوں میں متعلقہ نماز کی نیت کرے۔

چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے یعنی اللہ اکبر کہنا۔ مسئلہ جن نمازوں میں قیام (کھڑا ہونا) فرض ہے ان میں تکبیر تحریمہ کے لئے قیام فرض ہے۔ پس اگر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا۔ پھر کھڑا ہو گیا۔ تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ مسئلہ امام کو رکوع میں پایا۔ اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں گیا یعنی تکبیر تحریمہ اس وقت ختم کی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے۔ نماز نہ ہوئی۔ بعض لوگ جلدی میں اسی طرح کر گزرتے ہیں ان کی نمازیں نہیں ہوتیں اور اگر تکبیر اس حالت سے (جھکنے سے) پہلے ختم کر لی تو ہو گئی۔ مسئلہ اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی تو اس کی اقتدا درست نہیں (کہ مقتدی امام سے آگے ہو گیا پیچھے نہ رہا خواہ اکبر ہی امام سے پہلے کہا (امام نے اللہ کہا مقتدی نے اکبر کہا)

نوٹ:۔ یہ اہم مسئلہ ہے کہ تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہے کہ خود سن سکے ورنہ نماز نہ ہو گی کہ تکبیر تحریمہ ادا نہ ہوئی اگر بہرا ہے تو اتنی آواز سے کہے کہ اگر بہرا نہ ہوتا تو سن لیتا اسی طرح شور و غل کے دوران .... دنیا کے ہر عمل کے واسطے یہی حکم ہے خواہ نماز میں پڑھنے والا عمل ہو یا نماز کے علاوہ درود و وظائف جو آیت جس مقدار میں پڑھنا فرض ہے تو اتنی آواز سے فرض ہے کہ خود سن لے اسی طرح جس مقدار میں واجب ہے تو اتنی ہی آواز سے واجب، اسی طرح سنت عمل اس سے کم آواز میں پڑھنا، پڑھنا نہیں سوچنا ہے اس سے وہ حضرات سبق لیں جو زبان

تو کیا ہونٹ بھی نہیں ہلاتے نماز یا دیگر وظائف ادا کرتے ہیں۔ پھر شکوہ بھی کرتے ہیں کہ نماز یا وظیفوں میں اثر نہیں رہا۔ نماز یا وظیفوں میں اثر کس طرح پیدا ہو جبکہ الفاظ ادا ہی نہیں کیئے، سوچے ہیں بلکہ سوچے بھی نہیں۔

نماز کے چھ فرض یہ ہیں

(۱) قیام (۲) قراءت (۳) رکوع (۴) سجدہ (۵) قعدہ اخیرہ (۶) خروج بصنعہ

ہر ایک کی تفصیل یہ ہے۔

پہلا فرض قیام ہے

اس کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ پھیلائے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اور پورا قیام یہ ہے کہ سیدھا کھڑا ہو۔ مسئلہ قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر تک قراءت ہوتی ہے یعنی جتنی دیر میں قراءت فرض پڑھی جائے، اتنی دیر قیام فرض ہے اور جتنی دیر میں قراءت واجب پڑھی جائے اتنی دیر واجب اور جتنی دیر میں قراءت مسنون پڑھی جائے اتنی دیر مسنون ہے یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے پہلی رکعت میں قیام فرض میں مقدار تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے اور قیام مسنون میں ثناء تعوذ و تسمیہ کی مقدار بھی داخل ہے۔ مسئلہ قیام و قراءت کا واجب و سنت ہونا باین معنی ہے کہ اس کے ترک پر ترک واجب و ترکِ سُنت کا حکم دیا جائے گا ورنہ بجالانے میں جتنی دیر تک قیام کیا۔ اور جو کچھ قراءت کی سب فرض ہی ہے۔ اس پر فرض کا ثواب ملے گا۔ مسئلہ فرض و وتر و عیدین و سُنت فجر میں قیام فرض ہے کہ بلا عذر صحیح بیٹھ کر یہ نمازیں پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔ مسئلہ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا یعنی دوسرے کو زمین سے اُٹھا لینا۔ مکروہِ تحریمی ہے۔ اور اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں۔ مسئلہ اگر قیام پر قادر ہے مگر سجدہ نہیں کر سکتا تو اس

کے لئے بہتر یہ ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے پڑھے اور کھڑے ہو کر بھی پڑھ سکتا ہے **مسئلہ** جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو اس پہ فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے بشرطیکہ کسی اور طریقہ پہ روک نہ سکے یونہی اگر کھڑے ہونے سے چوتھائی ستر کھل جائے گا یا قرآت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی پر قادر ہو کھڑے ہو کر پڑھے باقی بیٹھ کر۔ **مسئلہ** کھڑے ہونے سے محض کچھ تکلیف ہونا عذر نہیں بلکہ قیام اس وقت ساقط ہو گا کہ کھڑا نہ ہو سکے یا کھڑے ہونے سے مرض میں زیادتی ہوتی ہو۔ یا کھڑے ہونے سے صحت میں دیر ہوتی ہو۔ یا کھڑے ہونے سے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو۔ تو ان صورتوں میں بیٹھ کر پڑھے۔

مسئلہ اگر عصا یا خادم یا دیوار پہ ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہہ لے پھر بیٹھ جائے۔ آج کل عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ جہاں ذرا بخار آیا یا خفیف سی تکلیف ہوئی تو بیٹھ کر نماز شروع کر دی حالانکہ یہی لوگ اسی حالت میں دس دس پندرہ پندرہ منٹ بلکہ زیادہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر کی باتیں کر لیا کرتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ ان مسائل سے متنبہ ہوں اور جتنی نمازیں باوجود قدرت قیام بیٹھ کر پڑھی ہوں ان کا اعادہ فرض ہے۔

دوسرا فرض قرأت ہے

مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و سنت اور نوافل کی

ہر رکعت میں امام و منفرد (اکیلا نماز پڑھنے والا) پر فرض ہے اور مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ سورۂ فاتحہ نہ کوئی آیت نہ آہستہ کی نماز میں نہ جہر کی نماز میں امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے۔ لطیفہ: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن و حدیث میں گہری نظر ڈال کر یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ایک جماعت یہ کہتی تھی کہ مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے بغیر اس کے مقتدی کی نماز نہ ہوگی یہ جماعت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ ہم اس مسئلہ میں آپ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہت اچھا مگر یہ بتایئے کہ آپ میں سے ہر شخص گفتگو کرے گا یا کسی ایک شخص کو گفتگو کے لئے مقرر کیجئے گا۔ بولے ایک شخص کو مقرر کریں گے جو ہم سب کا نمائندہ ہوگا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ کسی کو نمائندہ بنا دیں گے تو پھر آپ کو بولنے کا حق باقی نہ رہے گا اور اسی کی گفتگو آپ کی گفتگو قرار پائے گی۔ کہنے لگے جی ہاں اس کی گفتگو ہماری گفتگو ہوگی۔ اور اس کی موجودگی میں ہمیں بولنے کا حق بھی نہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو جب یہ دو باتیں مسلّم ہیں تو مناظرہ ختم ہو گیا اور آپ ہار گئے کیونکہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ امام مقتدیوں کی جانب سے بارگاہ الٰہی میں نمائندہ ہوتا ہے جب وہ قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہیں انھیں قرأت کرنے کا حق نہیں۔ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب سن کر وہ لوگ ساکت ہو گئے اور شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

تیسرا فرض رکوع ہے

رکوع سے مراد یہ ہے کہ اتنا جھکے کر ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے کو پہنچ جائیں۔ یہ رکوع کا ادنیٰ درجہ ہے کہ اس سے کم جھکا تو رکوع نہ ہوا اور پورا یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے۔ مسئلہ کوزہ پشت، آدمی جس کا کُب

رکوع کی حد تک پہنچ گیا ہو رکوع کے واسطے سر سے اشارہ کرے۔

چوتھا فرض سجدہ ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب حالتوں سے زیادہ قرب بندہ کو خدا سے بحالتِ سجدہ ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں زیادہ دعا کیا کرو۔

نماز کو برباد ہونے سے بچایئے

پیشانی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط ہے تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی اور پیٹ نہ لگا جب بھی نہ ہوئی۔ اس مسئلہ سے ناواقفیت کی بنا پر نمازیں برباد ہوتی ہیں عوام تو عوام خواص بھی اس میں گرفتار ہیں۔ مسئلہ اگر کسی عذر کی وجہ سے پیشانی زمین پر نہیں لگا سکتا تو صرف ناک سے سجدہ کرے پھر بھی ناک کی فقط نوک لگنا کافی نہیں بلکہ ناک کی ہڈی زمین پر لگانا ضروری ہے۔ مسئلہ ہر رکعت میں دوبار سجدہ فرض ہے۔ مسئلہ کسی نرم چیز جیسے گھاس۔ روئی۔ قالین وغیرہ پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال بچھاتے ہیں ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کیونکہ پیشانی اگر خوب نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوئی۔ اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور اگر نہ پڑھی تو گنہگار ہوا۔ کمانی دار گدے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہٰذا نماز اس پر نہ ہوگی۔ مسئلہ اگر کسی عذر جیسے ہجوم کی وجہ سے اپنی ران پر سجدہ کیا تو جائز ہے اور بلا عذر باطل ہے اور گھٹنے پر عذر اور بلا عذر کسی حالت میں نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ ہجوم کی وجہ سے دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور وہ

نماز میں اس کے ساتھ شریک ہے تو جائز ہے۔ اور اگر وہ دوسرا آدمی نماز ہی میں نہیں یا نماز میں تو ہے مگر اپنی الگ پڑھ رہا ہے تو جائز نہیں۔ مسئلہ ایسی جگہ سجدہ کیا کہ قدم کی بہ نسبت بارہ انگل سے زیادہ اونچی ہے تو سجدہ نہ ہوا اور اگر بارہ انگل سے کم اونچی ہے تو ہو گیا۔ مسئلہ کسی چھوٹے پتھر پر سجدہ کیا اور اگر زیادہ حصہ پیشانی کا لگ گیا تو سجدہ ہو گیا ورنہ نہیں۔

پانچواں فرض قعدۂ اخیرہ ہے

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ اس میں التحیات تمام پڑھی جاسکے فرض ہے اور اسی بیٹھنے کو قعدۂ اخیرہ کہتے ہیں

چھٹا فرض خروج بصنعہ ہے

قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا خروج بصنعہ کہلاتا ہے مسئلہ قیام، رکوع، سجود۔ قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے کہ پہلے قیام کرے۔ پھر رکوع پھر سجود پھر قعدہ اخیرہ۔ اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا۔ اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ یونہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع کیا پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں مسئلہ جو چیزیں فرض ہیں۔ ان میں امام کی متابعت مقتدی پر فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی فعل امام سے پیشتر ادا کر چکا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہو گی۔ جیسے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کر لیا اور امام رکوع یا سجدہ میں آیا بھی نہ تھا کہ اس نے سر اٹھا لیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا نماز ہو گئی ورنہ نہیں۔ مسئلہ مقتدی کے لئے یہ بھی فرض ہے کہ امام کی نماز کو اپنے خیال میں صحیح تصور کرتا ہو۔ اور اگر اپنے نزدیک امام کی نماز باطل سمجھتا ہے تو اس کی نماز نہ ہو گی۔ اگرچہ امام

کی نماز صحیح ہو۔

نماز کے انچاس[۱ تا ۴۹] واجبات

یہ ہیں تکبیر تحریمہ[۱] میں لفظ اللہ اکبر ہی ہونا۔ الحمد[۲ تا ۸] پڑھنا یعنی اس کی ساتوں آیتیں پڑھنا کہ ہر آیت مستقل واجب ہے۔ ان میں ایک آیت بلکہ ایک لفظ کا ترک بھی ترک واجب ہے سورۃ[۹] ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ یا ایک دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا جو انتیس[۲۹] حروف پر مشتمل ہوں۔ نماز فرض[۱۰] میں[۱۱] پہلی دو رکعتوں میں قرأت واجب ہے۔ الحمد[۱۲، ۱۳] اور اسکے ساتھ سورت ملانا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور نفل وسنت و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے الحمد[۱۴] کا سورت سے پہلے ہونا، ہر رکعت[۱۵] میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا الحمد[۱۶] وسورت کے درمیان کسی اجنبی کا فاصل نہ ہونا آمین تابع الحمد ہے اور بسم اللہ تابع سورت یہ اجنبی نہیں۔ قرأت[۱۷] کے بعد متصلاً رکوع کرنا ایک سجدے[۱۸] کے بعد دوسرا سجدہ ہونا اس طرح کہ دونوں کے درمیان کوئی فرض فاصل نہ ہو۔ تعدیل[۱۹] ارکان یعنی رکوع وسجود و قومہ وجلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی قدر ٹھہرنا۔ قومہ[۲۰] یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔ جلسہ[۲۱] یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ قعدہ اولیٰ[۲۲] اگرچہ نماز نفل ہو اور فرض[۲۳] و وتر وسنن مؤکدہ میں قعدہ اولیٰ میں التحیات پر کچھ نہ بڑھانا۔ دونوں قعدوں[۲۴، ۲۵] میں پوری التحیات پڑھنا۔ اسی طرح جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پوری التحیات واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا۔ ترک واجب ہوگا اور لفظ السلام[۲۶، ۲۷] دو بار اور لفظ علیکم واجب نہیں اور وتر[۲۸] میں دعائے قنوت پڑھنا۔ اور تکبیر قنوت[۲۹] اور عیدین کی چھ تکبیریں[۳۰ تا ۳۵] اور عیدین[۳۱] میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس[۳۷] تکبیر کے لئے لفظ اللہ اکبر ہونا

اور ہر جہری نماز میں امام کو جہر[۳۸] سے قرأت کرنا اور غیر جہری[۳۹] میں آہستہ۔ ہر واجب[۴۰] و فرض کا اس کی جگہ پر ہونا۔ رکوع[۴۱] کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجدے[۴۲] کا دو ہی بار ہونا۔ دوسری[۴۳] رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ اور چار[۴۴] رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔ آیت[۴۵] سجدہ پڑھی ہو تو سجدۂ تلاوت کرنا سہو[۴۶] ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا۔ دو[۴۷] فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین تسبیح کی قدر وقفہ نہ ہونا۔ امام[۴۸] جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو خواہ آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا سو[۴۹] قرأت کے تمام واجبات میں مقتدی کا امام کی متابعت کرنا ان واجبات میں سے کسی واجب کو اگر قصداً ترک کرے گا تو نماز لوٹانا پڑے گی۔ اور اگر کوئی واجب سہواً ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

نماز کی نوّے سنّتیں

یہ ہیں تکبیر تحریمہ[۱] کے لئے ہاتھ اٹھانا اور ہاتھوں[۲] کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا یعنی نہ بالکل ملائے نہ بتکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ہتھیلیوں[۳] اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رو ہونا۔ بوقت[۴] تکبیر سر نہ جھکانا۔ تکبیر[۵] سے پہلے ہاتھ اٹھانا۔ اسی طرح تکبیر قنوت[۶] و تکبیرات[۷] عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے۔ اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں عورت کے لئے سنت یہ ہے کہ مونڈھوں[۸] تک ہاتھ اٹھائے۔ امام[۹] کا بلند آواز سے اللہ اکبر[۱۰] اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور[۱۱] سلام کہنا۔ جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو۔ اور بلا حاجت آواز بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ ہے بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا اس طرح کہ مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے۔ اور عورت و خنثیٰ بائیں ہتھیلی سینے پر چھاتی کے نیچے رکھ کر

اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے بعض لوگ تکبیر کے بعد فوراً ہاتھ سیدھے لٹکا لیتے ہیں پھر باندھتے
ہیں یہ نہ چاہیے بلکہ ناف کے نیچے لاکر باندھیں[13] ثناء[14] وتعوذ و تسمیہ[15] و آمین[16] کہنا اور آن[17] سب کا
آہستہ ہونا۔ پہلے ثناء[18] پڑھے۔ پھر تعوذ[19] پھر تسمیہ[20] اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو بلا وقفہ پڑھے
تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ثناء پڑھے اور ثناء میں وَجَلَّ ثَنَاءُكَ نماز جنازہ کے غیر میں نہ پڑھے
اور دیگر اذکار تکبیر تحریمہ کے بعد جو احادیث میں آتے ہیں وہ سب نفل نماز کے لئے ہیں مسئلہ
امام نے بالجہر قرأت شروع کر دی تو مقتدی ثناء نہ پڑھے اور اگر امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے
مسئلہ امام کو رکوع یا پہلے سجدے میں پایا۔ تو اگر غالب گمان ہے کہ ثناء پڑھ کر پالے گا تو پڑھے
اور اگر قعدے یا دوسرے سجدے میں پایا تو بہتر یہ ہے کہ بغیر ثناء پڑھے شامل ہو جائے۔ مسئلہ
نماز میں اعوذ و بسم اللہ قرأت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قرأت نہیں۔ لہذا اعوذ اور بسم اللہ
بھی اس کے لئے مسنون نہیں۔ البتہ جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی ہو۔ تو جب وہ اپنی
باقی رکعت ادا کرے اس وقت ان دونوں کو پڑھے۔ مسئلہ اَعُوْذُ صرف پہلی رکعت میں
ہے اور بسم اللہ ہر رکعت کے اوّل میں مسنون ہے سورۂ فاتحہ کے بعد اگر اول سورت
شروع کی تو سورت پڑھتے وقت بسم اللہ پڑھنا مستحسن ہے قرأت خواہ سری ہو یا جہری۔ مگر بسم اللہ
بہر حال آہستہ پڑھی جائے۔ مسئلہ اگر سُبْحَانَ اور اَعُوْذُ و بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول گیا اور قرأت
شروع کر دی تو اعادہ نہ کرے۔ یوں نہیں اگر سُبْحَانَ پڑھنا بھول گیا اور اَعُوْذُ کو شروع کر دیا
تو سبحان کا اعادہ ضروری نہیں۔ مسئلہ عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد[22] سُبحان پڑھے اور
سُبْحَانَ پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور[23] اَعُوْذُ چوتھی تکبیر کے بعد کہے اور رکوع[24] میں تین بار
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا اور[25] گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔ اور[26] انگلیاں خوب کھلی رکھنا یہ حکم مردوں
کے لئے ہے۔ اور[27] عورتوں کے لئے سنت گھٹنوں پہ ہاتھ رکھنا اور انگلیاں[28] کشادہ نہ کرنا ہے۔

آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں۔ یہ خلاف سُنّت ہے ۔ ۲۹ حالتِ رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا ۔ اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں۔ یہ مکروہ ہے ۳۰ رکوع کے لئے اللہ اکبر کہنا ۔ مسئلہ ۔ بہتر یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی جب رکوع کے لئے جھکنا شروع کرے تو اللہ اکبر شروع کرے اور ختم رکوع پر تکبیر ختم کردے ۔ اس مسافت کے پورا کرنے کے لئے اللہ کے ل کو بڑھائے۔ اکبر کی ب وغیرہ کسی حرف کو نہ بڑھائے۔ مسئلہ ۳۱ ہر تکبیر میں اللہ اکبر کی ر کو جزم پڑھے مسئلہ کسی آنے والے کی وجہ سے رکوع یا قرأت میں طول دینا مکروہ تحریمی ہے ۔ جب کہ اُسے پہچانتا ہو ۔ یعنی اس کی خاطر ملحوظ ہو اور اگر پہچانتا نہیں تو طویل کرنا افضل ہے۔ کیونکہ یہ نیکی پر اعانت ہوگی لیکن اس قدر طول نہ دے کہ مقتدی گھبرا جائیں۔ مسئلہ مقتدی نے ابھی تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے رکوع یا سجدے سے سر اٹھا لیا تو مقتدی پہ امام کی متابعت واجب ہے اور اگر مقتدی نے امام سے پہلے سر اُٹھا لیا تو مقتدی پر لوٹنا واجب ہے۔ نہ لوٹے گا تو گنہگار ہوگا۔ مسئلہ ۳۲ رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے۔ یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھیں تو ٹھہر جائے اور سر کو نہ جھکائے نہ اونچا رکھے بلکہ پیٹھ کے برابر ہو۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کامل نہیں جو رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہیں کرتا ۔ مسئلہ ۳۳ عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پہ زور نہ دے۔ بلکہ محض ہاتھ رکھ دے اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے اور پاؤں جھکے ہوئے رکھے مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کر دے۔ مسئلہ ۳۴ رکوع سے جب اٹھے تو ہاتھ نہ باندھے۔ لٹکا ہوا چھوڑ دے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی ہ کو ساکن پڑھے۔ اس پر حرکت ظاہر نہ کرے۔ نہ د کو بڑھائے۔ ۳۵ رکوع سے اُٹھنے میں امام کے لئے

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا[۳۷] اور[۳۸] مقتدی کے لئے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔ سجدہ[۳۹] کے لئے اور سجدے[۴۰] سے اُٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہنا اور سجدے میں کم از کم[۴۱] تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور سجدے[۴۲] میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا۔ مسئلہ سجدہ[۴۳] میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ[۴۴] پھر ناک[۴۵] پیشانی[۴۶] اور جب سجدے سے اُٹھے تو پہلے پیشانی[۴۷] اٹھائے پھر ناک[۴۸] پھر ہاتھ[۴۹] پھر گھٹنے[۵۰]۔ مسئلہ مرد کے لئے سجدے میں سنت یہ ہے کہ بازو[۵۱] کروٹوں سے جدا ہوں جب کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہو اور[۵۲] پیٹ رانوں سے اور[۵۳] کلائیاں زمین پر نہ بچھائے اور[۵۴] نہ کتے کی طرح کلائیاں رکھے۔ مسئلہ عورت سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو[۵۵] کروٹوں سے ملا دے۔ اور پیٹ[۵۶] ران سے۔ اور ران[۵۷] پنڈلیوں سے اور[۵۸] پنڈلیاں زمین سے۔ مسئلہ دونوں[۵۹] گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے۔ دونوں سجدوں[۶۰] کے درمیان التحیات کی طرح بیٹھنا۔ یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا۔ اور[۶۱] ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ سجدوں[۶۲] میں انگلیاں قبلہ رو ہونا ہاتھوں[۶۳] کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔ سجدے میں[۶۴] ہر پاؤں[۶۵] کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگنا واجب ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو نماز کا دہرانا ضروری ہے ورنہ گنہگار ہوگا اور سجدے میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سُنت ہے۔ مسئلہ جب[۶۶] دونوں سجدے کرلے تو رکعت کے لئے پنجوں کے بل گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھے یہ سُنت ہے اور کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھا جب بھی حرج نہیں۔ اب دوسری رکعت میں سُبحان اور اعوذ نہ پڑھے۔ دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر دونوں سُرین[۶۷] اس پر رکھ کر بیٹھنا اور داہنا[۶۸] قدم کھڑا رکھنا اور دہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا یہ مرد کے لئے ہے۔ عورت[۶۹] دونوں پاؤں دہنی جانب نکال دے اور[۷۰] بائیں سرین پر بیٹھے۔ اور داہنا[۷۱] ہاتھ داہنی ران پہ رکھنا اور[۷۲] بایاں بائیں پر اور انگلیوں[۷۳]

کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی ہوں[۷۴] اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا گھٹنے پکڑنا نہ چاہیئے۔ شہادت[۷۵] پر اشارہ کرنا یوں کہ چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کا حلقہ باندھے اور لا پر کلمے کی انگلی اٹھائے اور الا پر رکھ دے۔ اور سب انگلیاں سیدھی کر لے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس مسئلے پر مفصل بحث کی ہے اور بحث کو سمیٹتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ التحیات کے دوران انگشت شہادت نہیں اٹھانی چاہیئے۔

(ارشادات مجدد ص ۱۶۹ نیز مکتوبات دیکھئے مکتوب نمبر ۳۱۲ دفتر اول حصہ پنجم)

مسئلہ قعدہ اولیٰ کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھے تو زمین پر ہاتھ رکھ کر نہ اُٹھے۔ بلکہ گھٹنوں پر زور دے کر البتہ اگر عذر ہے تو کوئی حرج نہیں۔ مسئلہ دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے بیٹھا تھا۔ اور التحیات بھی پڑھے بعد التحیات دوسرے قعدے میں درود شریف پڑھنا۔ درود شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پاک کے ساتھ لفظ سیدنا کہنا بہتر ہے۔ مسئلہ قعدہ اخیرہ کے علاوہ فرض نماز میں اور کہیں درود شریف پڑھنا نہیں۔ اور نوافل کے قعدہ اولیٰ میں بھی مسنون ہے اور درود[۸۱] شریف کے بعد دعا پڑھنا اور دعا کو عربی زبان میں پڑھے۔ دوسری زبان میں مکروہ ہے۔ مسئلہ اپنے اور اپنے والدین واساتذہ کے لئے جب کہ وہ مسلمان ہوں اور تمام مومنین کے لئے دعا مانگے خاص اپنے ہی لئے نہ مانگے۔ مسئلہ مقتدی کے تمام انتقالات امام کے ساتھ ساتھ ہونا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ[۸۲] دو بار کہنا پہلے داہنی[۸۳] طرف پھر[۸۴] بائیں طرف۔ مسئلہ داہنی طرف سلام میں منہ اتنا پھیرے کہ داہنا رخسار دکھائی دے بائیں میں بایاں۔ مسئلہ سنت یہ[۸۵] ہے کہ امام دونوں سلام بلند آواز سے کہے مگر دوسرا پہلے[۸۶]

پہلے کے کم آواز سے ہو۔ مسئلہ اگر پہلے بائیں طرف سلام پھیر دیا تو دوسرا داہنی طرف پھیرے جب تک کلام نہ کیا ہو پھر بائیں طرف سلام کے اعادے کی حاجت نہیں اور اگر پہلے میں کسی طرف منہ نہ پھیرا تو دوسرے میں بائیں طرف منہ کرے۔ اور اگر بائیں طرف سلام پھیرنا بھول گیا تو جب تک قبلے کو پیٹھ نہ ہو یا کلام نہ کیا ہو کہہ لے۔ مسئلہ امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو البتہ اگر اس نے التحیات پوری نہ کی تھی کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے بلکہ واجب ہے کہ التحیات کو پورا کر کے سلام پھیر دے۔ مسئلہ امام کے سلام پھیر دینے سے مقتدی نماز سے باہر نہیں ہوتا جب تک مقتدی خود سلام نہ پھیرے۔ مسئلہ مقتدی کو امام سے پہلے سلام پھیرنا جائز نہیں۔ مسئلہ پہلی بار لفظ سلام کہنے ہی سے امام نماز سے باہر ہو جاتا ہے۔ اگرچہ علیکم نہ کہے۔ مسئلہ امام داہنے سلام میں خطاب سے ان مقتدیوں کی نیت کرے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سلام سے بائیں طرف والوں کی مگر عورت کی نیت نہ کرے اگرچہ وہ جماعت میں ہو نیز دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور ان ملائکہ کی نیت کرے جن کو اللہ عزوجل نے حفاظت کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

مسئلہ مقتدی بھی ہر طرف کے سلام میں اس کی طرف والے مقتدیوں اور ان فرشتوں کی نیت کرے۔ نیز جس طرف امام ہو۔ اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور منفرد صرف ان فرشتوں ہی کی نیت کرے۔ مسئلہ سلام کے بعد سنت یہ ہے کہ امام داہنی یا بائیں طرف پھر جائے۔ اور داہنی طرف افضل ہے اور مقتدیوں کی طرف بھی منہ کرکے بیٹھ سکتا ہے جب کہ کوئی مقتدی اس کے سامنے نماز میں نہ ہو نہ اگلی صف میں نہ پچھلی صفوں میں۔

نماز کے مستحبات

یہ ہیں حالت قیام میں سجدہ کی جگہ نظر کرنا اور رکوع میں پشت قدم پر اور سجدے میں ناک پر اور قعدہ میں گود کی طرف۔ اور پہلے سلام میں داہنے شانے کی طرف اور دوسرے میں بائیں شانے کی طرف جماہی آئے تو منہ بند کئے رہنا اور نہ رکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ اور اس سے بھی نہ رکے تو بحالت قیام داہنے ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے اور اگر قیام میں نہیں تو بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ ڈھانک لے۔ یا دونوں صورتوں میں آستین سے اور بلا ضرورت ہاتھ یا کپڑے سے منہ ڈھانکنا مکروہ ہے۔

جماہی کے روکنے کا مجرب اسلامی طریقہ

جماہی روکنے کا مجرب اسلامی طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جماہی نہیں آئی تھی۔ یہ خیال کرتے ہی جماہی رک جائے گی۔ انبیاء کرام کو جماہی اس لئے نہیں آئی تھی کہ اس میں شیطان کی مداخلت ہوتی ہے اور انبیاء کرام ہر اس چیز سے پاک ہوتے ہیں جس میں شیطانی مداخلت ہو۔ مرد کے لئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کپڑے سے باہر نکالنا۔ عورت کیلئے

کپڑے کے اندر بہتر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی دفع کرنا جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو امام و مقتدی سب کا کھڑا ہونا۔ مسئلہ جب مکبر قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کہے تو امام نماز شروع کر سکتا ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ ۱۲ دونوں پنجوں کے درمیان بحالت قیام چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ مقتدی کو امام کے ساتھ نماز شروع کرنا۔ ۱۳ سجدہ زمین پر بلا حائل ہونا

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

نماز فاسد کرنے والی چیزیں یہ ہیں۔ کلام۔ یہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ قصداً ہو یا خطاءً یا سہواً۔ سوتے میں ہو یا بیداری میں اپنی خوشی سے کلام کیا یا کسی نے کلام کرنے پر مجبور کیا۔ یا اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ کلام کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔ خطا کے معنی یہ ہیں کہ قرأت وغیرہ اذکارِ نماز کہنا چاہتا تھا۔ غلطی سے کوئی بات زبان سے نکل گئی اور سہواً کے یہ معنی ہیں کہ اسے اپنا نماز میں ہونا یاد نہ رہا۔ مسئلہ کلام میں قلیل اور کثیر کا فرق نہیں۔ ہر صورت میں نماز جاتی رہے گی۔ اور یہ بھی فرق نہیں کہ وہ کلام اصلاحِ نماز کے لئے کیا یا نہ ہو مثلاً امام کو بیٹھنا تھا کھڑا ہو گیا۔ مقتدی نے بتانے کو کہا بیٹھ جاؤ یا ہوں کہا تو نماز جاتی رہی لیکن یہ خوب یاد رہے کہ وہی کلام نماز کو فاسد کرتا ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم از کم خود سن سکے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو (بہرا یا شور و غل) اور اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح قصداً کلام سے اسی وقت نماز فاسد ہوگئی۔ جب کہ بقدر التحیات نہ بیٹھ چکا ہو اور اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز ہوگئی لیکن مکروہ تحریمی۔ مسئلہ سلام نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً پھیر دیا تو نماز جاتی رہی اور اگر بھول کر پھیرا تو نہ گئی، لیکن مکروہ تحریمی۔ مسئلہ کسی شخص کو سلام کیا عمداً یا سہواً نماز فاسد ہوگئی اور اگر بھول کر السلام کہا تھا اور علیکم نہ کہنے پایا تھا کہ یاد آگیا کہ نماز میں سلام نہ کرنا چاہیئے اور خاموش ہو گیا۔ تب بھی نماز جاتی رہی۔ مسئلہ مسبوق نے یہ خیال کر کے کہ امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے۔ سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ مسئلہ دوسری رکعت کو

جو نہی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے مسئلہ نمازی سے کوئی چیز مانگی یا کوئی بات پوچھی اس نے سر یا ہاتھ سے ہاں یا نہیں کا اشارہ کیا۔ نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوگئی مسئلہ کسی کو چھینک آئی اس کے جواب میں نمازی نے یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہا تو نماز فاسد ہوگئی، اور اگر نمازی کو چھینک آئی اور کسی دوسرے نے یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہا اور نمازی نے جواب میں آمین کہہ دیا تو نماز فاسد ہوگئی۔ مسئلہ نماز میں چھینک آئے تو خاموش رہے اور نماز سے فارغ ہو کر الحمد للّٰہ کہہ لے اور الحمد للّٰہ کہہ لیا تو نماز میں حرج نہیں۔ مسئلہ کسی نے آنے کی اجازت چاہی نمازی نے یہ ظاہر کرنے کو کہ نماز میں ہے۔ زور سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا اللّٰہ اکبر یا سبحان اللّٰہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ مسئلہ خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا نماز فاسد ہوگئی اور اگر جواب کی نیت سے نہ کہا بلکہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ نماز میں ہے تو فاسد نہ ہوئی۔ یونہی بُری خبر سن کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مسئلہ اللّٰہ عزّ وجلّ کا نام مبارک سُن کر جَلَّ جَلَالُہٗ کہا یا نبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سُن کر درود پڑھا تو نماز جاتی رہی جب کہ بقصد جواب کہا ہو اور اگر جواباً نہ کہا تو حرج نہیں۔

لُقمہ دینے کے مسائل

مسئلہ نمازی نے اپنے امام کے سوا دوسرے کو لُقمہ دیا تو نماز جاتی رہی۔ جس کو لقمہ دیا ہے وہ نماز میں ہو یا نہ ہو مقتدی ہو یا منفرد یا کسی اور کا امام ہو سب صورتوں میں لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہی مسئلہ اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینے سے بھی نماز جاتی رہتی ہے۔ البتہ اگر اس کے بتاتے وقت اسے خود یاد آگیا۔ اس کے بتانے سے نہیں تو نماز نہیں جائے گی۔ مسئلہ فوراً ہی لقمہ دینا مکروہ ہے تھوڑا توقف چاہیئے کہ شاید امام خود نکال لے یونہی امام کو مکروہ ہے کہ مقتدی کو لقمہ دینے پر مجبور کرے بلکہ کسی دوسری سورت کی طرف منتقل ہو جائے یا دوسری آیت شروع کر دے

اور اگر بقدر حاجت پڑھ چکا ہے تو رکوع کر دے۔ مسئلہ لقمہ دینے والے کے لئے بالغ ہونا شرط نہیں۔ مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے۔ مسئلہ آہ۔ اوہ۔ اُف۔ تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا۔ اور حرف پیدا ہو گئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز و حروف نہیں نکلے تو حرج نہیں۔ مسئلہ مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یونہی چھینک، کھانسی جماہی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلے معاف ہیں۔ مسئلہ جنت دوزخ کی یاد میں مذکورہ الفاظ کہے تو نماز نہ جائے گی۔ مسئلہ پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوئی۔ مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر دو حرف پیدا ہو جائیں جیسے اُف، تف تو نماز جاتی رہے گی۔ مسئلہ کھنکار میں جب دو حرف ظاہر ہوں جیسے اح تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ نہ عذر ہو نہ کوئی صحیح غرض اور اگر عذر سے ہے مثلاً طبیعت کا تقاضا ہو یا کسی صحیح غرض کے لئے ہے جیسے آواز صاف کرنے کے لئے یا امام سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس لئے کھنکارتا ہے کہ درست کرے یا اس لئے کھنکارتا ہے کہ دوسرے شخص کو اس کا نماز میں ہونا معلوم ہو جائے تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔

عمل کثیر اور عمل قلیل

عمل کثیر اور عمل قلیل کی تعریف یہ ہے۔ جس کام کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عمل کثیر ہے اگر دور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے عمل کثیر کا حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ نماز کے اعمال سے نہ ہو اور نہ اس کو نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو۔ اور عمل قلیل نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ مسئلہ ناپاک جگہ پہ بغیر حائل کے سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی

ہے یونہی بحالت سجدہ ہاتھ یا گھٹنے ناپاک جگہ پر رکھے تو نماز فاسد ہوگئی۔ مسئلہ نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے منہ میں گرا اور اس نے نگل لیا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی۔ اس کو نگل لیا۔ اگر چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہ ہوئی البتہ مکروہ ہوئی۔ اور چنے برابر ہے تو فاسد ہوگئی۔ مسئلہ نماز سے پیشتر کوئی چیز میٹھی کھائی تھی۔ اس کے اجزا نگل لیے تھے۔ صرف لعاب دہن میں کچھ مٹھاس کا اثر رہ گیا تو اس کے نگلنے سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مسئلہ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ نماز پڑھنے والے کو اٹھالیا۔ پھر وہیں رکھ دیا اگر قبلہ سے سینہ نہ پھرا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور اگر اس کو اُٹھا کر سواری پر رکھ دیا تو نماز جاتی رہی۔ مسئلہ سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں جاتی جبکہ نہ تین قدم چلنا پڑے۔ نہ تین ضرب کی حاجت ہو ورنہ جاتی رہے گی مگر مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز فاسد ہوجائے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مباح ہے کہ سامنے سے گذرے اور ایذا دینے کا خوف ہو۔ اور اگر تکلیف پہنچانے کا اندیشہ نہ ہو تو مارنا مکروہ ہے۔ مسئلہ ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا پھر ہاتھ کھجایا اور پھر ہاتھ ہٹا لیا پھر کھجایا اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اس سے نماز نہیں جائے گی۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ واقف نہیں

نمازی کے آگے سے گزرنا

نمازی کے آگے سے گزرنا بہت سخت گناہ ہے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں جو کچھ گناہ ہے اگر گذرنے والا جانتا تو سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا تاہم اگر

کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزر گیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ مسئلہ میدان اور بڑی مسجد میں مصلی کے قدم سے موضعِ سجود تک گزرنا ناجائز ہے موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیام کی حالت میں جائے سجود کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے۔ وہ موضع سجود ہے اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوار قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں۔ اگر سترہ نہ ہو۔ بڑی مسجد وہ ہے جس کا طول چالیس ہاتھ یا زیادہ ہو اور چھوٹی مسجد وہ ہے جس کا طول چالیس ہاتھ سے کم ہو۔ مسئلہ کوئی شخص بلندی پر نماز پڑھ رہا ہے۔ اس کے نیچے سے گزرنا بھی جائز نہیں جبکہ گزرنے والے کا کوئی عضو نمازی کے سامنے ہو۔ چھت یا تخت پر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے کا بھی یہی حکم ہے اور اگر ان چیزوں کی اتنی بلندی ہو۔ کہ کسی عضو کا سامنا نہ ہو تو حرج نہیں۔

سُترہ سترہ اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی کے آگے آڑ کرنے کی غرض سے رکھی جاتی ہے اس کو کم از کم بقدر ایک ہاتھ کے اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہونا چاہیے اور زیادہ تین ہاتھ اُونچا ہو اگر کوئی شخص اس سترے کے بعد سے گزرے تو کوئی حرج نہیں۔ سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنی یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور داہنی کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ مسئلہ امام کا سُترہ مقتدی کے لئے بھی سترہ ہے اس کو جدید سُترے کی حاجت نہیں۔ تو اگر چھوٹی مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے سے نہ ہو تو حرج نہیں۔

نمازی کے آگے سے گزرنے کا اسلامی طریقہ بروقت ضرورت یہ ہے کہ جو شخص گزرنا چاہتا ہے اگر اس کے پاس کوئی چیز سُترے کے قابل ہو تو اسے نمازی کے سامنے رکھ کر گذر جائے اور پھر اس چیز کو اٹھائے اور اگر دو شخص گزرنا چاہتے ہوں اور سُترے کے قابل کوئی چیز نہیں تو ان میں ایک نمازی کے سامنے اس کی طرف پیٹھ کر کے

کھڑا ہو جائے اور دوسرا اس کی آڑ پکڑ کر گذر جائے اور پھر وہ دوسرا اس کی پیٹھ کے پیچھے نمازی کی طرف گذر جائے پھر وہ جدھر سے اس وقت آیا تھا اُسی طرف ہٹ جائے۔ مسئلہ: المسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔

نماز کے تینتالیس ۴۳ مکروہات تحریمی

کپڑے[1] یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔ کپڑا[2] سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اُٹھا لینا۔ اگرچہ گرد سے بچانے کے لئے اٹھایا ہو۔ اور بلا وجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے کپڑا[3] لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ یہ سب باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ مسئلہ رومال یا شال یا رضائی یا چادر یا کمبل کے کنارے دونوں مونڈھوں پر لٹکتے ہوں تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر ایک کنارا دوسرے مونڈھے پر ڈال دیا اور دوسرا کنارہ لٹک رہا ہے تو حرج نہیں اور اگر ایک ہی مونڈھے پر ڈالا اس طرح کہ ایک کنارہ پیٹھ پہ لٹک رہا ہے دوسرا پیٹ پر جیسے عموماً اس زمانے میں مونڈھوں پر رومال رکھنے کا طریقہ ہے۔ تو یہ بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ کوئی آستین[4] آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن[5] سمیٹے ہو۔ تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ خواہ پیشتر سے چڑھائی ہو یا نماز میں مسئلہ شدت[6] کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ نماز شروع کرنے سے پیشتر اگر پاخانہ یا پیشاب یا ریاح کا غلبہ ہو تو وقت میں وسعت ہوتے ہوئے نماز شروع کرنا ہی گناہ ہے۔ قضائے حاجت مقدم ہے اگرچہ جماعت جاتی رہنے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ قضائے حاجت اور وضو کے بعد وقت جاتا رہے گا تو وقت کی رعایت مقدم ہے ایسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اگر اثنائے

نماز میں یہ جانے اور وقت میں گنجائش ہو تو توڑ دینا واجب ہے اگر اسی طرح پڑھ لی جائے تو گنہگار رہا۔ مسئلہ جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز میں جوڑا باندھا تو نماز فاسد ہوگئی۔ کنکریاں[۹] ہٹانا مکروہ تحریمی ہے مگر جس وقت پورے طور پر سنت طریقہ سے سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے۔ اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی ضرورت پڑے۔ انگلیاں[۱۰] چٹکانا۔ انگلیوں[۱۱] کی قینچی باندھنا۔ یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے لئے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں اور اگر نماز میں ہے نہ توابع نماز میں تو کراہت نہیں جبکہ کسی ضرورت کے لئے ہوں۔ مسئلہ کمر پر[۱۲] ہاتھ رکھنا۔ اِدھر اُدھر[۱۳] منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ کُل چہرا پھر گیا ہو یا بعض اور اگر منہ نہ پھیرے صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے تو مکروہ تنزیہی ہے اور آسمان[۱۴] کی طرف نظر اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ التحیات[۱۵] یا سجدوں کے درمیان گھٹنوں کو سینے سے ملا کر دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر سرین کے بل بیٹھنا۔ مرد کا[۱۶] سجدے میں کلائیوں کا بچھانا کسی شخص[۱۷] کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یوں ہی دوسرے شخص کو نمازی کی طرف منہ کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے۔ مسئلہ کپڑے[۱۸] میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے۔ پگڑی[۱۹] اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پہ نہ ہو۔ ناک[۲۰] اور منہ کو چھپانا اور بے[۲۱] ضرورت کھنکار نکالنا۔ نماز میں بالقصد[۲۲] جماہی لینا۔ مکروہ تحریمی ہے اور خود آئے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر روکنا مستحب ہے اور اگر روکے سے نہ رکے تو ہونٹ کو دانتوں سے دبائے اور اس پر بھی نہ رکے تو داہنا یا بایاں ہاتھ منہ پہ رکھ لے یا آستین سے منہ چھپالے۔ قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ سے ڈھانکے اور دوسرے موقع پہ بائیں سے۔

شیطانی تھوک سے اپنے مُنہ کو بچایئے

سیدعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب تم میں کسی کو جماہی آتے جہاں تک ممکن ہو رو کے بعض روایتوں میں ہے کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے اور بعض میں ہے کہ شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔ علما فرماتے ہیں کہ جو جماہی میں منہ کھول دیتا ہے۔ شیطان اُس کے منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اور وہ جو قاہ قاہ کی آواز آتی ہے وہ شیطان کا قہقہہ ہے کہ اس کا منہ بگڑا دیکھ کر ٹھٹھا لگاتا ہے اور وہ جو رطوبت نکلتی ہے۔ وہ شیطان کا تھوک ہے اس کے روکنے کی بہتر ترکیب یہ ہے کہ جب آتی معلوم ہو تو دل میں خیال کرے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس سے محفوظ ہیں فوراً رک جائے گی۔ جیسے کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے۔ علماء کرام نے اس کو مجرب بتایا ہے۔

تصویر کے احکام

مسئلہ جس کپڑے[۲۳] پہ جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے یونہی[۲۴] نمازی کے سر پہ یعنی چھت میں ہو یا معلق ہو یا محل سجود[۲۵] میں ہو کہ اس پہ سجدہ واقع ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یونہی[۲۶] نمازی کے آگے یا دہنے[۲۷] یا بائیں[۲۸] تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پس پشت[۲۹] ہونا بھی مکروہ ہے اگرچہ اُن تینوں صورتوں سے کم اور ان چاروں صورتوں میں کراہت اُس وقت ہے کہ تصویر آگے پیچھے داہنے بائیں معلق یا نصب ہو۔ یا دیوار وغیرہ میں منقوش۔ اگر فرش میں ہے اور اس پہ سجدہ نہیں ہوتا تو کراہت نہیں۔ اور اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ۔ دریا وغیرہ تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ مسئلہ اگر تصویر ذلت کی جگہ ہو مثلاً جوتیاں اتارنے کی جگہ یا اور کسی جگہ فرش پہ کہ لوگ اُسے روندتے ہوں یا تکیہ پہ زانو وغیرہ کے نیچے رکھا جاتا ہو تو ایسی تصویر مکان میں ہونے سے کراہت نہیں نہ اس میں نماز میں کراہت آئے جب کہ سجدہ اس پر

نہ ہو۔ مسئلہ جس تکیہ پر تصویر ہو اُسے منصوب کرنا پڑا، برا نہ رکھنا تصویر کے اعزاز میں داخل ہے اس طرح ہونا نماز کو بھی مکروہ کر دے گا۔ مسئلہ اگر ہاتھ میں یا اور کسی جگہ بدن پر تصویر ہو مگر کپڑوں سے چھپی ہو یا انگوٹھی پر چھوٹی تصویر منقوش ہو یا آگے پیچھے داہنے بائیں اوپر نیچے کسی جگہ چھوٹی تصویر ہو۔ یعنی اتنی کہ اس کو زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضا کی تفصیل نہ دکھائی دے۔ یا پاؤں کے نیچے یا بیٹھنے کی جگہ پر تصویر ہو تو ان سب صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔ مسئلہ تصویر سر کٹی یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو جیسے کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر تھی۔ اس پر روشنائی پھیر دی۔ یا اُس کے سر اور چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا۔ تو ان صورتوں میں کراہت نہیں۔ مسئلہ تصویر کا صرف چہرہ مٹانا کراہت سے بچنے کے لئے کافی ہے اگر آنکھ یا بھوں یا ہاتھ پاؤں جدا کر دیئے گئے تو اس سے کراہت دفع نہ ہو گی۔

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم

نوٹ اور روپے کی تصویر کا حکم یہ ہے کہ تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں یہی حکم نوٹ اور روپے کا ہے۔ مسئلہ تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے پھر اس پر کوئی دوسرا کپڑا پہن لیا جس سے تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہ ہو گی۔

کراہت تصویر کے شرائط و مراتب

تصویر سے کراہت پیدا ہونے کی تین شرطیں ہیں (۱) چھوٹی نہ ہو (۲) موضع اہانت میں نہ ہو (۳) اس پر پردہ نہ ہو۔ جب یہ تینوں شرطیں پائی جائیں گی تو نماز مکروہ تحریمی ہو گی۔ سب سے بڑھ کر کراہت اس صورت میں ہے جب تصویر نمازی کے آگے قبلے کو ہو۔ پھر وہ کہ سر کے اُوپر ہو۔ اس کے بعد وہ کہ داہنے بائیں دیوار پر ہو پھر وہ کہ پیچھے ہو دیوار یا پردے پر۔

یہ سب احکام تو نماز کے ہیں۔ رہا تصویروں کا رکھنا اس کی نسبت صحیح حدیث میں ارشاد ہوا کہ جس گھر میں کتا ہو یا تصویر اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ بشرطیکہ تصویر بڑی نہ ہو اور اس کو اعزاز کے ساتھ رکھا جائے اور اگر موضع اہانت میں ہو یا چھوٹی ہو تو اُن کا ہونا رحمت کے فرشتوں کی آمد کے لئے مانع نہیں، چنانچہ روپے اشرفی اور دیگر سکے کی تصویروں کا یہی حکم ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ مذکورہ احکام تصویر رکھنے کے ہیں۔ رہا تصویر بنانا یا بنوانا، بہرحال حرام ہے اس میں چھوٹی بڑی کا فرق نہیں۔ مسئلہ۔ الٹا قرآن مجید[30] پڑھنا۔ کسی[31] واجب کو ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے جیسے رکوع و سجود میں پیٹھ سیدھی نہ کرنا۔ یونہی قومہ و جلسے میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدے کو چلا جانا قیام[32] کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا یا رکوع[33] میں قرأت ختم کرنا۔ امام[34] سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ مسئلہ صرف[35] پائجامہ تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر دوسرا نہیں تو معاف ہے۔ مسئلہ امام[36] کا کسی آنے والے کے لئے نماز کو طویل کرنا مکروہ تحریمی ہے بشرطیکہ اس کو پہچانتا ہو اور اس کی خاطر مدنظر ہو۔ جلدی[37] میں صف کے پیچھے ہی سے اللہ اکبر کہہ کر شامل ہو گیا۔ پھر صف میں داخل ہوا۔ یہ مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ غصب[38] کی ہوئی زمین پر یا پرائے کھیت میں جس میں زراعت موجود ہے یا جوتے[39] ہوئے کھیت میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ قبر[40] کا سامنے ہونا اگر نمازی و قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔ مسئلہ کفار[41] کے عبادتخانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہیں بلکہ ان میں جانا بھی ممنوع ہے۔ مسئلہ الٹا[42] کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ یونہی انگرکھے کے بند نہ باندھنا[43] اور اچکن وغیرہ کے بٹن نہ لگانا بشرطیکہ اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہ ہو جس سے سینہ کھلا رہے اور

اگر نیچے کرتا وغیرہ ہو تو مکروہ تنزیہی ہے ۔

یاد رکھیئے جو نماز کسی مکروہ تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہ پڑھی جائے تو گناہ ہوگا ۔

نماز کے مکروہاتِ تنزیہی

سجدے یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا ۔ حدیث میں اسی کو مرغ کی ٹھونگ مارنا فرمایا ۔ ہاں تنگیٔ وقت یا ریل کے چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں ۔ کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں ۔ ورنہ کراہت نہیں ۔ مسئلہ منہ میں کوئی چیز لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے ۔ جب کہ قرأت سے مانع نہ ہو اور اگر قرأت سے مانع ہو مثلاً آواز ہی نہ نکلے یا اس قسم کے الفاظ نکلیں کہ قرآن شریف کے نہ ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی ۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو ۔ یا گرمی معلوم ہوتی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہے مسئلہ نماز میں ٹوپی گر پڑی تو اٹھا لینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے ۔ مسئلہ پیشانی سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ ان کی وجہ سے نماز میں تشویش نہ ہوتی ہو اور اگر تکبر مقصود ہو تو کراہتِ تحریمی ہے ۔ اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں بلکہ چھڑانا چاہیئے تاکہ ریا نہ آنے پائے ۔ یونہی حاجت کے وقت پیشانی سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل جو نمازی کے لئے مفید ہو جائز ہے ۔ اور جو مفید نہ ہو مکروہ ہے ۔ مسئلہ نماز میں ناک سے پانی بہا اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے بہتر ہے ۔ اور اگر مسجد میں ہے تو پونچھنا ضروری ہے تاکہ مسجد کی بے حرمتی نہ ہو ۔

یاد رکھئے

مسئلہ نماز میں انگلیوں پہ آیتوں اور سورتوں اور تسبیحات کا گننا مکروہ ہے۔ نماز فرض ہو۔ خواہ نفل دل میں شمار رکھنا چاہیے اور پوروں کو دبانے سے تعداد محفوظ کرنے میں بھی حرج نہیں جبکہ سب انگلیاں لبطور مسنون اپنی جگہ پہ ہوں مگر خلاف اولیٰ ہے کہ دل دوسری طرف متوجہ ہوگا اور زبان سے گننا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ نماز کے علاوہ انگلیوں پہ شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض احادیث میں عقد انامل کا حکم ہے اور یہ کہ انگلیوں سے قیامت کے دن سوال ہوگا اور وہ بولیں گی۔ مسئلہ[۷] ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے نماز میں[۸] بغیر عذر چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں علاوہ نماز کے اس نشست میں کوئی مضائقہ نہیں۔ دامن[۹] یا آستین سے اپنے کو ہوا پہنچانا مکروہ ہے جب کہ دو ایک بار ہو اور پنکھا جھلنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ مسئلہ[۱۰] کپڑا حدِ معتاد سے زیادہ دراز رکھنا دامنوں اور پائنچوں میں زیادتی یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہوں اور آستینوں میں زیادتی یہ ہے کہ انگلیوں سے نیچے ہوں اور عمامے میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں اس کا شملہ دبے۔ انگڑائی[۱۱] لینا اور[۱۲] بالقصد کھانسنا یا کھنکارنا[۱۳] مکروہ ہے۔ اور نماز[۱۴] میں تھوکنا بھی مکروہ ہے مسئلہ مقتدی[۱۵] کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے جب کہ اگلی صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں مسئلہ فرض[۱۶] کی ایک رکعت میں کسی آیت کو بار بار پڑھنا حالت اختیار میں مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں۔ یونہی[۱۷] سورت کو بار بار پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ سجدے[۱۸] کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور[۱۹] اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھنا بلا عذر مکروہ ہے رکوع[۲۰] میں سر کو پشت سے اونچا نیچا کرنا مکروہ ہے اور بسم[۲۱] اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ وَ سُبْحَانَ اور امین زور سے کہنا اور اذکارِ نماز کو ان کی جگہ سے ہٹا کر پڑھنا مکروہ ہے۔ مسئلہ بغیر عذر[۲۳] دیوار یا عصا پہ ٹیک

لگانا مکروہ ہے اور عذر سے ہو تو حرج نہیں، رکوع[24] میں گھٹنوں پہ اور سجدوں[25] میں زمین پر ہاتھ نہ رکھنا مکروہ ہے۔ عمامے[26] کو سر سے اتار کر زمین پر رکھ دینا یا زمین[27] سے سر پہ رکھ لینا مکروہ ہے آستین[28] کو بچھا کر سجدہ کرنا تاکہ چہرہ پر خاک نہ لگے مکروہ ہے اور گرمی سے بچنے کے لئے کپڑے پہ سجدہ کرے تو حرج نہیں۔ مسئلہ آیت رحمت پر سوال کرنا اور آیت عذاب پر پناہ مانگنا تنہا نفل پڑھنے والے کے لئے جائز ہے اور امام و مقتدی کو مکروہ ہے: مسئلہ داہنے[30] بائیں جھومنا مکروہ ہے اور کبھی ایک پاؤں پر زور دے کر کھڑا ہونا کبھی دوسرے پہ مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے اٹھتے وقت[31] آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے اور سجدے کو جاتے وقت داہنی جانب زور دینا اور اٹھتے وقت بائیں پہ زور دینا مستحب ہے۔ نماز[32] میں آنکھیں بند رکھنا مکروہ ہے مگر جب کھلی رہنے سے خشوع نہ ہوتا ہو تو بند کرنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ مسئلہ سجدہ[33] وغیرہ میں قبلہ سے انگلیوں کو پھیر دینا مکروہ ہے۔

یاد رکھیئے

جوں یا مچھر یا کھٹمل جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں جب کہ عمل کثیر تک نوبت نہ پہنچے۔ مسئلہ امام[34] کو تنہا محراب میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اور اگر باہر کھڑا ہوا اور سجدہ محراب میں کیا (اگر پیر ہی محراب سے باہر ہوں یا نصف سے زائد پیر باہر ہیں) یا امام تنہا نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی محراب کے اندر ہوں تو حرج نہیں۔ یونہی اگر مقتدیوں پر مسجد تنگ ہو تو بھی محراب میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں

خوب یاد رکھیئے

امام[35] کو دروں میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگر پیر در سے باہر ہیں تو حرج نہیں۔ اسی طرح[36] پہلی جماعت کے امام کو مسجد کے گوشے و جانب میں کھڑا ہونا بھی مکروہ ہے اس کے لئے سنت یہ ہے کہ بیچ مسجد میں کھڑا ہو اور اسی بیچ کا نام محراب ہے خواہ وہاں طاق معروف ہو یا نہ ہو تو اگر بیچ چھوڑ کر دوسری جگہ کھڑا ہو

اگرچہ اس کے دونوں طرف صف کے برابر حصے ہوں تو مکروہ ہے۔ مسئلہ امام[۳۷] کا تنہا بلند جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے (اگر اس کے ساتھ اور مقتدی بھی ہوں تو حرج نہیں) بلندی کی مقدار یہ ہے کہ دیکھنے میں اس کی اونچائی ظاہر ممتاز ہو پھر یہ بلندی اگر قلیل ہو تو مکروہ تنزیہی ورنہ تحریمی ہے امام[۳۸] نیچے ہو اور مقتدی بلند جگہ پر یہ بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ کعبہ[۳۹] معظمہ اور مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس میں ترک تعظیم لازم آتی ہے۔ اگر مسجد میں جگہ نہیں رہتی تب چھت پر نماز جائز ہے۔ مسئلہ[۴۰] مسجد میں کوئی جگہ اپنے لئے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے مکروہ ہے۔ تلوار[۴۱] وغیرہ حمائل کئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ ان کی حرکت سے دل بٹے۔ ورنہ مضائقہ نہیں۔ مسئلہ جلتی[۴۲] آگ نمازی کے آگے ہونا مکروہ ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں ہاتھ[۴۳] میں کوئی ایسا ہو جس کے روکنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اس کو لئے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر جب ایسی جگہ ہو کہ بغیر اس کے حفاظت ناممکن ہو جائے گی تو مکروہ نہیں۔ سامنے[۴۴] پاخانہ وغیرہ نجاست ہونا یا ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ وہ مظنہ نجاست ہو مکروہ ہے۔ مسئلہ سجدے[۴۵] میں ران پیٹ سے چپکا دینا یا ہاتھ سے بغیر عذر حکمی پہنچا اڑانا مکروہ ہے مگر عورت سجدے میں ران پیٹ سے ملائے گی اس کے لئے مکروہ نہیں مسئلہ قالین[۴۶] اور بچھونوں پر نماز پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ اتنے نرم اور موٹے نہ ہوں کہ سجدے میں پیشانی نہ ٹھہرے ورنہ نماز نہ ہوگی مسئلہ ایسی[۴۷] چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے مثلاً زینت اور لہو و لعب وغیرہ اسی طرح نماز کے لئے دوڑنا[۴۸] بھی مکروہ ہے۔ مسئلہ عام راستہ[۴۹] کوڑا[۵۰] ڈالنے کی جگہ کمیلا[۵۱] قبرستان[۵۲]، غسل خانہ[۵۳]، حمام[۵۴]، نالہ[۵۵]، مویشی خانہ[۵۶] خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ اصطبل[۵۷] پاخانہ کی چھت[۵۸] اور صحرا[۵۹] میں بلا سترے کے جب کہ خوف ہو کہ آگے سے لوگ گزریں گے ان سب مقامات میں نماز مکروہ ہے۔ مسئلہ قبرستان میں جو جگہ نماز کے لئے مقرر ہو اور اس میں قبر نہ ہو تو نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کراہت اس وقت ہے جبکہ قبر سامنے ہو۔ نمازی اور قبر کے درمیان

کوئی شے سُترے کی مقدار حائل نہ ہو۔ ورنہ اگر قبر داہنے بائیں یا پیچھے ہو یا بقدر سترہ کوئی چیز حائل ہو تو کچھ بھی کراہت نہیں۔ مسئلہ ایک زمین مسلمان کی ہو۔ دوسری کافر کی تو مسلمان کی زمین پر نماز پڑھے بشرطیکہ اس میں کھیتی نہ ہو ورنہ راستے پر پڑھے۔ کافر کی زمین پر نہ پڑھے اور اگر زمین میں زراعت ہے مگر اس میں اور مالکِ زمین میں دوستی ہے جس کی وجہ سے اسے ناگوار نہ ہوگا تو پڑھ سکتا ہے۔

نماز توڑنا کب جائز ہے؟

سانپ وغیرہ مارنے کے لئے جبکہ ایذا کا صحیح اندیشہ ہو۔ یا کوئی جانور بھاگ گیا۔ اُس کے پکڑنے کے لئے یا بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ کرنے کے خوف سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔ یونہی اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا خوف ہو۔ مثلاً دودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری وغیرہ جل جانے کا خوف ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکا لے بھاگا تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے

نماز توڑنا کب مستحب ہے؟

پاخانہ پیشاب معلوم ہوا یا کپڑے یا بدن میں اتنی نجاست لگی دیکھی کہ نماز کے لئے مانع نہ ہو تو نماز توڑ دینا مستحب ہے بشرطیکہ وقت وجماعت فوت نہ ہو جائے۔ اور پاخانہ پیشاب کی حالت شدید معلوم ہونے میں تو جماعت کے فوت ہو جانے کا بھی خیال نہ کیا جائے گا البتہ فوت وقت کا لحاظ ہوگا

نماز توڑنا کب واجب ہے

کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو۔ کسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا کوئی آگ سے جل جائے گا یا کوئی اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہو تو ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جبکہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔

ماں باپ کی عظمت ماں باپ کی عظمت شریعت نے یہ رکھی ہے کہ اگر بیٹا نفل نماز پڑھ رہا ہو اور انھیں یہ معلوم نہیں ایسی حالت میں اگر وہ بیٹے کو پکاریں تو اس کو حکم ہے کہ نماز توڑ کر ان کو جواب دے۔

نماز پڑھنے کا اسلامی طریقہ

باوضو قبلہ رو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے اس طرح کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھولے ہوئے بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلے کو ہوں نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ دہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل پھر ثنا پڑھے یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ (ترجمہ) اے اللہ میں اعتقاد رکھتا ہوں کہ تو ہر اس صفت سے پاک ہے جو تیری شان کے لائق نہیں اور میں تیری حمد کے ساتھ شروع کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے۔ اور تیری عظمت سب پر بلند ہے اور وجود میں تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ پھر تعوذ پڑھے۔ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط اس کا ترجمہ یہ ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے۔ تعلیمات (۱) قرآن پاک کی قرأت شروع کرنے سے پیشتر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا نماز میں سنت ہے اور بیرون نماز واجب ہے۔ قرأت سے پیشتر اس کے پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ قرأت شروع کرنے والے کو شیطان کا واقعہ یاد آجائے اور وہ یہ سمجھ لے کہ شیطان فرشتوں

میں معظم اور ممتاز ہونے کے باوجود بارگاہ الٰہی سے مردود اس لئے ہوگیا کہ اس نے اپنے رب کے حکم کی مخالفت کی تھی اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس واقعہ کے یاد آنے سے قرأت کرنے والا اس نیت سے قرأت کرے گا کہ قرآن پاک میں جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کو بجا لائے اور جن کی ممانعت کی گئی ہے ان سے بچتا رہے کہ رب کی مخالفت میں گرفتار نہ ہو۔ ورنہ مخالفت سے شیطان کی طرح مردود ہو جائے گا اور شیطان کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہنا پڑے گا۔ (۲) چونکہ بندے کے دل میں شیطانی خطرات اور وسوسے آتے رہتے ہیں جن کی وجہ سے اس کا قلب پراگندہ رہتا ہے اور پراگندگی کی وجہ سے کلام الٰہی کی حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔ نظر بر آں اس کو حکم دیا گیا کہ قرأت سے پیشتر ان کلمات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آکر شیطانی وسوسوں سے محفوظ ہو جائے تاکہ کلام الٰہی کی حلاوت اپنے اندر محسوس کرسکے (۳) قرآن کریم کے ہر ہر کلمے میں حقائق و معارف کے دفتر ہیں جن تک اُسی قلب کی رسائی ہوسکتی ہے جو شیطانی خیالات اور وسوسوں سے پاک اور انفاسِ حق کی خوشبو سے معطر ہو اور یہ دونوں چیزیں تعوذ میں مضمر ہیں۔ اسی واسطے شروع قرأت میں اس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی واسطے یہ کلمات بہ نسبت کلمۂ لعنت شیطان پر زیادہ شاق گزرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے جب کوئی مومن شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان اس کو مخاطب کرکے یوں کہتا ہے کہ تو نے ایک ملعون پر لعنت کی اور جب مومن اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے میری پیٹھ توڑ دی کیونکہ بندہ ان کلمات کے ذریعہ سے قادر مطلق کی پناہ میں آجاتا ہے۔

شیطان سے محفوظ رہنے کا اسلامی طریقہ

حدیث میں ہے جو شخص دن میں دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے جو اس شخص سے شیطان کو دفع کرتا

رہتا ہے جلیل القدر صحابی معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو سب وشتم کرنے لگے اور اس میں حد سے گزر گئے تو رحمت جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اس کو یہ کہہ لیں تو ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (جو شیطان کی مداخلت سے پیدا ہوتا ہے) وہ کلمہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِؕ ہے۔

ستر ہزار فرشتوں کو اپنا دعا گو بنا لیئے

عظیم القدر صحابی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِؕ پڑھے اور سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو اس کے لیئے شام تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے تو درجہ شہادت پائے گا اور جو شخص شام کے وقت یہ عمل کرے گا تو اس کے لیئے بھی یہی حکم ہے پھر تسمیہ پڑھے یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِؕ (ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان رحمت والا ہے تعلیمات (۱) یہ قرآن پاک کی مستقل ایک آیت ہے کسی سورت کا جزو نہیں۔ سورتوں میں فصل اور امتیاز کرنے کے لیئے اس کو نازل کیا گیا تھا۔ بیرون نماز جب کسی سورت کو ابتداء سے پڑھے تو شروع میں اس کا پڑھنا مسنون ہے اور اگر درمیان سے پڑھے تو اس کا پڑھنا مستحب ہے (۲) اس کے نزول سے پیشتر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خطوط وغیرہ کے شروع میں بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھوایا کرتے تھے پھر جب آیت اِرْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا نازل ہوئی تو آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ لکھوانا شروع کر دیا۔ پھر جب آیت قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ نازل ہوئی تو آپ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ لکھوانے لگے پھر جب

یہ آیت نازل ہوئی اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تو آپ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھوانا اختیار فرمالیا (۲) اور اس کی خیر و برکت کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہر امرِ ذی شان کو اس سے شروع کیا جائے تاکہ اس میں اللہ تعالیٰ دنیوی اور اُخروی برکتیں عطا فرمائے اور اگر اس سے شروع نہ کیا گیا تو وہ بے برکت رہے گا (۴) بعض عارفین نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ مشہور ناموں سے بہت سے نام ایسے ہیں جن کے اوّل میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے حروف میں سے کوئی حرف ہے جیسے بَصِيْرٌ۔ سَمِيْعٌ۔ مَالِكٌ۔ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ هَادِيٌ۔ رَزَّاقٌ۔ حَلِيْمٌ۔ نَافِعٌ وغیرہ پس کسی کام کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے شروع کرنا ان تمام ناموں سے شروع کرنا قرار پاتا ہے اور ان تمام ناموں کے اثرات حاصل ہو جاتے ہیں اس واسطے بِسْمِ اللّٰهِ شریف کے پڑھنے سے طرح طرح کی برکتوں کا ظہور ہوتا ہے جن کو سن کر لوگ متحیر ہو جاتے ہیں۔

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا، اے ابوہریرہ جب تم کسی چوپایہ پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس کے قدموں کی تعداد کے برابر تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں اور جب کشتی پر سوار ہو تو بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ لو تاکہ اس وقت سے نکلنے تک تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں۔ بادشاہِ روم نے فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ درخواست بھیجی کہ میرے سر میں درد ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا تو میرے لیے کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ٹوپی بھیج دی۔ بادشاہ روم جب اس کو سر پر رکھتا درد بند ہو جایا کرتا تھا اور جب اتارتا تو پھر ہونے لگتا۔ یہ چیز اس کے لیے تعجب خیز ہوئی تو اس نے ٹوپی کی تفتیش کی اس میں سے ایک کاغذ نکلا جس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھی ہوئی تھی۔ اب سمجھا کہ اُسی کی برکت سے درد بند ہو جاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ محبوب خدا تاجدار دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرے سامنے سب جنتیں پیش کی گئیں تو میں نے ان کے اندر چار نہریں دیکھیں۔ ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شراب کی چوتھی شہد کی۔ میں نے جبرئیل سے کہا کہ یہ کہاں سے آرہی ہیں اور کہاں جارہی ہیں۔ جبرئیل امین نے عرض کی۔ حوض کوثر میں جارہی ہیں۔ اور مجھے یہ نہیں معلوم کہ کہاں سے آرہی ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیجئے تاکہ وہ آپ کو بتادے یا دکھادے چنانچہ آپ نے عرض کی تو ایک فرشتہ حاضر ہوا اور محبوب خدا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد اس نے عرض کیا کہ آنکھیں بند فرمالیجئے آپ نے آنکھیں بند فرمالیں۔ پھر اس نے عرض کیا کھول دیجئے آپ نے کھول دیں۔ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھیں کھولنے کے بعد میں ایک درخت کے پاس تھا اور میں نے سپید موتی کا ایک قبہ دیکھا جس کا دروازہ سونے کا اور اس میں قفل لگا ہوا تھا وہ قبہ اس قدر بڑا تھا کہ اگر تمام جن وانس اس پہ بٹھائے جائیں تو ایسا معلوم ہو جیسے کسی پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہوا ہے میں نے دیکھا کہ یہ چاروں نہریں اس قبے کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو وہ فرشتہ بولا کہ اس قبے میں داخل کیوں نہیں ہوتے ؟ میں نے کہا کس طرح داخلہ ہو جب کہ اس کا دروازہ مقفل ہے اور میرے پاس چابی نہیں۔ فرشتے نے عرض کیا اس کی چابی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط ہے چنانچہ میں نے اس قفل سے قریب ہو کر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کو پڑھا تو وہ قفل فوراً کھل گیا پھر میں قبے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ چاروں نہریں اس قبے کے چاروں گوشوں سے نکل رہی ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ اس قبے کے چار گوشوں پہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط لکھی ہوئی ہے پانی کی نہر بسم اللہ کی میم سے اور دودھ کی اللہ کی ھا سے اور شراب کی رحمٰن کی میم سے اور شہد کی نہر رحیم کی میم سے نکل رہی ہے۔ تب معلوم ہوا کہ ان نہروں کی اصل بسم اللہ سے ہے

اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محبوب تمہاری امت میں سے جو شخص خلوص قلب کے ساتھ ان تینوں اسمار کے ساتھ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ کر مجھے یاد کرے گا تو اس کو ان چاروں نہروں سے سیراب فرماؤں گا۔ پھر الحمد پڑھے اور ختم پر آہستہ آمین کہے اسکے بعد کوئی سورت یا تین آئتیں پڑھے یا ایک آیت جو تین کے برابر ہو۔

الحمد شریف کا مختصر تذکرہ

اس کو سورۃ فاتحہ بھی کہتے ہیں اس میں سات آئتیں ستائیس کلمے ایک سو چار حرف ہیں سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے اس واسطے بزرگان دین مختلف طریقوں سے لکھ کر مریضوں کو پلواتے ہیں جس سے بفضلہٖ شفا حاصل ہوتی ہے اس کی عظمت کا کچھ اندازہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد سے ہو سکتا ہے جو آپ نے اس کے بارے میں فرمایا تھا۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر یہ سورت توریت شریف میں ہوتی تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم یہودیت اختیار نہ کرتی۔ اور اگر انجیل شریف میں ہوتی تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نصرانیت اختیار نہ کرتی اور اگر یہ سورت زبور میں ہوتی تو داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم مسخ نہ کی جاتی۔ اور جو مسلمان اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پورے قرآن کے پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جملہ مومنین اور جملہ مومنات پر صدقہ کرنے کے برابر ثواب پائے گا۔

دعا قبول کرانے کا اسلامی طریقہ

سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ ستر مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے۔

الحمد شریف کا ترجمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ سب خوبیاں اللہ کو جو پروردگار ہے سارے جہاں والوں کا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بہت مہربان رحمت والا مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ روزِ جزا کا مالک۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہمیں سیدھا راستہ چلا۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ اُن کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ؏ نہ اُن کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سورۂ فاتحہ کے مضامین

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا۔ ربوبیت۔ رحمت۔ مالکیت۔ استحقاقِ عبادت توفیق۔ خیر۔ بندوں کی ہدایت۔ توجہ الی اللہ۔ اختصاصِ عبادت۔ استعانت۔ طلبِ رُشد آدابِ دعا۔ صالحین کے حال سے موافقت۔ گمراہوں سے اجتناب و نفرت۔ دنیا کی زندگانی کا خاتمہ جزا اور جزا کا صریح و مفصل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً الحمد۔ مسئلہ ہر ذی شان کام کے شروع میں بسم اللہ شریف کی طرح حمد الٰہی بھی بجا لانا چاہیئے۔ مسئلہ کبھی حمد واجب ہوتی ہے جیسے جمعہ کے خطبے میں اور کبھی مستحب جیسے نکاح کے خطبے میں اور دُعا میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنت مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں تمام کائنات کے حادث و محتاج ہونے کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے واجب قدیم ازلی۔ ابدی حیّ و قیوم۔ قادر و علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ متلزم ہے ان دو لفظوں میں علم الٰہیات کے اہم مباحث طے ہو گئے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں ملک کے ظہورِ تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور

مملوک مستحق عبادت نہیں ہوسکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا دارالعمل ہے اور اس کے لئے انتہا ہے پس دنیا کے سلسلے کو ازلی ابدی کہنا باطل ہے اختتام دنیا کے بعد ایک جزا کا دن ہے اس سے معلوم ہوا کہ تناسخ باطل ہے ذات وصفات کا ذکر کرنے کے بعد اِیَّاکَ نَعۡبُدُ فرمانے میں اس طرف اشارہ کیا گیا کہ عقیدہ عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے اور اس میں رد شرک بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کسی کے لئے نہیں ہوسکتی اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ حقیقی مستعان وہی ہے باقی آلات و خدام واجبات وغیرہ سب اعانت الٰہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہیئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دست قدرت کو کارکن دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے جیسے بعض لوگ کہتے ہیں باطل عقیدہ ہے۔ کیونکہ مقربانِ حق کی امداد۔ امداد الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو ان لوگوں نے سمجھے تو قرآن پاک میں اِسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (مدد طلب کرو صبر اور نماز سے) کیوں وارد ہوتا۔ اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں دعا کی تعلیم فرمائی۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد دعا میں مشغول ہونا چاہیئے۔ حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی ہے الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ سے مراد اسلام ہے یا قرآن یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اخلاق یا خود حضور یا حضور کے آل و اصحاب مراد ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراط مستقیم اہل سنت کا راستہ ہے جو اہل بیت واصحاب اور سنت و قرآن اور سواد اعظم سب کو مانتے ہیں صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۔ پہلے جملہ کی تفسیر ہے کہ صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے اس سے بہت مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہیں

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں اس امر کی ہدایت ہے کہ طالب حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کی رسم وراہ ان کی وضع واطوار سے پرہیز لازم ہے۔ ترمذی شریف کی روایت ہے کہ مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے یہود اور ضَآلِّيْن سے نصاریٰ مراد ہیں

آمین

یہ لفظ نہ صرف اَلْحَمْد شریف بلکہ قرآن پاک ہی کا جزو نہیں۔ الحمد شریف پڑھنے والے کیلئے اختتام پر اس کا پڑھنا مسنون ہے۔ اسی طرح ہر دُعا کے بعد۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کے کہنے والے کے لئے جنت کا ایک درجہ لکھا جاتا ہے۔ پھر الحمد شریف اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں۔ نہ یوں کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں۔ اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور دوسری طرف فقط انگوٹھا۔ اور پیٹھ بچھی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا عظمت والا ربّ سب برائیوں سے پاک ہے) پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے (اس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ اس کی حمد قبول فرمائے جس نے اس کی حمد کی) اگر منفرد ہو تو اس کے بعد اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ ہمارے ربّ تیرے لئے حمد ہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے نہ یوں کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے۔ بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں۔ اور ہتھیلیاں بچھی ہوں۔

اور انگلیاں قبلے کو ہوں اور کم ازکم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے (اس کا ترجمہ یہ ہے میرا بلند مالک سب برائیوں سے پاک ہے) پھر سر اٹھائے۔ اس کے بعد ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کرکے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے۔ اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلے کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے کو جائے اور پہلے کی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے۔ پھر ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر قرأت شروع کر دے۔ پھر پہلے کی طرح رکوع اور سجدے کرکے داہنا قدم کھڑا کرکے بایاں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور اَلتَّحِیَّات پڑھے اس میں کوئی حرف کم و بیش نہ کرے۔ اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہیں تو اُٹھ کھڑا ہو اور پہلے کی طرح پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ سورت نہ ملائے۔

التحیات کا ترجمہ

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ تمام قولی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں وَالصَّلٰوٰتُ اور تمام بدنی عبادتیں بھی وَالطَّیِّبَاتُ اور تمام مالی عبادتیں بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ہم پر سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اَلتَّحِیَّات کا تاریخی حال

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب شب معراج بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوئے تو بطور

درباری آداب کے آپ نے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ عرض کیا تھا اس کے جواب میں مولا تعالیٰ نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ فرمایا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین کلمات عرض کیے تھے مولا تعالیٰ نے بھی جواب میں تین کلمات ارشاد فرمائے یعنی التحیات کے جواب میں سلام فرمایا جو اس اُمت کے ساتھ مخصوص ہے سابقہ اُمتوں میں سے کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور الصَّلوٰت کے جواب میں رَحْمَۃُ اللّٰہِ فرمایا اور الطیّبات کے جواب میں بَرَکَاتُہٗ فرمایا۔ معراج کے دولہا سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کہا جس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اوّل آپ کا کرم کہ اللہ تعالیٰ کے سلام میں آپ نے عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کہہ کر تمام انبیاء ملائکہ اولیاء اور سب نیک بندوں کو شریک فرما لیا۔ دوم آپ کی انتہائی شفقت یہ کہ اپنے گنہگار امتیوں کو اس موقع پر فراموش نہیں فرمایا بلکہ ان پر انتہائی کرم یہ ہوا کہ عَلَیْنَا کہہ کر اپنے دامن رحمت میں لے کر اپنے ساتھ ذکر فرما دیا۔ نیک بندوں کی طرح علیحدہ ذکر نہیں کیا۔ گنہگار امتیوں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور تھا جبھی تو عَلَیْنَا فرما دیا جو جمع کے لئے آتا ہے اور اگر گنہگاروں کو اپنے ساتھ رکھنا منظور نہ ہوتا تو عَلَیْنَا کی جگہ عَلَیَّ فرماتے جو واحد کے لئے آتا ہے جب محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی شفقت وکرم سے اللہ تعالیٰ کے سلام میں اپنے ساتھ سب کو شریک کر لیا تو حضور کے اس خلق عظیم اور کرم عمیم سے بہ الہام خداوندی متاثر ہو کر ساتوں آسمان کے فرشتوں میں سے ہر ایک نے اور ساتوں آسمان سے اوپر رہنے والے فرشتوں میں سے ہر ایک نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اب یہ بات ظاہر ہو گئی کہ التحیات کے بعض کلمات اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے ہیں اور بعض کلمات محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور بعض فرشتوں کے لیکن نمازی اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ

اس ارادے سے کہے کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں ان کلمات کے ذریعہ سے خود آداب بجالا رہا ہے یہ ارادہ نہ کرے کہ میں حضور کے پیش کردہ آداب کی نقل کر رہا ہوں اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بارگاہِ رسالت میں سلام پیش کرنے کی نیت سے کہے اس ارادہ سے نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے سلام کی نقل کر رہا ہوں بلکہ ان کلمات کے کہنے سے پہلے محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت پاک کا دل میں تصور کرے پھر اس کی جانب متوجہ ہوکر بذریعہ ان کلمات کے خشوع اور خضوع کے ساتھ سلام پیش کرے اور اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ کہتے وقت بھی یہ نیت نہ کرے کہ حضور کے ارشاد فرمودہ کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ یہ نیت کرے کہ ان کلمات کے ذریعے سے اپنے لئے اور تمام نیک بندوں کے واسطے سلامتی کی دُعا کر رہا ہُوں اور اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہتے وقت یہ نیت نہ کرے کہ فرشتوں کے کہے ہوئے کلمات کی نقل کر رہا ہوں بلکہ خود الوہیت اور رسالت کی گواہی دینے کی نیت سے کہے۔ پھر التحیات کے بعد درود شریف پڑھے اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ترجمہ) اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور ہمارے سردار محمد کی آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجا ہمارے سردار ابراہیم پر اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل پہ بے شک تو سراہا ہوا بزرگی والا ہے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ترجمہ) اے اللہ برکت دے ہمارے سردار محمد کے لئے اور ہمارے سردار محمد کی آل کے لئے جیسے کہ تو نے برکت دی تھی ہمارے سردار ابراہیم کے لئے اور ہمارے سردار ابراہیم کی آل کے لئے بے شک

تو سرا اہوا بزرگی والا ہے۔ **سوال** ان دونوں درودوں میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ذکر کیا دیگر انبیاء علیہم السلام کا نام ذکر کیوں نہیں کیا گیا **جواب** معراج سے واپسی میں چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور پُر نور سے فرمایا تھا کہ اپنی امت سے میرا سلام فرما دیجئے گا نظر برآں اس نوازش بیکراں اور عزت افزائی فراواں کی مکافات کرنے کے لئے درود شریف میں ان کا نام پاک رکھ دیا گیا کہ امت اپنے محسن کی یاد سے نماز میں بھی غافل نہ رہے

درود شریف کی خصوصیّت

بارگاہِ الٰہی میں درود شریف کی خصوصیت اس قدر ہے کہ ہر شخص کے قیاس میں نہیں آسکتی سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غیب کی خبریں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس کے دو بازو ہیں اتنے بڑے کہ ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور مخلوقات کی تعداد کے برابر اس کے پر ہیں جب میری اُمت کا کوئی مرد یا عورت مجھ پہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ فرشتہ دریائے نور میں غوطہ لگاتا ہے جو عرش کے نیچے ہے پھر نکل کر دونوں بازوؤں کو جھاڑتا ہے تو ہر پر سے ایک قطرہ ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے ان قطرات سے پیدا شدہ مخلوقات کی تعداد کے برابر فرشتے درود بھیجنے والے کے لئے تا قیامت دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ **مسئلہ** عمر میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسہ ذکر میں درود شریف پڑھنا واجب ہے خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سنے اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار درود شریف پڑھنا چاہیئے اگر نام اقدس لیا یا سنا اور درود شریف اس وقت نہ پڑھا تو کسی دوسرے وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے **مسئلہ** گاہک کو سودا دکھاتے وقت تاجر کا اس غرض سے درود شریف پڑھنا یا سبحان اللہ کہنا کہ اس

چیز کی عمدگی خریدار پر ظاہر کرے ناجائز ہے ، یونہی کسی بڑے کو دیکھ کر درود شریف پڑھنا اس نیت سے کہ لوگوں کو اس کے آنے کی خبر ہو جائے۔ اس کی تعظیم کو اٹھیں اور جگہ چھوڑ دیں ناجائز ہے۔

درود شریف کے مخصوص اوقات

جہاں تک بھی ممکن ہو درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان اوقات میں (۱) روز جمعہ (۲) شب جمعہ (۳) صبح (۴) شام (۵) مسجد میں جاتے وقت (۶) مسجد سے نکلتے وقت (۷) روضۂ اطہر کی زیارت کے وقت (۸) صفا مروہ پر (۹) خطبے میں (۱۰) جواب اذان کے بعد (۱۱) اقامت کے وقت (۱۲) دُعا کے اول آخر بیچ میں (۱۳) دعائے قنوت کے بعد (۱۴) حج میں لَبَّیْكَ سے فارغ ہونے کے بعد (۱۵) اجتماع و افتراق کے وقت (۱۶) وضو کرتے وقت (۱۷) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت (۱۸) وعظ کہتے وقت (۱۹) پڑھتے وقت (۲۰) پڑھاتے وقت خصوصاً حدیث پڑھنے کے اوّل آخر (۲۱) سوال لکھتے وقت (۲۲) فتویٰ لکھتے وقت (۲۳) تصنیف کے وقت (۲۴) نکاح کے وقت (۲۵) منگنی کے وقت (۲۶) اور جب کوئی بڑا کام کرنا ہو۔

نماز میں پڑھنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اے اللہ ہمارے مالک اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً اور آخرت میں بھلائی وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو۔ یا یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا اے اللہ بے شک میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے وَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اور بے شک گناہوں کو تو ہی معاف فرماتا ہے فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ تو مجھے معاف فرما دے

اپنے کرم سے وَارْحَمْنِی اور مجھ پر رحم فرما۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ کیونکہ تو مغفرت فرمانے والا اور رحمت فرمانے والا ہے۔ یہ دعا پڑھے رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ اے میرے مالک مجھے نماز کا پابند رکھ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور میری اولاد کو رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ اے ہمارے مالک اور قبول فرمالے دُعا کو رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ اے ہمارے مالک میری مغفرت فرما دینا وَلِوَالِدَیَّ اور میرے ماں باپ کی وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ اور سب مسلمانوں کی یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ جس دن حساب ہو۔

مسئلہ جو چیزیں عادتًا محال ہیں جیسے پہاڑ کا سونا ہوجانا یا بوڑھے کا جوان ہوجانا یا جو چیزیں شرعًا محال ہیں جیسے مخلوقات میں انبیاء اور ملائک کے ماسوا کا معصوم ہونا۔ اُن کی دُعا کرنا حرام ہے۔ مثلًا کوئی یہ دعا کرے کہ اے اللہ اس پہاڑ کو سونا کردے یا میری بوڑھی بیوی کو جوان کردے یا مجھے معصوم بنادے تو یہ حرام ہے۔

کبھی نہ بھولیئے گا

کہ معصوم ہونا نبی اور فرشتے کا خاصہ ہے ان کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا جیسے بعض لوگ سمجھتے ہیں گمراہی ہے اور اکثر لوگ بچوں کو معصوم کہہ دیا کرتے ہیں بچوں پر اس لفظ کے بولنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

دُعا سے فارغ ہونے کے بعد: داہنے شانے کی طرف منہ کرکے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ کہے پھر بائیں طرف۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ تم پر سلامتی ہوتی رہے اور اللہ کی رحمت۔ نماز پڑھنے کا یہ طریقہ جو ہم نے بیان کیا امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے۔ مقتدی کے لئے اس بعض باتیں جائز نہیں۔ مثلًا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ یا کوئی اور سورت پڑھنا۔ عورت بھی بعض باتوں میں مستثنیٰ ہے۔ مثلًا ہاتھ باندھنے اور سجدے کی حالت اور

قعدہ کی صورت میں جس کو ہم بیان کر چکے ہیں ۔

اس طریقہ نماز میں بعض چیزیں فرض ہیں۔ بعض واجب۔ بعض سُنت بعض مستحب ہر ایک کی تعریف ۔

یاد رکھیئے !

۱۔ فرض کی تعریف۔ فرض وہ فعل ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں ۔

۲۔ واجب کی تعریف ۔ واجب وہ فعل ہے ۔ اس کا قصدًا ترک کرنا گناہ اور ترک کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہوتا ہے ۔ اور سہوًا ترک ہو تو سجدہ سہو لازم آتا ہے ۔ اس کا ایک بار چھوڑنا گناہ صغیرہ ہے اور چند بار گناہ کبیرہ ہے ۔

۳۔ سُنّت مؤکّدہ کی تعریف ۔ وہ فعل ہے کہ اس کا ترک کرنا بُرا اور کرنا ثواب اور نادرًا ترک پر عتاب اور ترک کی عادت پر استحقاق عذاب ہے

۴۔ سُنّت غیر مؤکّدہ کی تعریف ۔ وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب ہوا اور نہ کرنا اگرچہ عادتًا ہو موجب عتاب نہیں لیکن ناپسند ہوتا ہے ۔

۵۔ مستحب کی تعریف ۔ وہ فعل ہے جس کا کرنا ثواب ہو اور نہ کرنے پر مطلقًا کچھ نہ ہو

۶۔ مباح کی تعریف ۔ وہ فعل ہے جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو یعنی نہ ثواب نہ عذاب

۷۔ حرام کی تعریف ۔ وہ فعل ہے جس کا ایک بار بھی قصدًا کرنا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے بچنا فرض و ثواب ہے ۔

۸۔ مکروہ تحریمی کی تعریف: وہ فعل ہے کہ اس کے کرنے سے عبادت ناقص ہوجاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

۹۔ مکروہ تنزیہی کی تعریف۔ وہ فعل جس کا کرنا شریعت کے نزدیک پسند نہیں مگر نہ اس حد تک کہ اس پہ عذاب کی وعید ہو۔

۱۰۔ اساءت کی تعریف وہ فعل ہے جس کا کرنا بُرا ہو اور نادرًا کرنے والا مستحق عتاب اور التزام کے ساتھ کرنے پر استحقاق عذاب ہو۔

۱۱۔ خلاف اولیٰ کی تعریف۔ وہ فعل ہے کہ اس کا نہ کرنا اچھا ہو اور کرنے میں کچھ مضائقہ و عتاب نہ ہو۔

حج، عمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کی دعائیں

گھر سے روانگی کی دعا :

اَللّٰھُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ اَللّٰھُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ عَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ اِلَى الْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ ط بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يَجْهَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ ط

سفر سے بخیریت واپس ہونے کی دعا :

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ط

کسی سواری پر بیٹھنے کی دعا :

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

جہاز پر سوار ہونے کی دُعا :

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؕ

صرف عمرہ کی نیت :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ۔

حجِّ اِفراد یعنی صرف حج کی نیّت :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ۔

حجِ تمتّع کی نیّت :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ۔

حجِ قِرآن یعنی حج اور عمرہ دونوں کی نیّت :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْ ھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ۔

تلبیہ یعنی لبّیک کہنا :

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِيْكَ لَكَ ط اَللّٰهُمَّ اَحْرَمَ لَكَ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَعَظْمِيْ وَدَمِيْ مِنَ النِّسَآءِ وَالطِّيْبِ كُلَّ شَيْئٍ حَرَّمْتَهٗ عَلَى الْمُحْرِمِ اِبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَكَ الْكَرِيْمِ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ بِيَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ لَبَّيْكَ ذَا النَّعْمَآءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ لَبَّيْكَ مَرْغُوْبًا وَّمَرْهُوْبًا اِلَيْكَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ حَقًّا حَقًّا تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَبَّيْكَ عَدَدَ التُّرَابِ وَالْحَصٰى لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ مِنْ عَبْدٍ اٰبِقٍ اِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَرَّاجَ الْكُرُوْبِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَنَا عَبْدُكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى اَدَآءِ فَرْضِ الْحَجِّ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لَكَ وَاٰمَنُوْا بِوَعْدِكَ وَابْتَغُوْا اَمْرَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّفْدِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَاَرْضَيْتَهُمْ وَقَبِلْتَهُمْ ۝

شہرِ مکّہ پر نگاہ پڑتے وقت کی دُعا :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ جِئْتُكَ

هَا رِبًا مِّنْكَ اِلَيْكَ لِاُؤَدِّیَ فَرَآئِضَكَ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسُ رِضْوَانَكَ اَسْئَالُكَ مَسْئَالَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ اِلَيْكَ وَالْخَآئِفِيْنَ عُقُوْبَتَكَ اَسْئَالُكَ اَنْ تَقَبَّلَنِی الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتُدْخِلَنِیْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَتَتَجَاوَزَعَنِّیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِیْ عَلٰی اَدَآءِ فَرَائِضِكَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِیْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِیْ فِيْهَا وَاَعِذْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ط

بابُ السّلام میں داخلہ کی دُعا :

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ط

خانہ کعبہ کی زیارت کے وقت کی دُعا :

اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَآءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا

لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ تَعْظِيْمِهٖ وَتَشْرِيْفِهٖ مَنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّمَهَابَةً ط اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَيْتُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِعَبِيْدِكَ اَمْجَدْ عَلِىْ ط اَللّٰهُمَّ انْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا اٰمِيْنَ ط

حجرِ اسود دیکھ کر دُعا پڑھے :

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

طواف کی نیّت :

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِىْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّىْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

حجرِ اسود کیطرف ہتھیلیاں اُٹھا کر یہ دُعا پڑھیں :

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اس کے بعد آپ طواف شروع کر دیجئے

پہلے چکّر کی دُعا :

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔

دُوسرے چکّر کی دُعا :

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ

اَمْنُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ط

تیسرے چکّر کی دُعا :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

چوتھے چکر کی دُعا :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّ سَعْیًا مَّشْكُوْرًا وَّ ذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَا اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

پانچویں چکّر کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھُكَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم شَرْبَةً ھَنِیْئَةً مَّرِیْئَةً لَا نَظْمَأُ بَعْدَھَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

چھٹے چکّر کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ

وَحُقُوقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّ وَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَاَنْتَ یَااَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

ساتویں چکّر کی دُعا :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّ قَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّ حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَۃً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَۃً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَۃً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَۃً وَّرَحْمَۃً بَعْدَ الْمَوْتِ وَّالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّالْحِقْنِیْ

بِالصَّالِحِیْنَ ۔

مستجاب یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھیں

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّۃَ مَعَ الْاَبْرَارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۔

طواف کے بعد مقام ملتزم کی دُعا :

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ اٰبَآئِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَالْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْاِحْسَانِ ط اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَاقِفٌ تَحْتَ بَابِکَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِکَ مُتَذَلِّلٌ بَیْنَ یَدَیْکَ اَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَاَخْشٰی عَذَابَکَ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْاَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ ط

یَا وَاحِدُ یَا مَاجِدُ لَا تُزِلْ عَنِّیْ نِعْمَۃً اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ

اَللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعُفَافَ وَالْغِنٰى رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

مقام ابراہیم کی دُعا :

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ رِضًا مِّنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هٰذَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً اِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا فَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَاشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَاخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ

خَزَایَا وَلَا مَفْتُوْنِیْنَ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مقامِ حجرِ اسماعیل علیہ السلام کی دُعا (حطیم کے اندر)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَكَ بِہٖ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْہُ عِبَادُكَ الصّٰلِحُوْنَ اَللّٰھُمَّ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِكَ الْعُلْیَا طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاھَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآئِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قَلْبِیْ وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ بَدَنِیْ وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ سِرِّیْ وَاشْغَلْ بِالْاِعْتِبَارِ فِکْرِیْ وَقِنِیْ شَرَّ وَسَاوِسِ الشَّیْطَانِ وَاَجِرْنِیْ مِنْہُ یَا رَحْمٰنُ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ لَہٗ عَلَیَّ سُلْطَانٌ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

زمزم شریف پیتے وقت قبلہ رُخ ہوکر یہ دُعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّاَوْلَادًا صَالِحًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا كَثِيْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ رَحْمَةً وَّمَغْفِرَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسَقْمٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔

سعی شروع کرنے سے پہلے صفا کی پہاڑی پر قبلہ رُخ ہوکر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ السَّعْیَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ۔ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا اَوْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی

مَا اَلْهَمَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ
لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا
یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ
جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ
اِلَّآ اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ط
یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ
وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ،
اَللّٰهُمَّ كَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ
مِنِّیْ حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ عَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِهٖ
وَاَعِذْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
یُحِبُّكَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَكَ وَاَنْبِیَآئَكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَعِبَادَكَ
الصَّالِحِیْنَ اَللّٰهُمَّ یَسِّرْ لِیَ الْیُسْرٰی وَجَنِّبْنِی الْعُسْرٰی اَللّٰهُمَّ

اَحْيِنِيْ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ النَّعِيْمِ وَاغْفِرْ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِيْمَانًا كَامِلًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّنَسْئَالُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّيَقِيْنًا صَادِقًا وَّدِيْنًا قَيِّمًا وَّنَسْئَالُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّنَسْئَالُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَنَسْئَالُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذّٰكِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ۔

اب آپ سعی شروع کر دیں۔

سعی کے پہلے چکر کی دُعا :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ الْكَرِيْمِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ۔ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ لَا شَيْئَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ دَائِمٌ لَا يَمُوْتُ

وَلَا يَفُوْتُ اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ رَبَّنَا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ سَالِمِيْنَ غَانِمِيْنَ فَرِحِيْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ مَعَ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔

مُروہ پہاڑی کے قریب یہ آیت پڑھیں :

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔

دوسرے چکر کی دُعا :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّ
وَلَدًا، وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ
لَكُمْ، دَعَوْنَاكَ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا كَمَا اَمَرْتَنَا اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ
لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا
وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا
وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ط رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ
وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ
اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ
اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ
بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ۔

تیسرے چکّر کی دُعا :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا

نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ عَاجِلَہٗ وَاٰجِلَہٗ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ط رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ط وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ، اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَلَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضٰی۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ۝

چوتھے چکر کی دُعا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ

مَا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا، وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَيَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِی اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِی النَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ يَا اَللّٰهُ سُبْحَانَكَ وَمَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ يَا اَللّٰهُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

پانچویں چکر کی دُعا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ شُكْرِكَ يَا اَللّٰهُ، سُبْحَانَكَ مَا اَعْلٰى شَانَكَ

یا اللہ، اللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْہُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَکَرِّہْ اِلَیْنَا الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِیْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَکَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ ابْسُطْ عَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَفَضْلِکَ وَرِزْقِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ النَّعِیْمَ الْمُقِیْمَ الَّذِیْ لَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا، وَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّمِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ۔

چھٹے چکر کی دُعا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ، وَنَصَرَ عَبْدَہٗ، وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى، اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِىْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ وَمَا يُقَرِّبُنِىْ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ اَللّٰهُمَّ بِنُوْرِكَ اهْتَدَيْنَا وَبِفَضْلِكَ اسْتَغْنَيْنَا وَفِىْ كَنَفِكَ وَاِنْعَامِكَ وَعَطَائِكَ وَاِحْسَانِكَ اَصْبَحْنَا وَاَمْسَيْنَا اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا قَبْلَكَ شَيْءٌ وَّالْاٰخِرُ فَلَا بَعْدَكَ شَيْءٌ وَّالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ دُوْنَكَ نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَلَسِ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْغِنٰى وَنَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

سعی کے ساتویں یعنی آخری چکّر کی دُعا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا۔ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَىَّ الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِىْ قَلْبِىْ وَكَرِّهْ اِلَىَّ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنِىْ مِنَ الرَّاشِدِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاعْفُ وَتَكَرَّمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ

إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ ط اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ بِالْخَيْرَاتِ آجَالَنَا وَحَقِّقْ بِفَضْلِكَ آمَالَنَا وَسَهِّلْ لِبُلُوْغِ رِضَاكَ سُبُلَنَا وَحَسِّنْ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ أَعْمَالَنَا يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى، يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى، يَا شَاهِدَ كُلِّ نَجْوٰى، يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى، يَا قَدِيْمَ الْإِحْسَانِ يَا دَائِمَ الْمَعْرُوْفِ يَا مَنْ لَا غِنٰى بِشَيْءٍ عَنْهُ وَلَا بُدَّ لِكُلِّ شَيْءٍ مِّنْهُ يَا مَنْ رِزْقُ كُلِّ شَيْءٍ عَلَيْهِ وَمَصِيْرُ كُلِّ شَيْءٍ إِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ، رَبِّ أَتْمِمْ بِالْخَيْرِ۔ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد یہ دُعا پڑھیے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ ط اَللّٰهُ أَكْبَرُ ط اَللّٰهُ أَكْبَرُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا أَنْعَمَ بِهٖ عَلَيْنَا هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاجْعَلْ لِّيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِلْمُحَلِّقِيْنَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ

یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ ، اٰمِیْن ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَوَلَدِیْ وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ عَمَلِیْ ۔

میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت کے قریب یہ دُعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ ، اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَاٰبِیْ وَلَکَ یَا رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ ۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا ، اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ وَمُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ وَفَاطِرَ الْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوَاتِ ضَجَّتْ اِلَیْکَ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ نَسْئَلُکَ الْحَاجَاتِ وَحَاجَتِیَ الْاِنْسَانِیْ فِیْ دَارِ الْبَلَاءِ اِذَا نَسِیَنِیْ اَھْلُ الدُّنْیَا ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ ، الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ

الرَّجُلُ الْمُشْفِقُ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمَسْكِيْنِ
وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ
دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ اِلَيْكَ لَكَ رَقَبَتُهٗ
وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ، وَذَلَّتْ لَكَ جَبْهَتُهٗ وَرَغِمَ
لَكَ اَنْفُهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَّكُنْ
رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْؤُلِيْنَ وَاَكْرَمَ الْمُعْطِيْنَ، اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ
النَّارِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
مَغْفِرَةً تُصْلِحُ بِهَا شَأْنِيْ فِي الدَّارَيْنِ وَارْحَمْنِيْ
رَحْمَةً وَّاسِعَةً اَسْعَدُ بِهَا فِي الدَّارَيْنِ وَتُبْ عَلَيَّ تَوْبَةً نَّصُوْحًا
لَا اَنْكُثُهَا اَبَدًا وَاَلْزِمْنِيْ سَبِيْلَ الْاِسْتِقَامَةِ لَا اَزِيْغُ
عَنْهَا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ انْقُلْنِيْ مِنْ ذُلِّ الْمَعْصِيَةِ اِلٰى عِزِّ الطَّاعَةِ
وَاكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ
سِوَاكَ. وَنَوِّرْ قَلْبِيْ وَقَبْرِيْ وَاهْدِنِيْ، وَاَعِذْنِيْ مِنَ
الشَّرِّ كُلِّهٖ. وَاجْمَعْ لِيَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى. اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْيُسْرٰى
وَجَنِّبْنِي الْعُسْرٰى. وَارْزُقْنِيْ طَاعَتَكَ مَا اَبْقَيْتَنِيْ

اِسْتَوْدَعْتُكَ دِيْنِيْ وَاَمَانَتِيْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ وَقَوْلِيْ وَبَدَنِيْ وَنَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَاَحْبَابِيْ وَسَائِرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَجَمِيْعَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ عَهْدِيْ بِهٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيْهِ مَا بَقِيْتُ اَبَدًا، وَاجْعَلْنِيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مُسْتَجَابًا دُعَائِيْ مَغْفُوْرَةً ذُنُوْبِيْ، وَاَعْطِنِيْ مِنَ الرِّضْوَانِ وَالرِّزْقِ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ مَا تَقَرُّ بِهٖ عَيْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ وَفِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

طوافِ رخصت کی دُعا :

اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ حَمَلْتَنِيْ عَلٰى دَآبَّتِكَ وَسَيَّرْتَنِيْ فِيْ بِلَادِكَ حَتّٰى اَدْخَلْتَنِيْ حَرَمَكَ وَاَمْنَكَ وَقَدْ رَجَوْتُ بِحُسْنِ ظَنِّيْ اَنْ تَكُوْنَ قَدْ غَفَرْتَ لِيْ ذَنْبِيْ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ يَمِيْنِيْ وَمِنْ شِمَالِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ وَمِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ حَتّٰى تُقْدِمَنِيْ عَلٰى اَهْلِيْ فَاِذَا اَقْدَمْتَنِيْ عَلٰى اَهْلِيْ فَاكْفِنِيْ مُؤْنَةَ عِيَالِيْ وَاكْفِنِيْ مُؤْنَةَ

خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

حاضریٔ دربار رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم و زیارت مدینہ منورہ

حرم مدینہ پر نظر پڑتے ہی یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ وِقَايَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْٓءِ الْحِسَابِ۔

مسجدِ نبوی ﷺ میں داخلہ کے وقت دُعا (پہلی مرتبہ باب السّلام سے داخل ہوں)

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ؕ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ

صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَاءَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَانْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ریاض الجنۃ یا مسجدِ نبوی میں کسی بھی جگہ کمالِ ادب کے ساتھ قبلہ رُو ہو کر یہ دُعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ شَرَّفْتَھَا وَکَرَّمْتَھَا وَمَجَّدْتَّھَا وَعَظَّمْتَھَا وَنَوَّرْتَھَا بِنُوْرِ نَبِیِّکَ وَحَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ کَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَہٗ وَمَاٰثِرَہُ الشَّرِیْفَۃَ فَلَا تَحْرِمْنَا یَا اَللّٰہُ ط فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِہٖ وَتَحْتَ لِوَائِہٖ وَاَمِتْنَا اِذَا تُمِیْتَنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَسُنَّتِہٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِہِ الْمَوْرُوْدِ بِیَدِہِ الشَّرِیْفَۃِ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

سلام بدرگاہ سرورِ کونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ
الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ ط وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّۃَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا جَمَالَ مُلْکِ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَا نُوْرَ عَرْشِ
اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ط
وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ حَقِّکَ الْعَظِیْمِ ط وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ
لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدَ
بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ ھَاشِمٍ ط یَا طٰہٰ یَا یٰسٓ
یَا بَشِیْرُ یَا سِرَاجُ یَا مُنِیْرُ یَا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
وَھَا اَنَا یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ جِئْتُکَ ھَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ
وَمِنْ عَمَلِیْ وَمُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِیْرًا اِلَیْکَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ
یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ یَا سِرَاجَ الظُّلْمَۃِ اَجِرْنِیْ
بِہٖ یَآ اَللّٰہُ مِنَ النَّارِ ط یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَتَیْنٰکَ
زَائِرِیْنَ وَقَصَدْنَاکَ رَاغِبِیْنَ وَعَلٰی بَابِکَ الْعَالِیْ وَاقِفِیْنَ وَبِحَقِّکَ
عَارِفِیْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِیْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِکَ

مَحْرُوْمِیْنَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَسْأَلُکَ الشَّفَاعَۃَ وَاَسْئَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی لَکَ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَالْحَوْضَ الْمَوْرُوْدَ وَالشَّفَاعَۃَ الْعُظْمٰی فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ یَوْمِ الْمَشْهُوْدِ ط

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی الْقَاعِ اَعْظُمُہٗ

فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ

فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَا شَفِیْعَ اللّٰہِ ط اَنْتَ الْمُشَفَّعُ اَنْتَ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْهَدُ اَنَّکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ وَجَلَیْتَ الظُّلْمَۃَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَبَدْتَ رَبَّکَ حَتّٰی اَتَاکَ الْیَقِیْنُ ط جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْ وَالِدَیْنَا وَعَنِ الْاِسْلَامِ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَنَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَنْ تَشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ یَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ط یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط اِشْفَعْ لَنَا وَلِوَالِدَیْنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَزْوَاجِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِمَشَائِخِ طَرِیْقَتِنَا وَمَشَائِخِ اَوْرَادِنَا وَلِاَسَاتِذَتِنَا وَلِجِیْرَانِنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا

وَقَدْ نَا عِنْدَكَ بِدُعَاءِ الْخَيْرِ عِنْدَ الزِّيَارَةِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ط اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَذُرِّيَّتِكَ فِيْ كُلِّ اٰنٍ وَّلَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ ذَرَّةٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ مِّنْ عُبَيْدِكَ رِضَاءِ الْمُصْطَفٰى الْاَعْظَمِيْ بْنِ صَدْرِ الشَّرِيْعَةِ اَمْجَدْ عَلِيْ يَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ فَاشْفَعْ لَهٗ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ۔

سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار پڑھئے۔ اس کے بعد اپنی مادری زبان میں دعا کیجئے۔ دُرودِ اکبر بھی پڑھئے۔

خلیفۂ اوّل امیرالمومنین سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

سورۂ فاتحہ و اخلاص و دُعا پڑھئے

خلیفۂ دوم امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَفِيَّ الْمِحْرَابِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْاِسْلَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ ط اَنْتَ الَّذِيْ قَالَ فِيْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ ط لَوْ كَانَ نَبِيٌّ مِّنْ بَعْدِيْ لَكَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ سورۂ فاتحہ و اخلاص و دعا پڑھیے

درمیان میں کھڑے ہو کر ہر دو خلفاء رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمَا وَبَارَكَ

وَسَلِّمْ ۔ سُورۃ فاتحہ و اخلاص و دعا پڑھیے ۔

وحی اُترنے کی جگہ اور اُمّہات المؤمنین کے ۱۳ حجروں کے قریب سلام پڑھیے

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ یَا رَجَآءَ السَّائِلِیْنَ وَاَمَانَ الْخَائِفِیْنَ وَحِرْزَ الْمُتَوَکِّلِیْنَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُلْطَانُ یَا سُبْحَانُ یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط وَاَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط وَذُرِّیَّاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط وَسَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ ط وَسَیِّدِنَا عُمَرَ الْفَارُوْقِ ط وَسَیِّدِنَا عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ ط وَسَیِّدِنَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَاَنْتَ یَا اَللّٰہُ الرَّبُّ الْاَعْلٰی فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِجَاہِ سَیِّدِنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ اِلَیْنَا وَبِجَاہِ سَیِّدِنَا اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط وَاَنْتَ یَآ اَللّٰہُ یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ اِسْمَعْ دُعَآءَنَا وَتَقَبَّلْ یَا رَبَّنَا وَاٰمِنْ خَوْفَنَا وَاسْتُرْ عُیُوْبَنَا وَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَارْحَمْ اَمْوَاتَنَا وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّئَاتِنَا وَاجْعَلْنَا یَآ اَللّٰہُ عِنْدَکَ مِنَ الْعَائِذِیْنَ الْفَائِزِیْنَ الشَّاکِرِیْنَ الْمَجْبُوْرِیْنَ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

سورۃ فاتحہ، اخلاص و دعا پڑھیے

جنت البقیع کی طرف منہ کر کے یہ سلام پڑھیئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْبَقِیْعِ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ الرَّفِیْعِ ط اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ نَحْنُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ط اٰنَسَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَشَرَّفَکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِقَوْلِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ سورۃ فاتحہ، اخلاص، دعا پڑھیئے ۔

باب جبریل پر کھڑے ہو کر ملٰئکۃ المقربین پر سلام پڑھیئے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا مِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِسْرَافِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عِزْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَلٰئِکَۃَ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ کَآفَّۃً عَآمَّۃً ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ سورۂ فاتحہ اخلاص، دعا پڑھیئے ۔

باب النساء پر کھڑے ہو کر جبل اُحد کیطرف منہ کر کے شہدائے اُحد رضی اللہ عنہم پر سلام پڑھیئے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ وَيَا اَسَدَ اللّٰهِ وَيَا اَسَدَ رَسُوْلِهٖ ط ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ يَا سُعَدَآءُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ ط كَآفَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ـ

سورۂ فاتحہ، اخلاص، دعا پڑھیے

روضہ مبارک کے سرہانے کیطرف سیدتنا فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَامِسَةَ اَهْلِ الْكِسَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ ن الْمُرْتَضٰى كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ فِى الْجَنَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّيِّدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْكَوْكَبَيْنِ الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الشَّابَّيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِى الْجَنَّةِ اَبِىْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَنْكِ وَاَرْضَاكِ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَسْكَنَكِ وَمَحَلَّكِ وَمَاْوٰكِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

وَعَلٰی اَبِیْکَ الْمُصْطَفٰی وَ بَعْلِکَ عَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی وَابْنَیْکَ الْحَسَنَیْنِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ سُورۃ فاتحہ اخلاص، دعا پڑھیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف کی دُعا:

اب یہاں سے قبلہ کی طرف سرک کر ریاض الجنۃ میں کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھیں۔

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۝ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اٰمِیْنَ۔

سُورۃ فاتحہ، اخلاص۔ پڑھیے اور اپنی مادری زبان میں دعا کیجیے۔

جنت البقیع کے دروازہ پر کھڑے ہوکر یہ سلام پڑھیے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّکُمْ سَلَفُنَا وَاِنَّآ اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔ سورہ فاتحہ اخلاص و دعا پڑھیے۔

اُمّہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ الْمُصْطَفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکُنَّ وَاَرْضَاکُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکُنَّ وَمَسْکَنَکُنَّ وَمَاْوٰکُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سُوْرَۃ فاتحہ، اخلاص، دعا پڑھیے۔

خاتونِ جنّت فاطمۃ الزّہرا رضی اللہ عنہا کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکِ وَاَرْضَاکِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَنْزِلَکِ وَمَسْکَنَکِ وَمَحَلَّکِ وَمَاْوٰکِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

سُوْرَۃ فاتحہ، اخلاص، دعا پڑھیے

بنات الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارات پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ نَبِیِّ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ حَبِیْبِ اللّٰہِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ

يَا بَنَاتِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُنَّ وَاَرْضَاكُنَّ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُنَّ وَمَسْكَنَكُنَّ وَمَحَلَّكُنَّ وَمَاْوٰكُنَّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُنَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

سورۂ فاتحہ ، اخلاص ، دعا پڑھیے ۔

امیر المومنین سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر یہ سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْتَحْيَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ زَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْجَنَّةِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔ سورۂ فاتحہ اخلاص ، دعا پڑھیے

جنّت البقیع میں تمام زیارتوں سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا مِنْهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَاَوْلِيَآئِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ ط وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَدْرِجِيْنَ وَلَا بِثَنَآءِ النَّاسِ مَغْرُوْرِيْنَ وَلَا يَاْكُلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ ط

جبلِ اُحد پر سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر سلام پڑھیے :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا اَمِيْرَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ ط سورۃ فاتحہ اخلاص دعا پڑھیے۔

شہدائے اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر یہ مجموعی سلام پڑھیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءَ اُحُدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَافَّةً عَامَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُعَدَآءُ يَا شُهَدَآءُ يَا نُجَبَآءُ يَا نُقَبَآءُ يَا اَهْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءَ اُحُدٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

سلام بحالت مجموعی :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا سُعَدَآءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاْوٰكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

جبلِ اُحد پر حضورؐ کے دندانِ مبارک شہید ہونے کی جگہ دعا پڑھیے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ قُبَّةُ الثَّنَايَا وَمُصَلّٰى نَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰھُمَّ کَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَہٗ وَمَاٰثِرَہُ الشَّرِیْفَۃَ فَلَا تَحْرِمْنَا یَآ اَللّٰہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط سورۃ فاتحہ، اخلاص، دعا پڑھیے۔

مدینہ منورہ سے بوقت رخصتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم الوداعی سلام پڑھیے:

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط لَا جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَھْدِ اِلَّا مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّ عَافِیَۃٍ وَّ صِحَّۃٍ وَّ سَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ مِّتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ط وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ط اٰمِیْنَ، اٰمِیْنَ، اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط بِحَقِّ طٰہٰ وَیٰسٓ۔

سلام وداع کے بعد

جب ارادہ وطن کی واپسی کی جانب ہو تو مسجد نبوی میں دو رکعت نماز پڑھے،

پھر دین و دنیا کی حاجات کے لئے اور حج و زیارت کے قبول ہونے کی اور گھر خیریت کے ساتھ پہنچنے کی دعا مانگے اور یوں عرض کرے "اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زیارت کو آخری زیارت نہ کرنا بلکہ میرے لئے دوبارہ آنا اور ٹھہرنا سہل اور آسان فرما۔ ان کی حضوری اور میرے لئے سلامتی اور عافیت دین و دنیا کی مقدر فرما اور میں اپنے گھر عافیت اور سلامتی کے ساتھ جاؤں۔ اجر و ثواب ارحم الراحمین مقدر فرما دے میرے لئے۔ آمین یا رب العالمین۔

اور اس وقت جس قدر رنج و غم کا اظہار ہو سکے کرے اور آنسو نکالنے کی کوشش کرے۔ اس وقت آنسوؤں کا نکلنا اور قلب کے اوپر رنج کا غلبہ ہونا قبولیت کی علامت ہے۔ پھر روتا ہوا اور مفارقت دربارِ رسالت پر حسرت و افسوس کرتا ہوا چلے اور جو میسر ہو فقراء مدینہ پر صدقہ کر دے اور جب اپنی بستی کے قریب آجائے تو یہ دعا پڑھے۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

اپنے شہر میں داخل ہو کر پہلے مسجد میں جاتے اور دو چار رکعت نفل پڑھے بشرطیکہ وقت مکروہ نہ ہو اور جب گھر میں داخل ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا ط

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے سلامتی اور عافیت کے ساتھ سفر کو پورا فرمایا اور اس سعادتِ کبریٰ اور نعمت عظمیٰ سے مشرف فرمایا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

حج و عمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں

افعال عمرہ

احرام عمرہ	شرط
طواف مع رمل	رکن
سعی	واجب
سر منڈانا یا کترانا	واجب

افعال حج افراد

احرام	شرط
طواف قدوم	سنت
وقوف عرفہ	رکن (فرض)
وقوف مزدلفہ	واجب
رمی جمرۂ عقبہ	واجب
قربانی	اختیاری
سر منڈانا یا بال کتروانا	واجب
طواف زیارت	رکن (فرض)
سعی	واجب
رمی جمار	واجب
طواف وداع	واجب

افعال قران

احرام حج وعمرہ	شرط
طواف عمرہ مع رمل	رکن (فرض)
سعی عمرہ	واجب
طواف قدوم مع رمل	سنت
سعی	واجب
وقوف عرفہ	رکن (فرض)
وقوف مزدلفہ	واجب
رمی جمرۂ عقبہ	واجب

افعال تمتع جب کہ ھدی ساتھ نہ ہو

احرام عمرہ	شرط
طواف عمرہ مع رمل	رکن (فرض)
سعی عمرہ	واجب
سر کے بال منڈوانا یا کتروانا	واجب
آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط

افعالِ تمتع جب کہ ھدی ساتھ ہو

		وقوفِ مزدلفہ	واجب
		رمی جمرۂ عقبہ	واجب
احرام عمرہ	شرط	قربانی	واجب
طوافِ عمرہ مع رمل	رکن (فرض)	سر منڈوانا یا بال کتروانا	واجب
سعیِ عمرہ	واجب	طوافِ زیارت مع رمل	رکن (فرض)
سر کے بال منڈوانا یا کتروانا	واجب	سعی	واجب
آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا۔	شرط	رمی جمار	واجب
وقوفِ عرفہ	رُکن	طوافِ وداع	واجب

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

۱۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔
۲۔ ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو۔
۳۔ جنت کی قیمت دے کر سویا کرو۔
۴۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو
۵۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علی نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

۱۔ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الحمد للہ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

۲۔ تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ کر سویا کرو اس کا ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ہوگا۔ (۳) تین مرتبہ دُرود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ جنّت کی قیمت ادا ہوگی

(۴) دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہوگا (۵) چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو میں روزانہ رات کو یہی عملیات کرکے سویا کروں گا۔

مقبول دعائیں

وقال تعالى: اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ

١۔ وعن النُّعْمَانِ بن بَشِيرٍ رضى الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال الدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ رواه أبو داود والترمذى۔

٢۔ عن أنس رضى الله عنه قال: كَانَ اكثرُ دُعاءِ النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ متفق عليه

٣۔ عن عمرو بن العاص رضى الله عنهما قال: قال رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلوبنا على طَاعَتِكَ۔ رواه مسلم

٤۔ عن أبى هريرة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عن النبى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ البلاءِ ودَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأعدا۔ متفق عليه۔

۵ ۔ عَنْ علی رَضِیَ اللہ عنہ قال: قال لی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: قُلِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِی وَسَدِّدْنِیْ (وفی روایۃ) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدیٰ وَالسَّدَادَ۔ رواہ مسلم

۶ ۔ عَنْ عائشۃ رَضِیَ اللہ عنہا أَنَّ النبی صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کان یقول فی دُعائہٖ: اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ أَعْمَلْ۔ رواہ مسلم

۷ ۔ عن زید بن أرقم رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقول: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ والکسل والبخل والھرم وعذاب القبر، اَللّٰھُمَّ آتِ نَفْسِی تقواھا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکَّاھا أَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلاھا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَا یُسْتَجَابُ لھا،، رواہ مسلم

۸ ۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أَنَّ النبی صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْغِنیٰ وَالْفَقْرِ،، رواہ ابوداود والترمذی

۹ ۔ عن زیاد بن علاقۃ عن عَمِّہٖ قُطْبَۃَ بن مالک رضی اللہ عنہ قال: کان النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یقول: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ والاعمال والاھواء،،
رواہ الترمذی۔

۱۰۔ عن أنس رضی اللہ عنہ انّ النبی صلّی اللہ عَلَیہ وسلّم کان یقولُ : اَللّٰھُمَّ اِنّیِ اعوذ بك منَ الْبَرَصِ وَالْجُنونِ والْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقام رواہ أبوداود

۱۱ ۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: کان رسول اللہ صلیّ اللہ علیہ وسلم یقول: اَللّٰھُمَّ اِنّیِ اَعُوذُبِكَ منَ الْجُوْعِ فاِنَّہ بِئْسَ الضجیعِ وَاعوذُبكَ منَ الخِیانۃِ فاِنّھا بِئْسَتِ البِطَانَۃُ رواہ أبوداود

۱۲۔ عن عِمْرانَ بن حصین رضی اللہ عنہ قال: عَلّم رَسُول اللہ عَلَیہ وَسَلّم اَلِی حُصیناً کلمتَین یَدْعُو بِہما اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنی رُشْدِی واَعِذْنِی مِنْ شَرِّ نَفْسِی ۔ رواہ الترمذی

۱۳ ۔ عن أبو الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال : قلتُ یا رسولَ اللہ عَلِّمْنِیْ شیئاً اَسْأَلُہُ اللہ تعالیٰ قال : سَلُوا اللہَ العافیۃ فَمَکَثْتُ اَیاماً ثم جِئْتُ فَقُلْتُ: یَا رَسُول اللہ عَلِّمْنِی شَیْئاً أَسْأَلُہُ اللہ تعالیٰ قال لِی یا عبّاسُ یا عَمَّ رَسُول اللہ صَلیَّ اللہ علیہ وآلہ وسلم سَلُوا اللہَ العَافِیَۃَ فی الدُّنیا وَالآخِرَۃِ۔ روا الترمذی

۱٤۔ عن شہر بن حوشب قال : قُلْتُ لِأُمِّ سَلمۃ رضی اللہ عنہا یا أمَّ الْمُؤمنینَ ما اَکْثَرُ دُعاءِ النّبی صَلیَّ اللہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا كَانَ عِنْدَكِ قالت: كان اكثرُ دُعَائِهِ يا مُقَلِّبَ الْقُلُوب ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِينِكَ رواه الترمذی

۱۵ ۔ عن أَبِی الدرداء رَضی الله عَنه قال: قال رَسُول الله صَلَّى الله عليهِ وَسَلّم كان مِن دعاء داوٗد عَلَيه السَّلام اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ من يُحِبُّكَ والعمَلَ الذی يُبَلِّغُنِی حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ إلَیَّ مِن نَفْسِی وَاَهْلِی ومن الماء البارِدِ رواه الترمذی۔

۱۶۔ عن أنس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صَلَّى الله عليه وَسلّمَ اَلِظّوا بِيا ذَا الْجَلَالِ والاكرام(۱)

۱۷ ۔ عن أبی أمامة رضی الله عنه قال: دَعَا رَسُول الله صَلَّى الله تعالٰی عليه وآلِهٖ وَسَلَّم بِدُعَاءٍ كثيرٍ لَمْ نحفظ منهُ شَيْئًا قلنا يا رسول اللهِ دَعَوْتَ بِدُعاءٍ كثيرٍ لَمْ نحفظ مِنْهُ شَيْئًا فقال أَلَا ادُلُّكُم على ما يَجْمَعُ ذٰلِكَ كُلَّهُ تقول: اَللّٰهُمَّ اِنّی أَسْأَلكَ مِنْ خَيْرِ ما سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلّم واعوذ بكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ محمد صلى الله عليه وسلم وانت المستعان وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ رواه الترمذی

۱۸ ۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال : کان مِنْ دُعاءِ رسول اللہ صلی اللہ عَلَیہِ وآلہ وَسلّم اَللّٰھُمَّ اِنّی اسألک موجبات رَحْمَتِکَ وَعَزائم مَغْفِرَتِک والسّلامَۃَ مِن کُلِّ اِثْمٍ والغَنِیْمَۃَ مِن کل بِرٍّ وَالفوز بالجنّۃ وَالنجاۃَ مِن النّارِ ۔ رواہ الحاکم

۱۹ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی سَیّدِنا مُحمّدٍ بقدرِ ما فی عِلْمِکَ مِن العددِ فی کلّ لمحۃٍ مِن الأزل الی الأبدِ وَعلٰی آلِہ وَصَحْبِہٖ وَسَلّم

۲۰ ۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ أنّ النّبی صَلّی اللہ عَلَیہِ وآلہ وسلم قال : اَللّٰھُمَّ اِنّی اعوذبکَ مِنَ الشِّقاقِ وَالنِّفاقِ وَسوءِ الاَخْلاقِ

۲۱ ۔ عن شُتَیر بن شکل عن أبیہ رضی اللہ عنہ أنّ النّبی صَلّی اللہ علَیہِ وآلہ وسلم قال : اَللّٰھُمَّ اِنّی اَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ سمْعِی وَمِنْ شَرِّ بصَرِی وَمِن شَرِّ لِسانی وَمِنْ شَرِّ قلْبی وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّ یعْنی فَرْجَہُ

۲۲ ۔ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم قال : اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنی رُشْدِی وَاَعِذْنی مِن

شَرِّ نَفْسِی

۲۳ - عن علی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اللّٰھُمَّ اِنّی اعوذُ بِرِضاکَ من سَخطِکَ وَاعُوذُ بمعافاتِکَ من عقوبتکَ واعُوذ بِکَ مِنکَ لا اُحْصِی ثناءً علَیکَ انتَ کما اَثْنَیتَ علیٰ نفسِکَ

۲۴ - عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی صلّی اللہ علیہ وسلم: قال: اَللّٰھُمَّ اِنّی اعُوذ بکَ مِن زوالِ نِعْمَتِکَ وَتَحوُّلِ عافِیَتِکَ وفجاءۃ نُقْمَتِکَ وجمیع سَخطِکَ

۲۵ - عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قال: اَللّٰھُمَّ انْفَعنی بما عَلَّمْتَنی وَعَلِّمْنی ما ینفَعُنی وَزِدْنِی عِلْماً اَلْحَمد للہ علی کُلِّ حالٍ وَاعُوذُ باللہِ مِنْ حالِ اَھْلِ النّار

۲۶ - عن أبی مالک رضی اللہ عنہ أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اَللّٰھُمَّ اغْفِرلِی وَارْحَمنی وَاھْدِنی وعافِنی وَارزُقنی

۲۷ - عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن النبی صَلّی اللہ علَیہ وسَلّم قال: اَللّٰھُمَّ اغْفِرلِی ذَنبی وَوَسِّعْ

لِی فِی دارِی وَبَارِكْ لِی فِی رِزْقِی

۲۸ ۔ عن علی رضی اللہ عنہ اَن النبّی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: اللّٰھُمَّ اکفِنِی بحلالك عَن حَرامِك وَاَغنِنی بفضلِك عَمَّنْ سِوَاك

۲۹ ۔ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال النبیّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُك الْھُدیٰ وَالتُّقیٰ وَالعَفافَ وَالغِنیٰ

۳۰ ۔ عن عمر رضی اللہ عنہ اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُہِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا واٰثِرْنَا ولا تُؤثِرْ علَیْنَا وَاَرْضِنا وَارْضَ عنّا

۳۱ ۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھُمَّ اِنَّكَ سَاَلْتَنَا مِن اَنْفُسِنَا مالا نَمْلِكُہُ اِلَّا بِكَ اللّٰھُمَّ فَاَعْطِنَا منھا ما یُرْضِیكَ عَنَّا

اللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُولُ بِہ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیكَ وَمِن طاعتِكَ ما تُبَلِّغُنَا بِہِ جَنَّتَكَ ومِنَ الیقینِ

ما تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنا مَصَائِبَ الدُّنيا وَمَتِّعْنا بِاَسْماعِنا وَاَبْصارِنا وَقُوَّتِنا ما اَحْيَيْتَنا واجْعَلْهُ الوارِثَ مِنّا واجْعَلْ ثَارَنا عَلى مَنْ ظَلَمَنا وانْصُرْنا على مَنْ عَادَانا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنا فى دِينِنا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيا اَكْبَرَ هَمِّنا ولا مَبْلَغَ عِلْمِنا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوبِنا مَنْ لا يَخافُكَ ولا يَرْحَمُنا

۳۲ - عن اَبى هريرة رضى الله عنه اَن النبى صلى الله عليه وسلم قال: اَللّٰهُمَّ اَصلِحْ لِى دِينِى الّذى هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِى واَصْلِحْ لِى دُنْيَاىَ الّتى فيها مَعاشى واَصلِحْ لِى آخِرَتِى الّتى فيها مَعادى واجْعَلِ الْحياةَ زِيَادَةً لِى فى كُلِّ خَيْرٍ واجْعَلِ الْمَوْتَ راحَةً لِى مِنْ كُلِّ شَرٍّ

۳۳ - عن عائشة رضى الله عنها اَن النبى صلى الله عليه وسلم قال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِى وَارْحَمْنِى واَلْحِقْنِى بِالرَّفِيقِ الاَعلى

۳۴ - عن بُرَيْدَةَ رضى الله عنه اَنَّ النبى صلّى الله عليه وسلم قال: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِى شَكُورًا واجْعَلْنِى صَبُورًا واجْعَلْنِى فى عينى صغيرًا و فى اَعْيُنِ النّاسِ كبيرًا

۳۵ ۔ عن أبی بریدۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قال: اللّٰھُمَّ انی اَسْألُکَ بأنّکَ اَنْتَ اللہ لا اِلٰہَ اِلاّ انتَ الاحَدُ الصّمد الّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَد وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا احَد

۳۶ ۔ عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اللّٰھُمَّ اِنّی اسْألُکَ الْمُعافاۃَ فی الدّنیا والآخِرَۃِ

۳۷ ۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اللّٰھُمَّ اِنّکَ عفُوٌّ کریمٌ تُحِبُّ العفْوَ فاعْفُ عَنّی

۳۸ ۔ وعنہا اَن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم قال: اللّٰھُمَّ عَافِنی فی جسدی وعافِنی فی بَصَری واجْعَلْہُ الوارِثَ مِنّی لا اِلٰہ اِلاّ اللہ الْحلیمُ الْکَرِیمُ سُبْحانَ اللہ رَبّ الْعَرْشِ الْعَظِیمِ وَالْحمْدُ لِلّٰہِ رَبّ العالَمِینَ

مسنون دُعائیں

قبولیتِ دُعا کب اور کیسے :-

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا : ایک شخص طویل سفر میں ہے پراگندہ حال، غبار آلود دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر کہتا ہے : اے رب ! اے رب ! مگر اس کی خوراک حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام کا ہے، حرام کی غذا سے نشوونما پا رہا ہے۔ بھلا ایسے شخص کی دُعا کیونکر سُنی جائے گی (مسلم)

اللہ تعالیٰ غافل اور بے حضور دل کی دُعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

جو آدمی بھی اللہ سے دُعا مانگتا ہے، اللہ اُس کی دُعا قبول کرتا ہے پس یا تو دُنیا کے اندر اس کا اثر ظاہر کر دیتا ہے یا آخرت کیلئے اس کا اجر محفوظ کر دیتا ہے یا دُعا کے مقدار اس کے گناہ دُور کر دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ گناہ کی یا قطع رحمی کی دُعا نہ کرے یا جلدی نہ مچائے۔ (ترمذی)

صُبح ہونے پر :-

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ط

شام ہونے پر :-

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ ط

۵

سونے کے وقت:

بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْيَا

بیدار ہونے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؕ

خواب دیکھنے پر:-

خَیْرًا تَلْقَاهُ وَشَرًّا تَوَقَّاهُ خَیْرًا لَّنَا، وَشَرًّا عَلٰی اَعْدَآئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

بیت الخلا سے باہر آتے وقت:-

غُفْرَانَكَ

وضو کرتے وقت:-

اَتَوَضَّأُ بِسْمِ اللّٰهِ

وضو کرنے کے بعد:-

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ط

اذان سننے کے بعد :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ انِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ ۔

شیطانی وسوسوں سے بچنے کیلئے :

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ ٥ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ٥ (المومنون ۹۷-۹۸)

بیمار کی عیادت پر :-

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا ۔

مریض کی وفات پر :-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ ۔

نمازِ جنازہ :-

نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہی جائیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا :۔ سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

دوسری تکبیر کے بعد درود :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

تیسری تکبیر کے بعد دُعا۔ اگر میّت بالغ مرد یا عورت ہے :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ط

اگر میّت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۔

اگر میّت نابالغ لڑکی ہو تو اِجْعَلْهُ کے بجائے اِجْعَلْهَا اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کے بجائے شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھنا چاہیئے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر سلام پھیر دینا چاہیئے ۔

میّت کو قبر میں رکھتے وقت : بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔

قبر پر مٹی ڈالتے وقت :

قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر میں ڈال دے۔ پہلی مرتبہ پڑھے۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا)۔ دوسری مرتبہ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

عام طور پر قبرستان جانے پر :

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

مسجد میں داخل ہوتے وقت :

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

مسجد سے نکلتے وقت :

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

گھر سے نکلنے پر :

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط

گھر میں داخل ہونے پر :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

سفر پر روانہ ہونے پر :

اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَآئِعُهٗ

سواری پر سوار ہونے پر :

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

سفر سے واپسی پر :

اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ۔ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

کسی بستی میں داخلہ پر : اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهَا (یہ تین مرتبہ پڑھے)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَا ھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحَ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔ (طبرانی السند جید)

بادل آتا دیکھ کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ اور اگر وہ برسنے لگتا تو آپؐ فرماتے: اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا

بجلی کے کڑکنے پر:

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ ط (الرعد:۱۳)

آندھی کے آنے پر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (صحیح مسلم)

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہونے پر:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (ابوداؤد، نسائی، ابنِ حبان، حاکم)

کوئی مصیبت آنے پر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

بے چینی اور اضطراب پر :

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؕ

ادائیگی قرض کے لئے :

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ۔

اچھی چیز دیکھنے پر : مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

بُری چیز دیکھنے پر : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

شادی پر مُبارکباد : بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَجَمَعَ بَیْنَكُمَا فِیْ خَیْرٍ ۔

شادی پر شوہر کی دُعا :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ

خلوت پر : بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

بچے کی ولادت پر:

آیت الکرسی اور ذیل کی دو آیات کی تلاوت کرو اور معوذتین (سورۃ فلق اور الناس) سے ان پر دم کیجئے

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قف یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (الاعراف: آیت ۵۴، ۵۵)

تحفہ لینے اور دینے پر:

تحفہ لینے پر: بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمْ تحفہ دینے پر: وَفِیْهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ

نیا لباس پہننے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

مصیبت زدہ دیکھنے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ اللّٰهُ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

مجلس کے خاتمہ پر:

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا۔ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا

وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَاْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِىْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا۔

کھانا شروع کرنے پر: جب تم کھانا کھانے لگو تو شروع میں بسم اللہ کہو

اگر پہلے بسم اللہ کہنا بھول جاؤ تو بعد میں یہ پڑھ لو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

کھانے کے بعد: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

میزبان کے لئے دعا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ، وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

نیا پھل دیکھنے پر:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مُدِّنَا۔

نیا چاند دیکھنے پر:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔

افطار کے وقت:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔

لیلۃ القدر کی دُعا: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی

نومُسلم کی دُعا: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

جامع دُعائیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ، وَدَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَمِنْ فُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَمِنْ جَمِیْعِ سَخَطِکَ۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

(۵) اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

(۶) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

مَنْ فَتَحَ لَهُمْ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ ط وَوَعَدَهُمْ
پاک ہے وہ ذات جس نے کھولا واسطے ان کے دروازہ رحمت کا اور رضامندی کا اور وعدہ

دُخُوْلَ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجِنَانِ كَمَا اَخْبَرَنَا نَبِیُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ ط
دیا انکو داخل ہونے دروازیکا دروازے بہشت سے جیسے کہ خبر دی ہم کو نبی آخرالزمان

اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابٌ يُّقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهٗ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ
تحقیق بیچ جنت کے ایک دروازہ ہے کہتے ہیں اسکو ریان نہیں داخل ہونگے مگر روزے دار

شَهْرِ رَمَضَانَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ماہ رمضان کے - اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے ہے سب تعریف پاک ہے

اَنْزَلَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى نَبِيِّنَا فِیْ اَشْرَفِ لَيْلَةٍ مِّنْ لَّيَالِیْ شَهْرِ
وہ ذات جس نے نازل کیا قرآن کو اوپر نبی ہمارے کے بیچ بزرگ رات کے راتوں

رَمَضَانَ وَجَعَلَ قِيَامَهَا خَيْرًا مِّنْ قِيَامِ اَلْفِ شَهْرٍ بِالْعَدْلِ
مہینے رمضان کے سے اور قیام کیا اس کے بہتر قیام ہزار مہینے سے ساتھ عدل

وَالْاِحْسَانِ وَاَرْسَلَ فِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةَ لِتَبْلِيْغِ سَلَامِهٖ عَلٰى
اور احسان کے اور بھیجا بیچ اس کے فرشتوں کو واسطے پہنچانے سلام اپنے اور تمام

كَافَّةِ اَهْلِ الْحَقِّ وَالْاِيْقَانِ ط وَغَفَرَ لَهُمْ جَمِيْعَ الْكَبَائِرِ وَالْعِصْيَانِ
اہل حق اور یقین کے اور بخش دے ان کے گناہ اور معاف فرمائے گا اللہ تعالیٰ ان کے گناہ اور خطائیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ
اے اللہ تو رحمت بھیج حضرت محمد پر اور ان کی آل پر رحمت بھیج سب نبیوں پر اور

وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى كُلِّ مَلٰٓئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ
رسولوں پر سب فرشتوں، مقرب تیرے کے اور اوپر بندوں اللہ کے

الصّٰلِحِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ اِنَّ
نیکوں کیساتھ رحمت اپنی کے لئے سب سے زیادہ رحمت کرنیوالے بندو اللہ کے تحقیق

اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی
اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے صاحب قرابت کے اور منع

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝
کرتا ہے بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ
اور البتہ ذکر اللہ تعالیٰ کا بہت بلند اور بہت تیز اور بہت غالب اور بہت بزرگ اور

وَاَكْبَرُ ط
پورا۔ بڑا اور بزرگ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَمْطَرَ اَقْطَارَ الرَّحْمَةِ مِنْ سَحَابِ
سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے برسایا مینہ رحمت کا ابر بخشش کے سے

الْمَغْفِرَةِ وَ نَوَّرَ قُلُوْبَ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِفَیْضَانِ اَنْوَارِ لَآ اِلٰهَ
اور روشن کیا دل صاحب معرفت کا ساتھ پہنچانے نور کلمہ کے نہیں کوئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ شَرَحَ صُدُوْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
مگر اللہ۔ محمد بھیجے ہوئے اس کے ہیں اور کھولا سینہ مومنوں کا ساتھ

بِنُوْرِ اَذْكَارِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ
نور کلمہ ذکر کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں اور گواہی دیتا ہوں

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
ہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اور گواہی دیتا

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
ہوں میں تحقیق بندے اسکے اور رسول اسکے ہیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

الْحَمْدُ ۰ ثُمَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْوَرٰى بَدْرِ الدُّجٰى
واسطے اللہ کے بہت تعریف پھر درود اور سلام اوپر بہترین خلقت کے، روشنی کرنے

نُوْرِ الْهُدٰى صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ
والے بیچ اندھیرے نور ہدایت کے صاحب نزدیک دو کمانوں کے یا اس سے بھی کم

نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ فِي الدَّارَيْنِ
رسول دو گروہوں کے نبی دونوں حرموں کے امام دو قبلوں کے شفاعت کرنیوالے امت کے

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بیچ دو جہان کے ختم کرنیوالے نبیوں کے رسول رب العلمین کے رحمت اللہ کی اوپر انکے اور سلام

وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَخُلَفَآئِهِ الرَّاشِدِيْنَ خُصُوْصًا عَلَى الْاِمَامِ سَيِّدِ
اور اوپر اولاد اس کی کے اور خلیفوں راہ پانیوالوں کے خاص کر اوپر امام سردار

اَهْلِ الْعِرْفَانِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اہل عرفان کے خلیفہ رسول اللہ کے رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر ان کے اور سلام

فِيْ كُلِّ مَكَانٍ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ الصَّادِقِ
بیچ ہر مکان کے ۔ سردار مومنوں کے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ۔ سچے ۔

الشَّفِيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْإِمَامِ قَاتِلِ الْكَفَرَةِ
شفیق راضی ہو اللہ تعالٰے ان سے اور اوپر امام قتل کرنیوالے کافروں کے

وَاَهْلِ الطُّغْيَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ الْفَارُوْقِ الْمُؤَيَّدِ
اور سرکشوں کے سردار مومنوں کے عمرؓ فاروق جو قوت دیئے گئے

بِالْإِحْسَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى الْإِمَامِ حَبِيْبِ اللّٰهِ
ساتھ احسان کے راضی ہو اللہ تعالٰے ان سے اور اوپر امام حبیب اللہ کے

الْمَنَّانِ نَاصِرِ اَهْلِ الْاِيْمَانِ جَامِعِ الْقُرْاٰنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
احسان کرنیوالے مدد کرنیوالے اہل ایمان کے جمع کرنیوالے قرآن کے سردار مومنوں

عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلٰى اَشْجَعِ الشُّجْعَانِ
کے عثمانؓ بیٹے عفان کے راضی ہو اللہ تعالٰے ان سے اور اوپر بہادروں کے

مُطْعِمِ الْمَسَاكِيْنِ وَالْجِيْعَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى
کھانا کھلانے والے مسکینوں اور بھوکوں کو سردار مومنوں کے علیؓ پسندیدہ

اَسَدِ اللّٰهِ الْمُسْتَعَانِ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ وَعَلَى الْإِمَامَيْنِ
شیر اللہ مستعان کے بزرگ کرے اللہ تعالیٰ پیشانی ان کی اور اوپر دونوں

الْفَاضِلَيْنِ الْكَامِلَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
اماموں بزرگوں کاملوں کے ابو محمدؓ کے حسن اور ابو عبداللہ کے حسینؓ

الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ
کے راضی ہو اللہ تعالٰے ان دونوں سے اور اوپر ماں دونوں کے سردار عورتوں

فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى عَمَّيْهِ
فاطمہؓ زہرا راضی ہو اللہ تعالٰے ان سے اور اوپر دونوں چچا

الشَّرِيفَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ الْحَمْزَةِ وَالْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ
ان کے کہ شریف بزرگ ہیں درمیان آدمیوں کے حمزہ اور عباس راضی ہو

تَعَالٰى عَنْهُمَا ۔ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِيْنَ
اللہ تعالےٰ ان دونوں سے اور اوپر تمام مہاجرین اور انصار اور تابعین

الْاَخْيَارِ الْاَبْرَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ
بہترین نیکی والوں کے دن قیامت تک راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے

اَجْمَعِيْنَ اِعْلَمُوْا اِنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ شَرِيْفٌ
جانو تم تحقیق یہ دن تمہارا دن بڑا بزرگ ہے بڑائی والا ہے ۔ کیا اُس

جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْدَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَجَاءَ الطَّالِبِيْنَ اَحْسِنُوْا
کو اللہ تعالےٰ نے عید مومنوں کی اور امید طالبوں کی ۔ احسان کرو اوپر

عَلَى الْيَتٰمٰى وَالْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ كَمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ
یتیموں کے اور فقیروں کے اور محتاجوں کے جیسے کہ روایت کیا گیا نبی سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدُّوْا صَدَقَاتِكُمْ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ
رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر ان کے اور سلام ہو ادا کرو تم صدقہ فطر اپنا چھوٹے اور بڑے

وَكَبِيْرٍ نِّصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ وَّاعْلَمُوْا
کی طرف سے آدھا پیمانہ یعنی دو سیر گیہوں یا چار سیر کھجوریں یا جو سے اور جانو تم

اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ لَّهٗ نِصَابٌ
تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے اوپر ہر مرد مسلمان کے واسطے اس کے نصاب

فَاضِلٌ عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ لِنَفْسِهٖ وَطِفْلِهِ الصَّغِيْرِ وَجَارِيَتِهٖ
ہو بڑھنے والا حاجت اپنی اصلیہ سے ادا کرے اپنی طرف سے اور بچے اپنے چھوٹے

مِلْکًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃُ الْفِطْرِ
اور لونڈی سے جو ملک ہے فرمایا ہے نبی نے رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر اسکے اور سلام زکوٰۃ

طُھْرَۃٌ لِّلصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃٌ لِّلْمَسَاکِیْنَ ہ
فطر پاک کرنے والی روزے کی بے ہودہ بات اور خرافات سے اور کھانا واسطے محتاجوں کے

بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ
برکت دے اللہ ہم کو اور تم کو بیچ قرآن عظیم کے اور نفع دے ہمکو اور خاص تم کو

بِالْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ط اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمْ اَجْمَعِیْنَ
ساتھ آیات اور ذکر حکمت والے کے بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے واسطے اپنے

اِنَّہٗ تَعَالٰی ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔
اور واسطے تمہارے تحقیق وہ ہے بخشنے والا مہربان

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَاَنْطَقَ لَہُ اللِّسَانَ وَعَلَّمَہُ
سب تعریف واسطے اللہ کے جس نے پیدا کیا انسان کو اور کھولا واسطے اسکے زبان کو

الْبَیَانَ ط وَعَیَّنَ لِلصِّیَامِ مِنْ شُھُوْرِ السَّنَۃِ شَھْرَ رَمَضَانَ ط
اور سکھایا اس کو بیان اور معین کیا واسطے روزوں کے مہینوں برس کے سے مہینہ رمضان

وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
کا اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے اسکے

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثَبِّتُوْا قُلُوْبَکُمْ بِالطَّاعَۃِ وَالصَّلٰوۃُ
اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہیں ثابت رکھو دلوں اپنوں کو ساتھ طاعت کے اور

وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی صَاحِبُ الشَّفَاعَۃِ اِنَّ اللّٰہَ
درود بھیجنے کے اور سلام کے اوپر محمدؐ برگزیدہ صاحب شفاعت کے تحقیق اللہ

وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اوپر نبی کے اے لوگو ایمان والو درود بھیجو اوپر اسکے

وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
اور سلام بھیجو سلام بھیجنا اے اللہ رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے ساتھ

مَنْ صَلّٰی وَصَامَ ط وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ
گنتی اس شخص کے کہ نماز پڑھی اور روزے رکھے اور درود بھیج اوپر محمدؐ کے ساتھ گنتی اس شخص کے کہ

وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ہ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
قعود کرے اور قیام اور درود اوپر تمام نبیوں کے اور رسولوں کے اور اوپر تمام بندوں اللہ کے

وَعَلٰٓی اَہْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ ہ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
جو نیک ہیں اور اوپر تابعداروں اپنے کے سب کے ساتھ رحمت اپنی کے اے رحم کرنے

اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
والے بڑے مہربان اے اللہ بخشش کر واسطے مومن مردوں کے اور مومن عورتوں

الْاَحْیَآءِ مِنْہُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ
کے اور مسلمان مردوں کے اور مسلمان عورتوں کے جو زندہ ہیں ان میں اور جو مر گئے ہیں تحقیق تو قبول

بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ہ اَللّٰہُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ
کرنیوالا دعاؤں کا ہے ساتھ رحمت اپنی کے اے نہایت رحم کرنیوالے بڑے مہربان اے اللہ

وَالْمُسْلِمِیْنَ بِبَقَآءِ سَلْطَنَۃِ الْعَبْدِ الَّذِیْ یَرْجُوْ شَفَاعَۃَ النَّبِیِّ
قوت دے اسلام کو اور مسلمانوں کیساتھ باقی رہنے سلطنت اس بندے کے جو امید رکھتا ہے شفاعت

اَلْحِجَازِیِّ اَدَامَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُلْکَهٗ وَسُلْطَانَهٗ وَاَفَاضَ
نبی عرب کے ہمیشہ قائم رکھے اللہ تعالےٰ ملک اس کا اور سلطنت اسکی اور فیض پہنچا

عَلَی الْعٰلَمِیْنَ بِرَّهٗ وَاِحْسَانَهٗ ط اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ
دے اوپر لوگوں کے نیکی اس کی اور احسان اس کا اے اللہ مدد کر اس کی جو مدد کرے

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ
دین محمدؐ کی رحمتِ اللہ تعالیٰ اوپر اسکے اور سلام اور کر ہم کو انہیں سے اور نہ مدد کر

مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا
اس کی جو نہ مدد کرے دین محمدؐ کی رحمت اللہ کی اوپر اسکے اور سلام اور نہ کر تو ہم کو

مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
ان میں سے اے بندو اللہ کے رحم کرے تم پر اللہ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل

وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ
اور احسان کے اور ساتھ دینے قرابت والوں کے اور منع کرتا ہے بےحیائی اور

وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ہ وَلَذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی
گناہوں اور سرکشی سے اور نصیحت کرتا ہے تم کو تا کہ تم مانو اور ذکر کرو اور ذکر اللہ تعالیٰ

اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَکْبَرُ ہ
کا بہت بلند ہے اور بہت بہتر ہے اور بہت غالب ہے اور بہت بزرگ ہے اور کامل ہے اور بہت
مقصود اور بڑا ہے

. . . .

خُطبۂ عیدُ الاضحیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّدِ بِالْعَظَمَةِ
اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے سب تعریف سب تعریف واسطے اللہ کے جو اکیلا

وَالْجَلَالِ وَالْمُتَفَرِّدِ بِالْحُسْنِ وَالْجَمَالِ هُوَ الَّذِیْ هُوَ
ساتھ بڑائی کے اور بزرگی کے اور نہایت پاک ساتھ خوبی اور جمال کے وہ ذات ہے کہ وہ

خَالِقٌ لِّجَمِیْعِ الشَّیْءِ وَالْاَمْرِ بِیَدِهٖ مَفَاتِیْحُ الدَّهْرِ ؕ فَتَبَارَكَ
پیدا کرنیوالا سب شے کا اور تمام حکم بیچ اُس کے ہاتھ کے ہیں کنجیاں زمانے کی پس بڑی

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
بڑی برکت والا ہے پالنے والا تمام جہان کا اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ سُبْحَانَ مَنْ
مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے واسطے اللہ کے سب تعریف پاک ہے ذات وہ جو

اَوْجَبَ صَلٰوةَ الْعِیْدِ عَلٰی كَآفَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْكَائِنَاتِ
جس نے واجب کیا نماز عید کو اوپر تمام مومنوں کے مخلوقات سے

وَحَرَّمَ عَلَیْهِمُ الصَّوْمَ فِی الْاَیَّامِ الْخَمْسَةِ یَوْمَ عِیْدِ
اور حرام کیا اوپر اُن کے روزہ بیچ دنوں پانچ کے دن عید بقر کے

۱

الْاُضْحِيَّةِ وَثَلٰثَةَ اَيَّامٍ بَعْدَهٗ مُتَتَالِيَاتٍ وَالْخَامِسُ يَوْمُ
اور تین دن پیچھے اس کے پے در پے اور پانچواں دن عید فطر کا

الْفِطْرِ ضِيَافَةً مِّنْ عِنْدِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
مہمانی اپنے پاس سے واسطے مسلمانوں کے اور عورتوں کے اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ
اور واسطے رب کے سب تعریف بہت پاک ہے وہ ذات کہ پاکی بیان کرتے ہیں واسطے اس

وَالْاَرَضُوْنَ السَّبْعُ وَالْعَرْشُ الْعَظِيْمُ ہ وَالْكَعْبَةُ الْحَسْنَآءُ
کے آسمان ساتوں اور زمینیں ساتوں اور عرش بڑا اور کعبہ خوبیوں والا

وَالرُّكْنُ وَالْحَطِيْمُ وَالزَّمْزَمُ وَالْمُلْتَزَمُ وَمُقَامُ اِبْرَاهِيْمَ
اور رکن اور حطیم اور زمزم اور ملتزم اور مقام ابراہیم

تَعَالَى اللّٰهُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ الْمَلِكُ
بلند ہے اللہ صاحب بزرگی کا اور بابرکت ہے اللہ بادشاہ

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ ذُوالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعُلٰى
پاک بے عیب صاحب بزرگی کا اور قدرت کا اور کبریائی کا بزرگ

جَلَّ ذُوالْمَجْدِ وَالْعِزِّ وَالْاٰلَآءِ سُبْحَانَ مَنْ تَقَدَّسَ
اور بلند صاحب بزرگی اور غلبہ اور نعمتوں کا پاکی ہے اسکو کہ پاک ہے ذات اس کی

ذَاتُهٗ عَنِ التَّشْبِيْهِ وَالتَّمْثِيْلِ سُبْحٰنَ مَنْ تَنَزَّهَ صِفَاتُهٗ
شباہت اور مثال سے پاک ہے وہ ذات کہ منزہ ہے صفات

عَنِ التَّغْيِيْرِ وَالتَّبْدِيْلِ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ عَنِ الْبَرَايَا
تغیر اور بدلنے سے پاک ہے وہ ذات کہ رجوع کیا نیکیوں کے ساتھ

بِالْكَرَمِ وَالْجُوْدِ وَتَكَفَّلَ بِاَرْزَاقِ الْعِبَادِ لِاَنَّهُ الْمَلِكُ
کرم اور بخشش کے اور ذمہ کیا ساتھ رزق بندوں کے واسطے کہ وہ بادشاہ

الْمَعْبُوْدُ ه وَعَهِدْنَآ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ
ہے عبادت کیا گیا ہے اور عہد کیا ہم نے طرف ابراہیم اور اسمٰعیل کے یہ کہ

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ
پاک کرو تم دونوں گھر میرا واسطے طواف کرنیوالوں کے اور اعتکاف کرنیوالوں کے اور رکوع و

وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ
سجدہ کرنیوالوں کے اور گواہی دیتے ہیں ہم کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں شریک واسطے اس

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
کے اور گواہی دیتے ہیں ہم تحقیق محمدؐ بندے اسکے اور رسول اسکے رحمت اللہ تعالیٰ کی اوپر انکے

وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ط اُوْصِيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ
اور اوپر اولاد انکی کے اور اصحاب انکے اور سلام وصیت کرتا ہوں میں تم کو اے لوگو جانو تم تحقیق اللہ

فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ بِشَرْطِ الْاِسْتِطَاعَةِ وَاَوْجَبَ
تعالیٰ نے فرض کیا ہے اوپر تمہارے حج کو بشرط استطاعت کے اور واجب کیا

الْاُضْحِيَّةَ لُطْفًا وَّكَرَامَةً فَاجْعَلُوْهَا بُرَاقًا وَّمَطِيَّةً
قربانی کو از روئے مہربانی اور بخشش کے پس کرو تم اس قربانی کو بنے گی یہ قربانی براق اور

لِيَوْمِ الْحَسْرَةِ وَالنَّدَامَةِ ط وَرُوِيَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ
سواری دن پشیمانی کے اور شرمندگی کے یعنی دن قیامت کے روایت کیا گیا زید ابن ارقم

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَصْحٰبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
راضی ہو اللہ تعالےٰ ان سے فرمایا اصحاب رسول اللہ نے رحمت اللہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سُنَّۃُ
تعالیٰ کی اوپر اس کے اور سلام کیا ہے یہ قربانی اے رسول اللہ تعالیٰ کہا یہ طریقہ باپ

اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ
تمہارے ابراہیم کا ہے کہا صحابہ نے پس کیا ثواب ہے واسطے ہمارے بیچ اسکے اے رسول اللہ

شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّھَا عَلَی الصِّرَاطِ ،
کے فرمایا بدلے بال کے نیکی موٹا کرو قربانی اپنی کو پس تحقیق وہ اوپر پلصراط کے

مَطَایَاکُمْ وَلَا تَذْبَحُوْا عَجْفَاءَ وَلَا عَرْجَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ وَلَا
سواری تمہاری ہے اور نہ ذبح کرو تم نہایت دبلی اور نہ لنگڑی اور نہ کانی ہو اور

مَقْطُوْعَۃَ الْاُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَۃٍ فَعَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ
نہ کٹے کانوں کی اور اگرچہ ایک کٹا ہو پس ہر ایک طرف سے تم میں سے

شَاۃٌ سَوَاءٌ کَانَتْ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی اَوْ سُبُعُ الْبَقَرَۃِ اَوِ الْاِبِلِ
ایک بکری برابر ہے ہو وے نر یا مادہ یا سات کی طرف سے گائے یا اونٹ

وَکَبِّرُوْا عَقِیْبَ الصَّلٰوۃِ الْمَفْرُوْضَۃِ مِنْ فَجْرِ الْعَرَفَۃِ
اور تکبیر کہو پیچھے نماز فرض کے فجر عرفہ سے عصر کی تیرہویں تک

اِلٰی عَصْرِ اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ
پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے اور

الرَّجِیْمِ ہ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرَاھِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ
جس وقت کہ اٹھائی ابراہیم نے بنیاد کعبے کی اور اسمٰعیل نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا
اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تحقیق تو ہے سننے والا جاننے والا برکت دے اللہ تعالیٰ

وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ
واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے بیچ قرآن عظیم کے اور نفع دے ہمکو اور تم کو ساتھ

وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ٥ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥ اِنَّهٗ
اور ذکر حکیم کے بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے واسطے تم سب کے تحقیق

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔
وہ بخشنے والا ہے مہربان

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ
سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ کے تعریف کرتے ہیں ہم اسکی اور مدد چاہتے ہیں اور

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
اس سے بخشش چاہتے ہیں ہم ایمان لاتے ہم ساتھ اسکے اور بھروسہ کرتے ہیں اور پناہ مانگتے

سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ
ہیں ہم ساتھ اللہ کے اپنے نفس کی برائیوں سے اور برائی عمل اپنے کی جس کو ہدایت کرے اللہ تعالیٰ پس

وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَنَشْهَدُ
اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت

اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا

وَ نَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُصُوْصًا عَلٰی اَوَّلِ

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ان پر ہو، بالخصوص صحابہ کرام میں سے

الصَّحَابَۃِ وَاَعْلَمِہِمْ وَاَفْضَلِہِمْ بِالتَّصْدِیْقِ

سب سے عالم اور افضل اور سب سے پہلے آپ کی تصدیق کرنے والے

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَصَدِّقِیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ

امیر المؤمنین اور خیرات کرنے والوں کے امام ابوبکر صدیقؓ پر جو

مَعْدِنِ الصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ وَعَلَی النَّاطِقِ

صدق و صفا کی کان ہیں اور حق بات کہنے والے

بِالْحَقِّ وَالصَّوَابِ الَّذِیْ کَانَ رَأْیُہٗ

اور درست بات کہنے والے جن کی رائے وحی اور

مُوَافِقًا بِالْوَحْیِ وَالْکِتَابِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ

قرآن حکیم کے مطابق ہوتی مومنوں کے سردار اور

وَاِمَامِ الْمُتَوَرِّعِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

اور عبادت گذاروں کے امام حضرت عمرؓ بن خطاب پر

قَامِعِ الْجَوْرِ وَالْجَفَاءِ وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْاٰنِ

ظلم اور جفا کا قلع قمع کرنے والے ہیں اور قرآن حکیم کے

كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
جمع کرنے والے، حیا اور ایمان میں کامل امیر المومنین

وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَنْبَعَ
اور متقیوں کے امام حضرت عثمان رض بن عفان جو حلم اور حیا کے

الْحِلْمِ وَ الْحَيَاءِ وَ عَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ
منبع ہیں اور اللہ کے شیر غالب آنے والے ——

اِمَامَ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
امام مشرکوں اور مغربوں سردار مومنوں کے،

وَ اِمَامِ الْمُهْتَدِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
اور امام راستہ پانے والوں کے علی بیٹے ابی طالب کے

خَاتِمِ الْخُلَفَاءِ وَ عَلَى الْقَمَرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ
ختم کرنے والے خلافت کے اور اوپر دونوں چاند روشن کے

اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ وَعَلٰى
ابو محمد کے حسن رض اور باپ عبداللہ کے حسین سردار شہیدوں کے اور اوپر

اُمِّہِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّہْرَآءِ وَعَلٰی عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ
ماں ان دونوں کی سردار عورتوں کی فاطمہؓ زہرا اور اوپر دونوں چچا انکے

عِنْدَ اللّٰہِ وَعِنْدَ النَّاسِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ عُمَارَۃَ الْحَمْزَۃِ
کہ بزرگ ہیں نزدیک اللہ کے اور نزدیک لوگوں کے سردار مومنوں کے ابو عمارہ حمزہؓ

وَاَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ۔ وَعَلَی الْبَاقِیَۃِ مِنَ الْعَشَرَۃِ الْمُبَشَّرَۃِ
اور ابو فضل عباس اور اوپر باقی کے دس بشارت دیئے گئے یہ ان لوگوں

اَلَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ
سے جنہوں نے بیعت کی نیچے درخت کے اے اللہ بخش واسطے سب مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۔ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔
اور مومن عورتوں کے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کیساتھ رحمت اپنی کے اے

اَللّٰہُمَّ ارْحَمْ عَلَی السَّلَاطِیْنِ الْکِرَامِ ۔ وَالْخَوَاقِیْنَ الْعِظَامِ
رحم کرنیوالے بڑے مہربان اے اللہ رحم کر اوپر بادشاہوں بزرگ کے اور سردار عظمت

اَلَّذِیْنَ قَضَوْا بِالْحَقِّ وَبِہٖ کَانُوْا یَعْدِلُوْنَ ۔ اَللّٰہُمَّ انْصُرْ
والوں کے جنہوں نے فیصلے کئے ساتھ حق کے اور ساتھ اسی کے انصاف کرتے ہیں اے اللہ مدد کر

مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا
اس کی مدد کرے دین محمدؐ کی رحمت اللہ کی اوپر انکے اور اولاد اس کی کے سلام

مِنْہُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اور کر ہم کو ان سے اور رسوا کر ان کو جو نہ مدد کرے دین محمدؐ رحمت اللہ کی اوپر

وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْہُمْ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط
ان کے اور سلام اور نہ کر ہم کو ان میں سے اے بندو اللہ کے رحم کرے تم پر اللہ تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى
تحقیق اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے ساتھ انصاف اور احسان کے اور دینے قرابت والوں کے

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ه
اور منع کرتا ہے بےحیائی اور نامعقول سے اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تاکہ تم مانو

اُذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ
یاد کرو اللہ تعالےٰ کو یاد کریگا تم کو اور دعا مانگو اس سے قبول کرے گا واسطے تمہارے

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ
اور البتہ ذکر اللہ تعالےٰ کا بلند تر ہے۔ اور بہت ہے اور غالب تر اور بزرگ تر

وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ ه
اور مکمل تر ہے اور عظیم الشان ہے اور بہت بڑا ہے

خُطبہ نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهِ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهِ الْمُطَاعِ
سب تعریف واسطے اللہ کے جو تعریف کیا گیا ساتھ نعمت اپنی کے عبادت کیا گیا ساتھ قدرت

لِسُلْطَانِهِ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهِ وَسَطْوَتِهِ النَّافِذِ اَمْرُهٗ فِىْ
اپنی کے ساتھ سلطنت وہشت والی کے عذاب اسکے سے دبدبہ اسکے سے جاری ہو نیوالا

سَمَآئِهٖ وَاَرْضِهٖ اَلَّذِىْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ وَاَمَرَهُمْ
ہے حکم اسکا بیچ آسمانوں اسکے اور زمین اسکے جس نے پیدا کیا خلق کو ساتھ قدرت اپنی کے اور حکم کیا

بِاَحْكَامِهٖ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ
اُن کو ساتھ حکم اپنے کے اور عزت دی انکو ساتھ دین اپنے کے اور اکرام کیا ساتھ نبی اپنے کے جو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
محمدؐ ہیں رحمت اللہ کی اوپر انکے اور اوپر اولاد انکی کے اور انکی بیبیوں کے اور اصحابوں انکے سے

وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ
اور سلام تحقیق اللہ مبارک ہے نام اس کا اور بلند ہے عظمت اسکی کیا سسرال کو سبب

سَبَبًا لَاحِقًا وَّاَمْرًا مُّفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَكْرَمَ
ملنے کا ٹھیک اور حکمت واجب کیا اور زینت دی ساتھ اسکے رحموں کو اور بہت

الْاَنَامَ ۝ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَّهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا
عزت خلقت کو پس فرمایا غالب کہنے والے نے اور وہ ذات پاک ہے کہ پیدا کیا پانی سے

فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا فَاَمْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى
آدمی کو پس واسطے اسکے ناتے اور سسرال اور ہے رب تیرا قدرت والا پس حکم اللہ تعالیٰ کا

يَجْرِيْ اِلٰى قَضَائِهٖ وَقَضَاؤُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهٖ وَلِكُلِّ
جاری ہوتا ہے طرف قضا اس کے کے اور قضا اسکی جاری ہوتی ہے طرف قدرت اسکی کے

قَضَآءٍ قَدَرٌ وَّلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَّلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ
اور واسطے ہر قضا کے اندازہ ہے اور واسطے ہر قدرت کے وقت مقرر ہے اور واسطے ہر

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝
ایک کے لکھا ہوا ہے مٹا ڈالتا ہے جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے اور نزدیک اس کے
ہے اصل کتاب ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ
تمام تعریف واسطے اللہ کے تعریف کرتے ہیں ہم اسکی اور مدد چاہتے ہیں اور بخشش مانگتے ہیں ہم اس سے اور

بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِ
پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے برائی نفسوں اپنے سے اور برائی عملوں اپنے سے جو شخص کہ ہدایت

اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ ط وَاَشْهَدُ
کرے۔ اسکو اللہ پس نہیں گمراہ کرنیوالا واسطے اس کے کوئی اور جسکو گمراہ کرے پس نہیں ہدایت کرنیوالا

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
واسطے اس کے کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک واسطے

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ
اسکے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ بندے اسکے اور رسول اسکے ہیں بھیجا ہے انکو ساتھ حق کے خوشخبری دینے

یَدَیِ السَّاعَةِ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ
والا اور ڈرانیوالا آگے قیامت کے جو شخص اطاعت کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق راہ پائیگا

وَمَنْ یَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰهَ
اور جو شخص نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول کی پس تحقیق وہ نہیں ضرر کرتا مگر جان اپنی کو اور نہیں ضرر کرتا

شَیْئًا یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
ہے اللہ کو کچھ اے لوگو ڈرو رب اپنے سے جس نے پیدا کیا تم کو جان

وَاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
ایک سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اس کا اور پھیلایا ان دونوں سے مردوں بہت

وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
کو اور عورتوں کو اور ڈرو اللہ سے جس سے مانگتے ہو تم آپس میں اور قرابت میں سے تحقیق اللہ

كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ
ہے اوپر تمہارے نگہبان اے لوگو جو ایمان لاتے ہو ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اس

تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
کے کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اس حال میں کہ مسلمان ہو تم اے لوگو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ
جو ایمان لاتے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو تم بات مضبوط سنوارے گا واسطے تمہارے

وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ
عمل تمہارے اور بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی کہا مانے گا اللہ کا اور

فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ وَنَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُهٗ وَیُطِیْعُ
رسول اسکے کا پس تحقیق پہنچا مراد بڑی کو اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے یہ کہ کر دے ہم کو

رَسُوْلَهٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ
ان میں سے کہ اطاعت کرے اسکی اور اطاعت کرے رسول کی اور مطیع ہو رضامندی اسکی کا

بِهٖ وَلَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
اور بچے غصہ اسکے سے پس سوا اسکے نہیں کہ ہم تو ساتھ اسکے ہیں اور ملک واسطے اسکے اے اللہ رحمت

وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ
بھیج اوپر سردار ہمارے محمد کے کہ نبی امی ہیں اور اوپر اولاد انکی کے اور صحابہ انکے اور بیبیوں انکے اور ذریت

وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًاه

انکی کے اور انکے گھر والوں کے اور سلام بھیج سلام بھیجنا بہت بہت

پھر ایجاب اور قبول طرفین سے بہ آواز بلند کراوے اگر عربی زبان سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحب ہے ورنہ ایک بار عربی میں ایجاب قبول کرادے اور دو بار طرفین کی زبان میں۔ پھر طبق چھوہارے کا یا بادام شیریں کا لوگوں میں لٹا دے پھر ناکح کی طرف متوجہ ہو کر کہے اور سب حاضرین بھی کہیں۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍه
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ه وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ه

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

صفتِ ایمان

ایمانِ مفصّل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ
میں ایمان لایا اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر اور اسکے رسولوں

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ہ
اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر۔

ایمانِ مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ
میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کیساتھ

وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ہ
ہے اور میں نے اسکے سارے حکموں کو قبول کیا زبان سے اقرار ہے اور دل سے یقین ہے

شش کلمہ

اوّل کلمہ طیّب: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

دوم کلمہ شہادت : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط
وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں

سوم کلمہ تمجید : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پاک ہے اللہ، سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط
اور اللہ بہت بڑا ہے، نہیں ہے کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بڑی شان اور عظمت والا ہے

چہارم کلمہ توحید : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا۔ اکیلا ہے وہ اس کا کوئی شریک نہیں۔

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ
اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی

اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ
موت نہ آئے گی، وہ جلال والا ہے اور عزت والا ہے، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط
شے پر قدرت رکھنے والا ہے

پنجم کلمہ استغفار : اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ
میں اللہ سے جو میرا رب ہے بخشش مانگتا ہوں ہر گناہ سے جو مجھ سے

عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ
سرزد ہوا جان بوجھ کر یا خطا سے، چھپا یا ظاہر اور اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں

اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں

وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام

الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط
کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان عظمت والا ہے

ششم کلمہ ردِّ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ
الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو تیرا شریک

شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ
بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس (گناہ) سے جس کا مجھے

عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ
علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے

وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ
اور بدعت سے اور غیبت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت

كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
لگانے سے اور (باقی) ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں ایمان لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں اور حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں

دعائے قنوت: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ
الٰہی ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ ہی سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان

بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ
لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے

وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ
ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى
الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ
دوڑتے اور خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب

بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط
سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے

آیت الکرسی : اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج
اللہ، اسکے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے کارخانہ نظام کو قائم

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
رکھنے والا ہے نہ اسکو اونگھ آتی ہے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

وَمَا فِي الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا
جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اسکی جناب میں کسی کی سفارش

بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
کرے۔ جو کچھ لوگوں کو پیش آرہا ہے اور جو کچھ ان کے بعد ہونے والا ہے وہ سب جانتا

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ
ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنی وہ چاہے

كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
اسکی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اسکو تھکاتی

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ۔
نہیں اور وہ عالیشان عظمت والا ہے۔

طریقہ ختم مجددیہ

(۱) درود شریف ـــــــــــــــــــــــــ ۱۰۰ بار

(۲) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۵۰۰ بار

(۳) درود شریف ـــــــــــــــــــــــــ ۱۰۰ بار

طریقہ ختم معصومیہ

(۱) درود شریف ـــــــــــــــــــــــــ ۱۰۰ بار

(۲) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۰۰ بار

(۳) درود شریف ـــــــــــــــــــــــــ ۱۰۰ بار

طریقۂ ختم خواجگان

۱۔ سورہ الحمد للہ مع بسم اللہ ——————— سات بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ
يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَيْهِمْ ۙ﴿۶﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ سات بار

۲۔ درود شریف ——————— ایک سو بار

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا
رحمت بھیجے اللہ اپنے حبیب ہمارے سردار
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی اولاد اور ان کے اصحاب پر اور (ان تمام پر) سلامتی ہو

۳۔ سورہ الم نشرح معہ بسم اللہ ہر دفعہ ———— اناسی ۷۹ بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿۸﴾

۴۔ سورہ اخلاص یعنی قل ہو اللہ مع بسم اللہ ہر دفعہ ———— ہزار ۱۰۰۰ بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۵ وَ لَمْ یُوْلَدْ ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

۱۔ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتْ ———— ۱۰۰ بار

۲۔ یَا كَافِیَ الْمُهِمَّاتْ ———— ۱۰۰ بار

۳۔ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتْ ———— ۱۰۰ بار

۴۔ یَارَافِعَ الدَّرَجَاتْ ــــــــــ ۱۰۰ بار

۵۔ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضْ ــــــــــ ۱۰۰ بار

۶۔ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتْ ــــــــــ ۱۰۰ بار

۷۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ــــــــــ ۱۰۰ بار

پھر ہاتھوں کو اٹھا کر دُعا مانگے اور فاتحہ پڑھ کر خواجگان نقشبندیہ کی ارواح مقدسہ کو ایصالِ ثواب کرے۔

نوٹ:۔ اگر کوئی خاص ضروریات یا مشکل ہو تو سو سو بار یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب اور مُحَلِّلَ الْمُشْکِلَاتْ کا اضافہ کرے مگر یَا شَافِیَ الْاَمْرَاض کے بعد اور آخر میں یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتْ اور یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پڑھے۔

طریقہ ختم شریف

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ

وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ

اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ

کرنے والا واسطے اسی کے ہیں نام اچھے پاکی بیان کرتے ہیں

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

واسطے اس کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہیں اور وہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

غالب ہے حکمت والا ۔ (پارہ ۲۸ سورہ حشر آخری آیات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۝٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝١ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝٢ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ ۝٣ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝٤ وَمِنْ شَرِّ
حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ
الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡهِ ۚۛ هُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۲﴾
الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ
یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ
مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰی
هُدًی مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ○
دَعۡوٰىهُمۡ فِیۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا
سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً
لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ○ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ
وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ○

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا
تَسۡلِیۡمًا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ
اَصْحَابِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ
وَسَلِّمْ ○

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○

درود تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط
دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَ
الْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ
مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ
وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ

مُنَوَّرٌ فِي الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى
بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى
كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ
الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَ
الْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ
وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ
سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ
قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ
وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ
الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ
مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ
السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ

الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ
التَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ
وَسِيْلَتِنَا فِی الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ
قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَيْنِ
اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ
بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

جامع مسجد شیر ربانی

اکبر روڈ
مدینہ چوک

وسن پورہ لاہور میں

روحانی و نورانی محافلِ ذکر

اس مسجد میں ہر جمعۃ المبارک کو جمعہ کی نماز کے بعد زیرِ اہتمام

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی

ختم خواجگان

منعقد ہوتا ہے نیز ہر جمعرات کو بعد نمازِ مغرب ختم مجددیہ

و ختم معصومیہ پڑھایا جاتا ہے۔

یا اللہ یا رسول اللہ ﷺ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یومِ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ منانے کی اپیل

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی گرامی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بجا طور پر آپ کے حضور میں اپنے اس لافانی شعر میں ہدیۂ تحسین پیش کیا ہے۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان ○ اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

یہ ایک ناقابلِ تردید تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کی اس سازش کو کہ ایک نیا نظریاتی دینی و سیاسی نظام وضع کر کے نعوذ باللہ لوگوں کے دلوں سے اسلام اور ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احترام اور وابستگی کو ختم کر دیا جائے اپنے جرأت مندانہ و مجاہدانہ بروقت مساعیٔ جمیلہ سے ناکام بنا دیا اور غیر مبہم انداز میں بانگِ دہل یہ اعلان فرمایا کہ ملتِ اسلامیہ اور شریعتِ اسلامیہ بالکل منفرد و جداگانہ حیثیت کی مالک ہے اور اس طرح آپ نے دو قومی نظریے کی بنیاد رکھی۔ یہ نظریہ ایک بیج تھا جس نے تقسیمِ ہند میں پاکستان کی شکل اختیار کی نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف اثبات النبوۃ لکھ کر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سے فرزندانِ توحید کی وابستگی کو مستحکم کیا اور دشمنوں کے ہر قسم کے شکوک و شبہات کا عالمانہ انداز میں ازالہ فرمایا۔ اسی بنا پر حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں سرمایۂ ملت کا نگہبان قرار دیا۔ ہر پاکستانی کا دینی ملی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ یومِ مجدد رحمۃ اللہ علیہ منا کر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کی ترویج و اشاعت کا اہتمام کرے۔ اس لیے جملہ برادرانِ اسلام سے پرزور اپیل ہے کہ ماہِ صفر المظفر کا پورا مہینہ ملک کے گوشے گوشے میں امام ربانی کی یاد میں جلسے منعقد کیے جائیں اور آپ کی تعلیمات اور پیغام کو عام کیا جائے !!

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ○

الداعی الی الخیر صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

مکتبہ نورِ اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

صدائے حق	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تنویر حرم	״
آسان عربی اُردو گرامر	״
منیۃ المصلی	״
ارشادات مجدد	״
مسلک مجدد	״
مقالات یوم مجدد	״
مناسک حج	״
الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرۃ المجددیہ	
سرہند شریف	تلخیص از تاجر حین علی الشیخ بن سعید استانبولی
المنتخبات من المکتوبات	امام ربانی مجدد الف ثانی
ماہنامہ نورِ اسلام کا شیر ربانی نمبر	ترتیب حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تتمہ معارج النبوۃ	از حضرت ملا معین واعظ کاشفی ہروی
ماہنامہ نورِ اسلام کا امام اعظم نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

ماہنامہ نورِ اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	ترتیب حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	״
مختصر حالات حضرت امام ربانی	
مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	״
لمحہ فکریہ	״
مختصر حالات حضرت شیر ربانی حضرت	مرتبہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری	״
خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ ردِ روافض)	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رض	از مولانا منصب علی شرقپوری
نعتیہ قصیدہ	از حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
دی نقشبندیز	مرتبہ سردار علی احمد خان

شعبہ نشر و اشاعت دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کے تعاون سے شائع ہونیوالی کتب

خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
تذکرہ حضرت امام اعظم	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ارشادات مجدد	״
طریق النجات	از پیر حضرت محمد حسن جان سرہندی
خطبات شیر ربانی	از میاں محمد سعید شاد

رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
بزم خیر از زید	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبداللطیف
حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
	انگریزی ترجمہ میر زاہد علی کامل
نادہ انجم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

ملنے کا پتہ: جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ۔ مدینہ چوک۔ دسن پورہ لاہور

شعبہ نشر و اشاعت دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف کی مطبوعات

صدائے حق	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تنویر حرم	″
آسان عربی اردو گرامر	″
منیۃ المصلی	″
ارشادات مجدد	″
مسلک مجدد	″
مقالات یوم مجدد	″
مناسک حج	″
الجذبۃ الشوقیۃ الی الحضرۃ المجددیۃ	
سرہند شریف	ملخص از تاجر حسین حلمی ایشیق بن سعید استانبولی
المنتخبات من المکتوبات	امام ربانی مجدد الف ثانی
ماہنامہ نور اسلام کا شیر ربانی نمبر	ترتیب حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
تتمہ معارج النبوۃ	از حضرت ملا معین واعظ کاشفی ہروی
ماہنامہ نور اسلام کا امام اعظم نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ماہنامہ نور اسلام کا اولیائے نقشبند نمبر	مرتبہ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبر	″
مختصر حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی	″
لمحہ فکریہ	″
مختصر حالات حضرت شیر ربانی حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری	مرتبہ میاں جمیل احمد شرقپوری / ″
خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی دہلوی
شجرہ شریف	
تائید اہل سنت (رسالہ رد روافض)	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح
فضائل حضرت عائشہ صدیقہ رض	از مولانا منصب علی شرقپوری
نعتیہ قصیدہ	از حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
دی نقشبندیہ	مرتبہ سردار علی احمد خان

شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کے تعاون سے شائع ہونیوالی کتب

خزینہ معرفت	از صوفی محمد ابراہیم قصوری
تذکرہ حضرت امام اعظم	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
ارشادات مجدد	″
طریق النجات	از پیر حضرت محمد حسن جان سرہندی
خطبات شیر ربانی	از میاں محمد سعید شاد
رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
بزم خیر از زید	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبد اللطیف
حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
	انگریزی ترجمہ میرزا حامد علی کامل
ماہ و انجم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

ملنے کا پتہ: جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ۔ مدینہ چوک دسن پورہ لاہور — شعبہ نشر و اشاعت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف